غلطنامہ نسخہ فروغ عروض

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰	۱۴	خوش خور خواب	خورش خور خواب
″	۱۵	خش خو	خش خر
″	۱۶	وپا	ویار
″	۱۹	یا اثباق	یارثباق
۲۰	۶	اورنین	اورنین
۲۲	۲	نزج	ہزج
″	۶	گشتہ	گشتہ
″	۷	خری چیاں	خری چیا
۲۵	۶	باشد	شد
″	۱۹	پریشاں	پریشا
۲۹	۴	۲۰	۲۱
۳۰	۹	ازمن ہو	ازمنو
۳۱	۱۰	تامی بنان مفتعلن	شامی بنان مفتعلان
″	۱۷	مسبغ	نذال
″	۱۸	مسبغش	نذال ہم
″	۱۹	تسبیغ	اذالت
۳۲	۱	بخورم	نخورم
″	۲	بنگاہ	بنگا
″	۶	سرمش	سرمش
″	۹	مسبغ	نذال
۳۲	۱۰	مسبغ و	وسے نذال
″	۱۱	تشبیغ	اذالت
۳۴	۸	تسبیغ	اذالت
″	۹	بکن	تکن
۳۷	۶	مخبون مسبغ	مخبون و مسبغ
۳۸	۱۶ و ۱۷	فافاعلیاں	فاعلیاں
۴۱	۲	خرب	ضرب
۴۴	۱۱	منسرج	منسرح
″	۱۲	″	″
″	″	مطولبت	مطولیت
۴۷	۳	جرا	چرا
۵۰	۱۹	انیج	انج
۵۲	۱۰	امید	امید
۵۳	۱۰	باغیار	یا اغیار
″	۱۴	مستفعلن (دوم)	مستفعلاں
۵۶	۱۳	نرداغ	چہ داغ
″	۱۴	درد جگر	در جگر
۵۷	۳	معبث	مجتث
″	۹	″	″
۶۰	۴	رجہ	رجز

قصیده در تعزیت حضور ملکهٔ معظمه و تهنیت جشن تاجپوشی شهنشاه ایڈورڈ هفتم دام اقباله

بهار گشته خزان چون بوستان آمد
خزان بهار شد و باز در جهان آمد

فلک چو گرد یتیمی بر بخت بر رخ دهر
زمین غبار شد و هم بر آسمان آمد

نگاه ناز که تیر جگر شگاف گذاشت
جگر شگفت و گل فرق فرقدان آمد

ز چشمهاسی فلک قطرهای سیاره
چو اشک خونی من آب بحر و کان آمد

سحر زجور فلک دیده ام دُر افشان شد
گهی به تهنیت کس گهر فشان آمد

چه شد بمن سخن تعزیت اگر گفتم
ز تهنیت سخن از خامه زبان آمد

به غنچه خار خلیده چو بلبل از منقار
گل شگفته تر از گلشن جنان آمد

کمان چرخ چو تیر شعاع مهر گذاشت
دل زمین سبر تاج آسمان آمد

گشاده شد چو رگ ابر و اشک ریزان شد
گهر به طرهٔ تاج شه جهان آمد

ز خنده ها که بر چرخ جگر زدم از غم
دلم شگفته گل از باغ جاودان آمد

چو از زبان خرد حال دهر پرسیدم
که چون بکاهش جان سینه شادمان آمد

چه شد که دست فلک را و داد و داد الکون
چه شد که دشمن بی مهر مهربان آمد

چه شد که دست من از غم بسینه کوبی ها
پی تسلی دل مضطرب ضمان آمد

بگفت آن نشنیدی که دور چرخ چه کرد
همان که رفته از نیجا دگر همان آمد

برفت ملکه و کتوریه سوی جنت
به تخت شاهی جنت چو کامران آمد

به تخت دهر نشست ایڈورڈ هفتم را
چو مهر بر فلک از ارث خاندان آمد

فلک ز رشک نصیب زبان بخود پیچید
چو زیر ظل شهنشاه این جهان آمد

همان همای بهشتی بگوشمالش برد
ز چرخ سایهٔ او بر جهانیان آمد

فلک بکام جهان گردش اختیار نمود
چو تیر در صفت راستی کمان آمد

شنیدم این سخن از دانش و زبان قلم
پی دعای شه دهر تر زبان آمد

شها چنانکه بملکت فروغ مهر جهان
چو تاج نور فشان و جاودان آمد

همیشه گوهر انصاف تو درخشان باد
ثنا نامه پیش تو از شه جهان آمد

ق

[illegible]

فصل نہم حاجب اور ردیف کے بیان میں

(۱) **حاجب** - قافیہ سے پہلے ایک لفظ مکرر آوے تو اُس کو حاجب کہتے ہیں - مثلاً صورتِ بد - صورتِ خود - بدؔ اور خودؔ قافیہ لفظ صورت جسکی تکرار ہوئی یعنی مکرر شعر میں آیا - وہ حاجب ہے - لیکن اگر حاجب سے پہلے بھی قافیہ آئے تو وہ پاکیزہ تر ہے مثلاً مبین صورت بد - چنیں صورت خود - حاجب بمعنی پردہ دار - چونکہ حاجب قبل از قافیہ واقع ہوا گویا پردہ دار ہے اس تشبیہ سے یہ نام ہوا - (۲) **ردیف** اگر بعد قافیہ کے ایک یا چند الفاظ تکرار پائیں اُس کو ردیف کہتے ہیں مثلاً از مؤلف - ؎

آگہ دمے ز رسمِ عزا میتواں شدن
نالاں بحسرتِ دلِ ما میتواں شدن

عزا - ما - قافیہ میتوان شدن ردیف ہے **ردیف** بمعنی وہ شخص جو ایک شخص کے پیچھے ایک مرکب پر سوار ہو - چونکہ ردیف کی بھی صورت قافیہ کے ساتھ وہی ہے لہذا یہ نام مناسب ہے -

التجا

مالکِ ارض و سما سے یہ التجا ہے کہ اس نسخہ سے عوام کو فائدہ پہنچے اور میری ایک یادگار دنیا میں قائم رہے اور شائقین مجکو دعائے خیر سے یاد کریں - آمین ثم آمین

قطعہ تاریخ اختتام فروغ عروض از مؤلف

چو شد ختم این نسخہ لاجواب	درخشید گویا فروغ عروض
ز حرف منقوطہ تاریخ اوست	عجیب آمد از ما فروغ عروض

قطعات تاریخ طبع ریختہ خامہ مشکیں رقم شاعر بیمثال نازک خیال منشی پیارے لال صاحب رونق دہلوی

جناب فروغ فصیح زمانہ	کتابے نوشتہ بحسن نکوئی	ندا بہر تاریخش از غیب آمد	کہ رونق بگو نسخہ شعر گوئی ۱۳۲۱

دیگر

لکھا فروغ نے جو فروغ عروض کو	انداز شاعری کا عیاں بانکپن ہوا
رنگینیاں دکھائیں وہ کاغذ پہ نظم کی	نکلا جو حرف خامہ سے گل پیرہن ہوا
ہے شاعروں کیواسطے اک نعمت عجیب	مشکل جو تھا جہان میں آساں وہ فن ہوا
رونق جو پوچھے سال کوئی اُسکا	کہدو رواں یہ چشمہ فیض سخن ہوا

سمت ۱۹۶۰

شاعر ان کو عیوب مانتے ہیں جن سے پرہیز واجب ہے (۱) اسناد۔ اختلاف
ردف کو کہتے ہیں مثلاً دو و دید قافیہ نہیں ہے۔ ردف میں فرق ہے۔ علی ہذا ال
چناں و چنیں۔ جناں و جنوں۔ سناد یعنے یاربودن۔ چونکہ بوجہ تبدیل ردف
ان قافیوں کے مابین اتحاد نہیں ہے۔ لہذا یہ نام رکھا گیا۔ (۲) اقوا۔ اگر حرکت
توجیہہ میں فرق ہو مثلاً سُنبل۔ حاصل۔ یا حذو میں فرق ہو مثلاً داو و سود۔
شست و بست میں اسکو اقوا کہتے ہیں۔ لیکن اگر روی کے ساتھ وصل ہے تو
حرکت حذو کے فرق سے کچھ عیب نہیں ہوتا مثلاً وادم سودم یابستہ و آہستہ و شستہ
اقوا کے معنے لغوی تمام شدن زاد یعنے سرمایہ تمام ہو چکا۔ بس اس سبب سے کہ ایسے قافیہ
لانے سے سمجھا جاتا ہے کہ شاعر کا سرمایہ تمام ہوا یہ نام رکھا گیا۔ اختلاف حذو کہ
کہ ماقبل قید کے ہے اُس قافیہ میں جہاں روی متحرک ہو اقوا نہیں کہتے ہیں۔ ایسے
حذو کا تغیر مثلاً آہستہ۔ بستہ۔ شستہ۔ اکثر شعرا کے نزدیک جایز ہے + اختلاف
حذو کہ حرکت ماقبل ردف کی ہے دو طریق پر ہوتا ہے (۱) یہ کہ ہر دو قافیوں میں حذو
ہوں اور مختلف ہوں مثلاً داد دید۔ ایسی حالت میں ردف بھی مختلف ہونی لازم ہیں۔
(۲) ایک قافیہ میں حذو ہو اور دوسرے میں حذو نہو مثلاً دُور و دوَر۔ اور کبھی تغیر توجیہہ
کا اشباع و غیر اشباع کے ساتھ ہوتا ہے یہی سبب اختلاف روی کا بطور معروف و مجہول
کے ہے مانند ابرو و نیکو۔ (۳) اکفا۔ اگر حرف روی کے مخرج میں فرق ہو اُس کو
اکفا کہتے ہیں مثلاً صباح و شاہ قافیہ بنانا سخت عیب میں داخل ہے۔ اکفا لغوی معنے
سرگردانیدن۔ پس تشبیہہ ظاہر ہے (۴) ایطا۔ خفی و جلی۔ دو قسم ہیں اسکا ذکر پہلے
ہو چکا ہے۔ فصل سوم باب ہذا کو ملاحظہ کیجیے۔ ایطا۔ پا برسر نہادن چونکہ اس عیب
سے قافیہ پامال ہوتا ہے لہذا ایطا نام رکھا گیا +

الف و بار ساکن ہیں +

مترادف - لغوی معنے پیاپے شدن - پس تشبیہ ظاہر ہے -

(۲) **متواتر** - جس قافیہ میں دو سبب خفیف پے در پے آخر میں ہوں اسکو متواتر کہتے ہیں مثلاً توانا یعنے وا سبب خفیف - نا سبب خفیف +

متواتر بمعنے پیاپے شدن کہ درمیانش فتورے باشد - چونکہ اس جگہ دو ساکن پیاپے آتے ہیں اسطرحپر کہ ایک ایک متحرک بیچ میں ہے - پس باعتبار دو ساکن کے متواتر کہا گیا مثلاً یارا - نگارا - داور و یاور +

(۳) **متدارک** - اگر دو ساکن ہوں اور اُن کے مابین دو متحرک ہوں اسکو متدارک کہتے ہیں - مثلاً بوئے گُل - زخم دل - جانِ من +

تدارک لغوی معنی بایکدیگر رسیدن - چُونکہ اس موقع پر دو حرف متحرک بایکدیگر ملتے ہیں لہذا یہ نام رکھا گیا +

(۴) **متراکب** دو ساکن کے مابین اگر تین حرف متحرک ہوں اسکو متراکب کہتے ہیں - مثلاً رشکِ گہر - رشکِ ارم +

تراکب لغوی معنی باہم نشستن - چُونکہ تین متحرک باہم یکجا ہیں لہذا یہ نام رکھا گیا -

(۵) **متکاوس** - مابین دو ساکن کے اگر چار متحرک ہوں اسکو متکاوس کہتے ہیں - فارسی میں اسکی مثال بہت کم ملتی ہے بلکہ بعض کہتے ہیں کہ نہیں ہے +

متکاوس بمعنی برہم نشستن - چار متحرک یکجا ہونے سے یہ نام رکھا گیا - تشبیہ ظاہر ہے مثال اسکی ؎ تا کہ دیدیم بہار و رُخِ تو - گشتہ ام زار و نزار و رُخِ تو +

فصل ہشتم عیوب قافیہ کے بیان میں

عیوب قافیہ چار ہیں ۱ سناد ۲ اقوا ۳ اکفا ۴ ایطا اسکا ذکر فصل سوئم میں ہو چکا ہے -

کا مُنہ پھیر دیا جاتا ہے مثلاً گل دل۔ اس لیئے اس کو توجیہہ کہا گیا۔ اگر یہ کہا جائے کہ حرکت توجیہہ مایل و سایل کے یارِ مکسورہ پر بھی صادق آتی ہے اور حرکت اشباع بھی یارِ مکسورہ پر صادق آتی ہے۔ پس ایک حرکت کا ذکر بیکار ہے۔ جواب یہ ہے کہ حرکت اشباع صرف حروف وصل پر حاوی ہے۔ خاور میں واؤ کی حرکت کو اشباع کہینگے لیکن دل وگل میں میم وگلا پر جو ضمہ ہے اسکو حرکت اشباع نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ توجیہہ کہیں گے کیونکہ توجیہہ حرکت ماقبل روی ہے اور اشباع صرف حرکت وصل سے متعلق ہے۔

(۵) مجریٰ۔ حرف روی پر جو حرکت ہے اس کو مجریٰ کہتے ہیں مثلاً گدیرم۔ جو برم۔ راء حرف روی ہے اسپر فتح ہے۔ ایسے فتح کو مجریٰ کہتے ہیں۔ قافیہ میں اس حرکت کے تکرار لازم ہو۔

(۶) نفاذ۔ جو حرکت حرف وصل پر ہو یا باقی دیگر حرف پر ہو اس کو نفاذ کہتے ہیں۔ مثلاً بُردمش۔ دال روی ہے میم وصل اسپر فتح ہے اسکو حرکت نفاذ کہتے ہیں +

بُردیم دال روی مکسور یار تحتانی حرف وصل مفتوح۔ علیٰ ہذا القیاس۔

نفاذ۔ بمعنی رواں چونکہ یہ حرکت رواں رہتی ہے مثلاً بُردیم بروزن فاعلن میں یار مفتوح ہے فتحہ کو نفاذ کہیں گے۔

فصل ہفتم اسماء قافیہ کے بیان میں

اسماءِ قافیہ پانچ ہیں۔ مترادف۔ متواتر۔ متدارک۔ متراکب۔ متکاوس

(۱) مترادف۔ قافیہ کے آخر میں اگر پیاپے دو حرف ساکن ہوں اسکو مترادف کہتے ہیں مثلاً بیار۔ جواب۔ صواب۔ بیار میں الف و راء۔ جواب و صواب میں

اور کاکُل میں کاف دوم بالضم ہے۔ لغوی معنی اشباع کے سیر کرنا ہے چونکہ حرف دخیل بوجہ قربِ روی کے ردف اور قید کی برابری رکھتا ہے۔ ردف اور قید کا قافیہ میں تکرار لازم ہے۔ مگر دخیل کا تکرار قافیہ میں لازمی نہیں ہے۔ پس گویا اس حرکت کی وجہ سے اس کو تبدیل کردیا جاسکتا ہے پس اس حرکت کا نام اشباع رکھا گیا۔ (۳) **حذو**۔ بفتح حار حطی وسکون ذال معجمہ۔ جو حرکت ماقبل حرف ردف وقید پر ہو اس کو حذو کہتے ہیں۔ مثلاً یار۔ ماقبل حرف ردف کے یار تحتانی ہے اور اسپر فتحہ ہے۔ یا خون ماقبل حرف واؤ کہ ردف ہے خا پر ضمہ ہے یا لفظ سخت یعنے ماقبل خا حرف قید کے سین پر فتحہ ہے اس کو حذو کہتے ہیں۔ قافیہ میں اس حرکت کے تکرار لازم ہے۔ زمان و زمین قافیہ نہیں ہے۔ ایک جگہ میم پر فتحہ اور دوسری جگہ کسرہ یا گشت و مشت قافیہ نہیں ہے۔ گاف پر فتحہ و میم پر ضمہ ہے۔

حذو۔ بمعنی برابر آمدن وچیزے باچیزے برابر کردن۔ چونکہ حرکت حرف ماقبل ردف حرکت ماقبل تاسیس کی برابر ہے۔ علی ہذا القیاس حرکت حرف ماقبل قید برابر حرکت ماقبل تاسیس کے ہے۔ پس حذو نام کیا گیا۔

(۴) **توجیہہ**۔ جو حرکت حرف روی کے ماقبل ہے اس کو توجیہہ کہتے ہیں مثلاً گوہر میں را روی ہے گاف پر فتحہ ہے۔ پس فتحہ کو توجیہہ کہینگے۔ سُنبل میں لام روی بار موحدہ پر ضمہ ہے۔ پس ضمہ کو توجیہہ کہینگے۔ قافیہ میں تکرار اس حرکت کا لازم ہے۔ سُنبل و گل قافیہ ہے کیونکہ ماقبل روی دونو مضموم ہیں لیکن سُنبل و حاصل قافیہ نہیں ہے کیونکہ سنبل میں بار موحدہ مضموم و حاصل میں صاد مہملہ مکسور ہے۔

توجیہہ لغوی معنی روی فرد گردانید! چونکہ اس حرکت سے حرف روی ساکن

مزید کہلایا۔ قافیہ میں اس کی تکرار بھی لازم ہے۔

(۴) **نائرہ**۔ وہ حرف ہے جو مزید سے ملحق ہو مثلاً۔ بر دستمیش۔ سپر دستمیش وال ردی ہے۔ ست یعنی حرف ربط وصل ہے۔ یائے تحتانی خروج ہے میم مزید اور شین نائرہ ہے لغوی معنی نائرہ کے رسندہ یعنی بھاگنے والا۔ چونکہ یہ حرف کنارہ قافیہ پر ہے گویا میانی حروف سے رسیدہ ہے یعنی کنارہ پر ہے پس نائرہ کہلایا۔ یہ حرف کبھی اصلی ہوتا اور کبھی زائد ہوتا ہے۔

فصل ششم حرکات قافیہ کے بیان میں

حرکات قافیہ چھ ہیں اور اُن کے نام یہ ہیں۔ رَس۔ اِشباع۔ حذو۔ توجیہ۔ مجریٰ نفاذ۔ (۱) رَس۔ تاسیس کے ماقبل حرف پر جو فتحہ یعنی زبر ہے۔ اُس کو رَس کہتے ہیں۔ لغوی معنی رَس کے ابتدا کردن۔ چونکہ یہ حرکت ابتدائی حرکت قافیہ کی ہے بلکہ ابتدا ر قافیہ کی یہ حرکت ہے۔ اس لیئے رَس نام رکھا گیا۔ مثلاً خاور میں الف تاسیس ہے اور خا پر جو فتح ہے اُس کو رَس کہینگے۔ قافیہ میں اس حرکت کا تکرار لازم نہیں ہے۔ کیونکہ الف تاسیس کا قافیہ میں تکرار لازم نہیں ہے اختیاری ہے

(۲) **اشباع**۔ تاسیس اور ردی کے مابین جو حرف دخیل واقع ہوتا ہے اُسکی حرکت کو اشباع کہتے ہیں۔ مثلاً خاور واو پر جو فتحہ ہے اُس کو اشباع کہینگے۔ اور لفظ حاصل میں صاد پر جو کسرہ ہے اُس کو اشباع کہیں گے۔ علیٰ ہذا القیاس۔

اس حرکت کا قافیہ میں تکرار لازم ہے۔ خاور۔ گوہر قافیہ میں واو پر فتحہ ہے گوہر میں ہا ہوز پر ضمہ ہے حاصل و کامل قافیہ نہیں ہے حاصل میں صاد بالکسر

مجا۔ مجلا یہ بھی قافیہ ہو سکتے ہیں لیکن ایسی حالت میں دلم کا لام حرف روی نہو گا
بلکہ میم۔ دلم دستم کا اور کاف کنیزک کا بجائے زاء معجمہ کے روی ہو جاویگا۔ اور مجبا کی
بائے موحدہ روی نرہیگا۔ بلکہ الف حرف روی سمجھا ویگا۔ بردم۔ سپردم۔ میں دال
حرف اصلی روی ہے۔ اس کی شناخت کا قاعدہ یہ ہے کہ حرف وصل کو دور کر کے
قافیہ دیکھا جائے۔ مثلاً برد و سپرد قافیہ ہے۔ لیکن اگر ہر دو الفاظ قافیہ میں
حروف وصل ہوں تو ضرور حرف وصل کو دور کر کے قافیہ دیکھنا لازم ہو گا۔ مثلاً
گفتم اور گشتم قافیہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ حرف وصل میم اضافت کا ہے اس کو
دور کر کے دیکھا جاوے کو گفت اور گشت باقی رہا یہ قافیہ نہیں ہے کیونکہ تائے
فوقانی روی ہے اور اس سے پہلا حرف ساکن ایک لفظ میں فا ہے اور دوسرے
میں شین معجمہ پس قافیہ نہیں ہے۔

(۲) خروج۔ اس حرف کو کہتے ہیں جو وصل سے ملتا ہے مثلاً بُردیم میں دال
روی یائے تحتانی وصل اور میم خروج ہے۔ اسکا تکرار بھی قافیہ میں ضروری ہے
بُردیم سپردیم قافیہ درست۔ اور بُردیم گشتیم قافیہ نادرست ہے۔ یا گفتیم و
سفتیم۔ درست اور گفتیم و بستیم نادرست۔

خروج بمعنی بیرون آمدن چونکہ یہ حرف قافیہ سے بنسبت حرف وصل کے کنارہ
شعر پر واقع ہوا پس خروج کہا گیا۔

(۳) مزید۔ وہ حرف ہے جو خروج سے ملتا ہے۔ مثلاً بردمیش میں دال روی
یائے تحتانی وصل میم خروج اور شین مزید ہے سپردمیش گفتیمش سفتیمش علی ہذا القیاس
مزید بمعنی افزودن چونکہ یہ حرف بھی خروج کے بعد جو انتہائی قافیہ سے زیادہ ہو گیا لہذا

حرکت کی تکرار قافیہ میں لازمی ہے مثلاً مُفت۔ سفت میں تار فوقانی اصلی حرف
ہے اور وہ روی ہے اور دونوں الفاظ میں فا ساکن ہے لہذا قافیہ ہے لیکن
مُفت اور سُست کا قافیہ نہیں ہے۔ اسلئے کہ روی سے پہلا حرف سُست میں
سین مہملہ ساکن اور مُفت میں فار فوقانی ساکن ہے۔ پس روی سے پہلے حرف
اگر ساکن ہوں تو اُسکا تکرار قافیہ میں مع اضافت ماقبل ہونا واجب ہے۔ اور
اُس کو حرف قید کہنا درست ہوگا۔ علیٰ ہذا کرم میں رار ماقبل روی مفتوح ہے
لہذا اُس کا قافیہ ستم۔ وَرَم ہو سکے گا۔ نَم قافیہ نہیں ہو سکتا جیسا کہ بیان ہو چکا +

فصل پنجم حروف مابعد روی کے بیان میں

(۱) وصل۔ اُن حروف کو کہتے ہیں کہ جو روی کے بعد ہوں۔ چونکہ یہ حروف روی سے ملتا ہے
لہذا یہ نام مناسب ہے۔ جو حرف روی سے ملحق ہو اُس کو وصل کہتے ہیں مثلاً
کرم۔ ولم۔ اور فارسی میں حروف وصل دس ہیں۔ یعنے الف۔ دال۔ کاف
ہا۔ یا تحتانی۔ حروف جمع یعنے الف و نون۔ حرف مصدر یعنے نون۔ حرف
ربط یعنے است۔ حرف تصغیر یعنے چہ۔ حرف اضافت یعنی میم۔ مثلاً
مجا۔ مثلاً میں الف۔ آمد میں دال۔ کنیزک میں کاف۔ آوازہ
میں ہار ہوز۔ چشتی و ورستی میں یار تحتانی۔ ستمگران میں الف و نون۔ بُرون
شدن میں نون۔ [illegible] میں حرف ربط است۔ سراچہ میں حرف تصغیر یعنی
چہ۔ چشمم میں میم۔
وصل کا تکرار قافیہ میں لازم ہے۔ لیکن [illegible] اور کنیزک اور [illegible]

اس سے پہلے خار معجمہ ساکن ہیں - لیکن حرف ردف نہیں ہے - پس اس خار کو حرف قید کہتے ہیں - ان حروف قید کا بھی قافیہ میں تکرار لازم ہے اس کی تفصیل ہمنے ردی کے بیان میں دی ہے - حروف قید دس ہیں -
بار موحدہ - خار معجمہ - رار مہملہ - زار معجمہ - سین مہملہ - شین معجمہ - غین معجمہ - فار فوقانی نون - ہار ہوز - مثلاً
صبر میں بار موحدہ - بخت میں خار معجمہ - کرد میں رار مہملہ - عزم میں زار معجمہ بست میں سین مہملہ - گشت میں شین معجمہ - مغز میں غین معجمہ - مفت میں فار فوقانی - چند میں نون - مہر میں ہار ہوز -
بعضے واو و یار تحتانی کو بھی قید میں شامل کرتے ہیں مثلاً غور میں واو نیک میں یار تحتانی - لیکن یہ حروف ردف میں داخل ہیں + سواسے ان حروف کے کسی استاد نے حروف قید قائم نہیں کیے ہیں - حالانکہ اس اصول پر اور بھی حروف قید ہوسکتے ہیں مثلاً - جیم تجد کا - دال ردف - بد - صدد کا ذال معجمہ نذر میں صاد قصر میں - عین سعی - نعل - فعل میں - قاف نقض رقص میں - کاف شکر - مکر میں - لام ظلم میں - میم شمس میں - غرضکہ سوائے حرف ردف کے سب حروف ابجد کے قید میں آسکتے ہیں - مگر کسی کتاب معتبر میں نہیں دیکھے گئے - اور ان حروف مابعد کا بھی قافیہ میں تکرار لازم ہے -
اصول صرف یہ ہے جیسا کہ ہمنے حرف روی کے بیان میں لکھا ہے کہ روی سے پہلے جسقدر حرف ساکن ہوں ان کی تکرار قافیہ میں مع ان کی حرکت ماقبل کے لازم ہے - اور اگر ر[illegible] سے پہلے کوئی حرف متحرک ہو تو اسی حرکت

حروف ردف اصلی کے ساتھ خار معجمہ بھی ردف زائدہ ہوجاتی ہے - حروف جو اصلی ردف کے ساتھ ملکر ردف زائدہ ہوجاتے ہیں - چھ[6] ہیں - اور اگر وہ حروف ردف اصلی کے ساتھ آویں تو قافیہ میں اُن کی تکرار واجب ہے - یعنے قافیہ میں وہی حروف آنے لازم ہیں - چھ حروف یہ ہیں -

خار[1] معجمہ - رار[2] مہملہ - سین[3] مہملہ - شین[4] معجمہ - فار[5] - نون[6] - مجموعہ ان حروف کا شرف سخن ہے - یعنے شرف سخن میں جو حروف ہیں وہ ردف زائدہ ہوا کرتے ہیں نہ کہ کوئی اور مثلاً ساخت[1] میں الف ردف اصلی و خار ردف زائدہ - کارد[2] میں الف ردف اصلی و رار مہملہ ردف زائدہ ہے - دوست[3] میں واو ردف اصلی اور سین مہملہ ردف زائدہ ہے - کاشت[4] میں الف ردف اصلی و شین معجمہ ردف زائدہ ہے - کوفت[5] میں واو ردف اصلی و فار ردف زائدہ ہے - ماند[6] میں الف ردف اصلی و نون ردف زائدہ ہے - قافیہ میں ہر دو ردف کی تکرار لازم ہے +

(۴) حرف قید کے بیان میں

قید کے لغوی معنے بند کرنا - چونکہ قید کا بھی تغیر روا نہیں ہے بلکہ اسکا بھی تکرار واجب ہے - پس گویا قافیہ کے لیئے یہ بھی قید لازم ہے اس لیئے اس حرف کا نام قید رکھا گیا -

حرف روی سے پہلے کوئی حرف ردف نہو بلکہ ایک حرف ساکن ہو اُس حرف کو قید کہتے ہیں - مثلاً سخت - درخت - ان الفاظ میں تار فوقانی روی ہے -

ردف - حرف روی سے پہلے آتا ہے مثلاً زمان - زمین - نگون - زمان میں میم مفتوح - زمین میں میم مکسور اور نگون میں گاف مضموم ہے -

ردف - کی رعایت لازمی ہے - مثلاً قافیہ میں جان و مکان کا الف حرف ردف ہے اور ہر دو لفظ قافیہ کے ہیں - نگون و سکون میں واو ردف ہے - چین اور جبین میں یا ردف ہے - ان ہر سہ الفاظ کے تکرار واجب ہے - جان اور چین قافیہ نہیں ہے - کیونکہ جان میں ردف کا حرف الف - اور چین میں حرف ردف یا حطی ہے - چونکہ حرف ردف مختلف ہیں لہذا قافیہ نہیں ہے - اسی طرح نگون - جان و چین باہم قافیہ کے الفاظ نہیں ہیں - کیونکہ ردف مختلف ہے -

ردف کی دو قسم ہیں ردف اصلی - ردف زائدہ -

اگر ردف - اور روی کے مابین کوئی اور حرف ساکن ہے تو ردف اولین کو ردف اصلی - اور حرف ساکن کو ردف زائدہ کہتے ہیں - مثلاً جان - سکون - و جبین ان حروف میں الف و واو و یا ردف اصلی ہیں اور ساخت - سوخت و ریخت میں الف - واو و یا - ردف اصلی اور خا ردف زائدہ ہیں - اور تا روی ہے - اگر ردف اصلی کے ساتھ قافیہ تمام ہو جائے مثلاً جان - مکان - تو اس قافیہ کو مردف بردف مفردہ کہتے ہیں کیونکہ صرف ایک ردف کے ساتھ قافیہ تمام ہو گیا -

اگر ردف اصلی اور زائدہ جمع ہو کر قافیہ تمام ہو تو اس قافیہ کو مردف با ردف مرکب کہتے ہیں - مثلاً ساخت - سوخت - ریخت میں الف ردف اصلی اور خا اور چونکہ یہ ردف زائدہ ہے [illegible] میں ہر دو ردف کی رعایت ہو گی -

ہے لہذا تاسیس کہا گیا۔ اور جس قافیہ میں تاسیس کی رعایت رکھی جاتی ہے اس کو مؤسسہ کہتے ہیں۔

(۲) حرف دخیل کے بیان میں

دخیل اس حرف کو کہتے ہیں جو تاسیس اور روی کے مابین ہوتا ہے۔ یہ حرف ہمیشہ متحرک رہتا ہے۔ مثلاً خاور۔ شناور۔ حاصل۔ کامل۔ میں واؤ۔ صاد۔ میم میں یہ ضرور نہیں ہے کہ اس حرف کو قافیہ میں لانا ضروری ہو۔ حاصل دل قافیہ ہے کامل اور دل قافیہ ہے۔ خاور اور گوہر قافیہ ہے۔ لیکن اگر اس حرف کا قافیہ میں لحاظ رکھا جائے تو عمدہ سمجھا جاتا ہے۔

دخیل۔ یعنے درمیان میں آنے والا چونکہ یہ حرف درمیان تاسیس اور روی کے آتا ہے لہذا دخیل نام رکھا گیا۔

(۳) روف کا بیان

روف۔ لغوی معنے چیزے کہ در پے چیزے باشد۔ چونکہ حرف قافیہ روی بہ نسبت دیگر حروف کے مقدم ہے یعنی یہ روف اگرچہ روی سے پہلے لفظ میں آتا ہے اس عاظ سے کہ وہ در پے روی کے ہے روف نام رکھا گیا۔

حرف ردف۔ حرف علت کو کہتے ہیں اور وہ یہ ہیں۔ الف۔ واؤ۔ یار۔ اور یہی حروف ہیں کہ جو ماقبل۔ حرف ماقبل کو حرکت ہوتی ہی۔ مثلاً یار میں یاء مفتوح

دور میں دال مضموم اور دین ۔۔

حرف ساکن نہیں ہے۔ پس حسب قاعدہ بالا یکساں حرکت ہونی چاہیے۔ گُل بضم گاف و بُلبُل قافیہ ہوگا۔ کیونکہ حرکت ایک ہی ہے۔

ایطا خفی کی تمثیل دانا و بینا آب گلاب بیار میار برفت نرفت ترا مرا۔

ایطا جلی کی تمثیل جانا۔ یارا۔ گلہا۔ باغہا۔ مردی۔ رستمی۔ دردمند۔ سودمند۔ بہتر و نیک تر۔ خنداں۔ گریاں۔ عیب فاش ہے اور اس عیب کا تکرار جایز نہیں ہے۔

حرف روی کا تکرار یعنی مکرر آنا واجب ہے بصورت فرق کے سخت عیب میں داخل ہے

حرف روی کی دو قسم ہیں مقید اور مطلق۔

روی مقید۔ روی ساکن کو کہتے ہیں مثلاً ستم۔ کرم۔ برگ۔ میم اور ر ساکن ہیں لہذا روی مقید ہے

روی مطلق۔ حرف متحرک کو کہتے ہیں۔ اگر روی متحرک ہے تو اس کے ساتھ حرف وصل ہمیشہ ملیگا مثلاً برمَ۔ خورمَ۔ اسمیں۔ روی ر متحرک ہے۔ پس میم جو حرف وصل ہے اُس سے ملجاتا ہے مثلاً درستی۔ چستی۔ سستی۔ تا ر روی متحرک ہے آیندہ حرف وصل کے ذکر میں معلوم ہوگا۔

فصل چہارم حروف ماقبل روی کے بیان میں

(۱) حرف تاسیس

روی سے پہلے ایک حرف متحرک ہو اور اُس سے پہلے حرف الف آوے مثلاً خاور۔ شناور۔ کامل۔ جاہل۔ حاصل۔ ایسے الف کو تاسیس کہتے ہیں اگرچہ قافیہ میں اُسکا تکرار لازمی نہیں ہے۔ مثلاً کاکُل و سُنبل قافیہ ہے۔ کوئی ضرورت الف تاسیس کی نہیں ہے۔ لیکن اگر تاسیس کا خیال قافیہ میں رکھا جائے تو مستحسن ہے تاسیس کے لغوی معنے بنیاد نہادن ہے۔ چونکہ بنیاد حروف قافیہ کی اس حرف سے

ظاہر ہو اور مشہور الترکیب نہو۔ مثلاً دانا و بینا کا الف اور آب اور گلاب کے
بائے موحدہ کو اگر روی بنایا جاوے تو جایز نہیں ہے۔ دانا و بینا میں اصلی حرف روی
نون ہے۔ پس دان و بین قافیہ نہیں ہو سکتا۔ ایطا خفی کو اکثر شعرا جایز رکھتے
ہیں مثلاً بیار و میار ایسے قافیہ اگرچہ ایطا خفی ہیں لیکن جایز رکھے گئے ہیں۔
مگر در حقیقت عیب ہے۔ ایسے الفاظ یکجائی قافیہ میں نہیں لاتے اور نہ ایسی قافیہ
کی خوبی ہے۔ ترا و مرا بھی ایطا خفی اور معیوب ہے۔

لفظ دان میں روی سے پہلا حرف ساکن الف ہے اور بین میں روی سے پہلا
حرف ساکن یا ہے۔ روی سے پہلے اگر ساکن حرف آوے تو قافیہ میں وہی حرف
معہ اسی حرکت ماقبل کے روی کے ساتھ آنا چاہیئے۔ مثلاً سفت۔ گفت اصل حرف
روی تا ہے اور تا ساکن سے پہلے فا ساکن ماقبل مضموم ہے۔ پس قافیہ میں فا ماقبل مضموم آنا
لازم ہے۔ گفت۔ رفت قافیہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ گو روی سے پہلے فا ساکن ہے
لیکن ماقبل فا لفظ گفت میں مضموم و رفت میں مفتوح ہے اور اگر روی سے پہلے
اور پھر اس سے پہلے ساکن ہو تو بھی یہی قاعدہ نافذ رہیگا۔ مثلاً ساخت۔ باخت
قافیہ۔ لیکن ساخت و سوخت قافیہ نہیں ہے۔ علی ہذا القیاس نشست و رفت قافیہ
نہیں ہو سکتا کیونکہ تا روی ہے اور روی سے پہلے س ساکن ہے پس قافیہ میں
روی ساکن سے پہلا ساکن ایک ہی حرف معہ ایک ہی حرکت ماقبل کے ہونا واجب
ہے۔ پس نشست اور بست قافیہ ہوگا نہ کہ رفت۔ اور اگر روی سے پہلے کوئی حرف
متحرک ہے تو قافیہ میں روی سے پہلے حرف پر وہی حرکت ہونی واجب ہے مثلاً
بلبل اور دل قافیہ نہیں ہے۔ چونکہ ... ہے اور روی سے پہلے کوئی

فصل دوم حروف قافیہ کے بیان میں

قافیہ کے حروف تعداد میں نو ہیں۔

(۱) **حروف روی** یہ حرف خاص بنار قافیہ ہے شعر میں اسکا تکرار لازم ہے یعنی یہ حرف مکرر آتا ہے ٭ (۲) **تاسیس** (۳) **دخیل** (۴) **ردف** (۵) **قید** ہر چہار حرف متذکرہ بالا روی سے پہلے آتے ہیں اور چار حروف جو روی سے بعد میں آتے ہیں وہ یہ ہیں (۱) وصل (۲) مزید (۳) خروج (۴) نائرہ۔

فصل سوم حرف روی کے بیان میں

روی حرف اصلی قافیہ کا ہے مثلاً یار۔ نار۔ میں را اسی طرح شوق۔ ذوق میں ق۔ صاف۔ معاف میں فا۔ سخن۔ کہن میں نون۔ عدو۔ سرو میں واؤ۔ ہمدم قلم خم۔ میں میم۔ جوہر۔ گوہر میں را۔ حملہ جو آخر میں آتے ہیں۔ اور اگر زبان کے حروف کو روی بنایا جاوے تو عیب نہیں۔ مثلاً مرہم۔ ہمدم میں را۔ لیکن جو لفظ مشہور الترکیب ہو اس کو روی نہیں بنانا چاہیے۔ مثلاً ستمگر کا قافیہ ستمگر سے بنانا اچھا نہیں ہے۔ اسمیں میم روی ہے اور ستم و شتم کی ترکیب مشہور سے بنائی گئی ہے۔ اسکو **ایطاجلی** کہتے ہیں۔ لیکن بعض کے نزدیک عیب نہیں ہے مگر سخن میں زیادہ تر ہرگز لانا مناسب نہیں ہے درحقیقت عیب ہے گو اسکو جائز کر لیا گیا ہے۔

ایطا کی دو قسم ہیں ایطاجلی۔ ایطاخفی۔ جلی یعنی ظاہر۔ خفی یعنی پوشیدہ۔ ایطاجلی کی مثال ہم لکھ چکے ہیں۔ ایطاخفی اس کو کہتے ہیں کہ ستمگر کی تکرار جیسے ہمدم

مقطع کسی غزل کے آخر شعر کو کہتے ہیں۔ مقطع میں عموماً شاعر اپنا تخلص یعنی جو نام اُس نے اپنا قایم کیا ہے درج کر دیتے ہیں مثلاً۔ از مولف۔

تاشدہ تلمیذ غالب اوستاد ما فروغ	بہ زد بوان قضا شد مطلع دیوان ما

تلمیذ غالب سے مراد منشی ہرگوپال صاحب تفتہ سے ہے جو مرزا اسد اللہ خاں صاحب غالب کے شاگرد تھے اور جو نامہ نگار متخلص بہ فروغ کے اُستاد تھے مقطع میں قایل شعر کا تخلص فروغ ہے۔

فصل اول قافیہ کے بیان میں

قافیہ۔ قفہ کے لغوی معنے از پئے روندہ۔ چونکہ قافیہ اختتام شعر سے پہلے آتا ہے۔ لہذا یہ نام رکھا گیا۔ قافیہ میں حروف خاص ہوتے ہیں اور حرکت بھی اُن حروف کی یکساں ہوتی ہے۔ مثلاً دور۔ مشہور۔ یار۔ غمخوار۔ دوست۔ پوست۔ خشک۔ مشک۔ معاف۔ صاف۔ یہ الفاظ قافیہ کے ہیں۔ حروف قافیہ کے ہم آواز ہوتے ہیں۔ خاص حروف اگر مختلف الفاظ کے ساتھ آخر مصرع میں مکرر ہوویں اور اُن کی حرکات و سکنات ایک ہوں اُن کو قافیہ کہیں گے۔

ردیف۔ اُس لفظ کو کہتے ہیں جو بعد قافیہ کے شعر میں واقع ہو خواہ وہ لفظ ایک ہو یا زیادہ۔ ردیف کے ساتھ قافیہ کی ضرورت ہے لیکن قافیہ کے ساتھ ردیف کی ضرورت نہیں ہے جیسے مثال مرقومہ بالا میں دامان گریبان ما۔ سوزان ما۔ دیوان ما قافیہ کے الفاظ ہیں اور ردیف دامان گریبان قافیہ۔

اینجا ہر لالہ داغ دارست مگر	بر شادی ہاے دہر مغرور مشو

نمبر ۱۲ - مفعولن فاعلن مفاعیل فعول

بس صورت ہا کہ زیر خاک اند نہاں	بس گلشن ہا گشتہ پامال خزاں
آنہا گشتند و نیز گردی نوہماں	نازک گلہائے دہر گشتند چو خاک

باب سوم
قوافی کے بیان میں

تعریف - واضح ہو کہ کوئی شعر بغیر قافیہ کے درست نہیں ہوتا جس شعر میں قافیہ نہو اُس کو شعر یا بیت نہیں کہتے بلکہ اُس کو فرد بولتے ہیں - فرد کے لغوی معنے تنہا کے ہیں - چونکہ فرد میں قافیہ نہیں ہوتا لہذا ہر ایک مصرعہ اسکا جدا گانہ ہوتا ہے اور اسی وجہ سے اسکو فرد کہتے ہیں مثلاً کسی غزل کا کوئی شعر جو مطلع نہو - **مثال از مولف**

نبض من عگیں ز طپیدن سکوں نمود — در و سر علاج طبیب و دوا نماند

مطلع کسی غزل یا قصیدہ کے اول شعر کو جس میں قافیہ ہوتا ہے کہتے ہیں مثلاً

بہتر است از کان و دریا دیدہ گریان ما	مؤلف	گشتہ مالا مال از لعل و گہر دامان ما

دیگر اشعار اُس غزل کے جس میں باہم ہر دو مصراع میں قافیہ نہو فرد بولینگے - مثلاً -

بود اشک و آہ و خاک سینہ سوزان ما	مؤلف	تا جہان ور مخزن خود جز دی از عنصر نداشت

یہ فرد ہے لیکن بحالت مجموعی ایک غزل کا شعر ہے +

زر صدقۂ جانست نہ جاں صدقۂ زر | جاں صدقۂ ایمان من آمد یکسر
گر قیمت پیمانۂ مے میپرسی | ایمانم شد صدقۂ پئے یک ساغر

نمبر۶ - مفعولن مفعول مفاعیلن فاع

از خاطر ناشاد خطر باید کرد | وز صحبت بیداد حذر باید کرد
بر ہستیٔ دو روز چہ میبازی ناز | بر حالتِ مظلوم نظر باید کرد

نمبر۷ - مفعولن مفعولن مفعولن فع

صد غفلت میدارد ہشیاری من | از خوابم بدتر شد بیداری من
مے سازم و مے نازم بر خالق خود | غمخوارم خود سازد غمخواری من

نمبر۸ - مفعولن مفعولن مفعولن فاع

چوں گوئے کایں دنیا باشد بے عیب | ہر دم صد رحمت ہا زینجا لاریب
از دشمن ہا خوردم در دل صد نیش | باشد کز یار آید امدادِ غیب

نمبر۹ - مفعولن فاعلن مفاعیلن فع

خواہم با تو در معانی سفتن | باید از من نصیحتے بشنفتن
دردِ دل را نبایدت بنهفتن | راز پنہاں بکس نباید گفتن

نمبر۱۰ - مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع

پرسی از من چہ شد جہاں را ہنجار | امید از زندگی نہ باشد بسیار
خواہی گر مطلبے تو باید انجام | کار امروز را بفردا مگذار

نمبر۱۱ - مفعولن فاعلن مفاعیل فعل

گلہا ہستند ہر چند خار است مگر | ہر گلزار خوشی چو خارزار است نگر

۵ مفعولن مفعول مفاعیلن فع	۹ مفعولن فاعلن مفاعیلن فع
۶ مفعولن مفعول مفاعیلن فاع	۱۰ مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع
۷ مفعولن مفعولن مفعولن فع	۱۱ مفعولن فاعلن مفاعیل فعل
۸ مفعولن مفعولن مفعولن فاع	۱۲ مفعولن فاعلن مفاعیل فعول

رباعیات شجرہ اخرب
از مولف

نمبر ۱ - مفعول مفاعیل مفاعیلن فع

با غیر نگاہے ز مروت کم کن	با ہمدم خود لطف و سخا ہر دم کن
خواہی کہ دریں دہر نباشی رسوا	از کس چو کنی عہد وفایش ہم کن

نمبر ۲ - مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع

از زندگی و مرگ چہ گفتار است	دیدیم کہ ہر دو یادہاے یار است
با لعل لبش گشتہ مسیحا ہمراز	با تار نگہ تیر قضا تیار است

نمبر ۳ - مفعول مفاعیل مفاعیل فعل

خواہم کہ دگر خواہش دنیا نہ کنم	رخ سوے لب یار و مسیحا نکنم
لیکن چو بود ساغر و مینا بہ نظر	بر کوثر و تسنیم نظر وا نکنم

نمبر ۴ - مفعول مفاعیل مفاعیل فعول

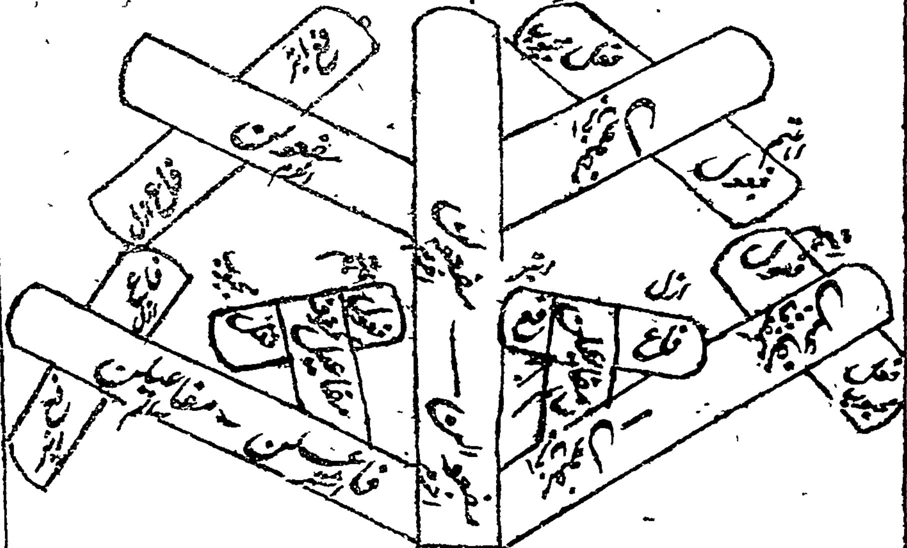
از بندہ و فروغ است ترا گر سر و کار	ظاہر بود آں راز نہاں ہم تو یار
از پاک نژاداں ز خطا کن نہ خیال	وز بد گہراں چشم وفا ہیچ مدار

نمبر ۵ - مفعول مفاعیلن مفعول فعول

اس شجرہ میں حسب ذیل بحور ہیں

١ مفعول مفاعیل مفاعیلن فع	٧ مفعول مفاعلن مفاعیل فعل
٢ مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع	٨ مفعول مفاعلن مفاعیل فعول
٣ مفعول مفاعیل مفاعیل فعل	٩ مفعول مفاعلن مفاعیلن فع
٤ مفعول مفاعیل مفاعیل فعول	١٠ مفعول مفاعلن مفاعیلن فاع
٥ مفعول مفاعیلن مفعول فعل	١١ مفعول مفاعیلن مفعولن فع
٦ مفعول مفاعیلن مفعول فعول	١٢ مفعول مفاعیلن مفعولن فاع

شجرۂ اخرم - بارہ وزن



اس شجرۂ اخرم میں حسب ذیل چار بحور ہیں

١ مفعولن مفعولن مفعول فعل	٣ مفعولن مفعولن مفاعیل فعل
٢ مفعولن مفعولن مفعول فعولن	٤ مفعولن مفعول مفاعیل فعول

ایں شہر کہ آرایش ہفت اقلیم است مصریست کہ بر مصر تفوق دارد	عشرتگہ شہر یار جم و جیم است آرے آرے کہ یوسف ابراہیم است

اس رباعی میں تین مصرعہ اول شجرہ اخرب اور چوتھا مصرع شجرہ اخرم میں ہے۔ دیگر غالب

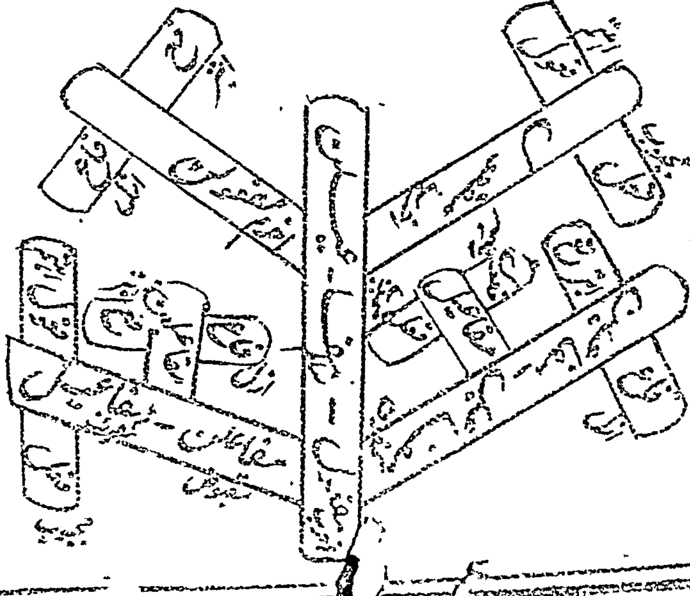
مشکل ہے زبس کلام میرا اے دل آسان کہنے کی کرتے ہیں فرمایش	سن سن کے اسے سخنوران کامل گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل

اس رباعی میں دو مصرعہ اول شجرہ اخرب میں اور دو مصرعہ آخر شجرہ اخرم میں ہیں۔ —

لبعض کہتے ہیں کہ رباعی کے اوزان دس ہزار تک ہیں منجملہ اس کے یہ بھی وزن رباعی میں شامل ہے۔ مفعول مفاعلن فعولن فعلن۔ علی ہذا القیاس۔

اب ہم ہر دو شجرہ رباعی کے ذیل میں درج کرتے ہیں اور ان کے نیچے بحور رباعی بھی لکھے دیتے ہیں تاکہ طالب کو اس کے سمجھنے میں دقت واقع ہو۔

شجرۂ اخرب میں بارہ وزن یہ ہیں



۱ مفاعیلن۔ رکن ہزج مثمن سالم

۲ مفعول کہ مفاعیلن کو خرب کرنے سے مفعول ہوتا ہے بضم لام

۳ مفاعلن کہ مفاعیلن کو قبض کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔

۴ مفاعیل کہ مفاعیلن کو کف کرنیسے پیدا ہوتا ہے بضم لام

۵ فعول۔ اہتم اصطلاح میں اجتماع حذف اور قبض کو کہتے ہیں بقاعدہ حذف مفاعیلن سے لن ساقط ہوتا ہے اور حسب قاعدہ قبض یا رساقط ہوکر عین ساکن ہوتا ہے مفاع باقی رہا فعول اسکی بجائے رکھتے ہیں۔ مزاحف کو اہتم کہتے ہیں جیسا کہ سابق بیان ہوا ہے

۶ فعل۔ مجبوب بقاعدہ جب مفاعیلن سے فعل بنایا گیا ہے۔

۷ فاع۔ ازل مفاعیلن سے بقاعدہ زلل بنایا گیا ہے۔

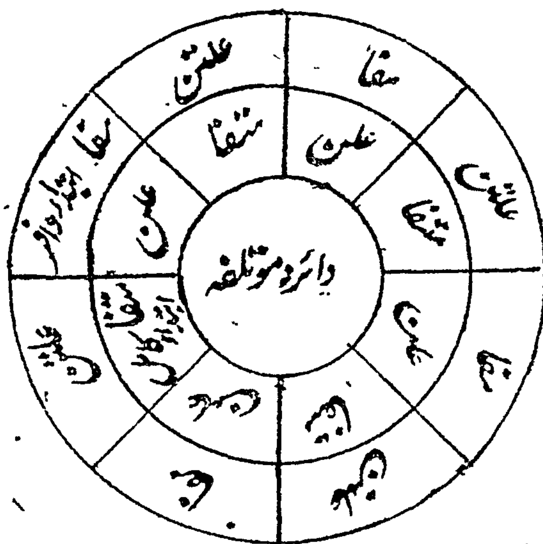
۸ فع۔ ابتر بقاعدہ بتر مفاعیلن سے بنایا گیا ہے۔

۹ مفعولن۔ اخرم بقاعدہ خرم مفعولن مفاعیلن سے بنایا گیا ہے۔

۱۰ فاعلن۔ اشتر بقاعدہ شتر مفاعیلن سے فاعلن بنایا گیا۔ خواجہ حسن قطان خراسانی نے دو شجرہ رباعی کے تیار کیئے ہیں۔ ایک شجرہ اخرب دوم شجرہ اخرم شجرہ اخرب وہ ہے جسکا رکن اول مفعول ہے اور شجرہ اخرم وہ ہے جسکا رکن اول مفعولن ہے۔ بارہ بحور شجرہ اخرب میں اور بارہ بحور شجرہ اخرم میں ہیں کل ۲۴ بحور استعمال ہوتی ہیں۔

اجتماع بحور ایک شجرہ کا رباعی میں نا موزوں نہیں ہوتا ہے لیکن ایک شجرہ کی بحور کو دوسرے شجرہ کے بحور سے اجتماع کرنا نا مناسب ہے۔ لیکن متاخرین اکثر خیال نہیں کرتے اور ہر دو شجرہ کے ... الی کرتے ہیں۔ مثلاً ظہوری

تقطیع۔ زمنے سخن متفاعلن۔ دل من شنو متفاعلن۔ تمر و با و متفاعلن۔ کہ بنزم بار متفاعلان
باقی ہمیں نوع۔ واضح ہو کہ بحر وافر و کامل ایک ہی دائرہ سے مستخرج ہوتی ہیں اور اس دائرہ
کو دائرہ موتلفہ کہتے ہیں بکسر لام اس وجہ سے کہ ارکان ان ہر دو بحور کے باہم مناسبت
اور الفت رکھتے ہیں کیونکہ سب ارکان ہفت حرفی ہیں اور وتد مجموع اور فاصلہ
صغرے سے مرکب ہیں اور بعضے اس دائرہ کو متفقہ کہتے ہیں +
کہتے ہیں کہ یہ پانچ دائرہ جو اس رسالہ میں لکھے گئے ہیں ان کو خلیل ابن احمد نے
وضع کئے ہیں اور ان کے نام رکھے ہیں +



فصل بستم اوزان رباعی کے بیان میں

وزن رباعی کہ اس کو دوبیت یا چار مصرعہ کہتے ہیں۔ بحر ہزج سے استخراج ہوتا ہے۔
اہل عجم نے اس کو پیدا کیا ہے اس کے وزن چوبیس ہیں مجموعہ ان وزنوں کا ارکان
ذیل سے ظاہر ہوتا ہے +

زوافر سالم است سخن مگر مذال ہم تو بجوالہ		مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتان

چونکہ مفاعلتن میں آخر جزو تد مجموع ہے لہذا بقاعدہ اذالت مفاعلتان بنایا گیا۔

فلک چلند بیا تو دمے کہ بساغر مے وہم تو بیا	مؤلف	نہ فکر خزاں نہ خوف عدو تو دل بخیال غیر مدار

تقطیع۔ فلک چلند مفاعلتن۔ بیاتدمے مفاعلتن۔ کساغرمے مفاعلتن۔ دہم بت یار مفاعلتان۔ باقی بہیں نمط۔

فصل نوزدہم بحر کامل کے بیان میں

کامل۔ بفتح کاف وکسر میم۔ اس بحر کو کامل اس سبب سے کہتے ہیں کہ یہ بحر جس طرح دائرہ سے وضع ہوئی ہے تمام وکمال اسی طرح پر ہے اور بعض کہتے ہیں کہ چونکہ حرکات اس بحر کے بہت ہیں اُس کو کامل کہا گیا کیونکہ ایک بیت میں چالیس متحرک حروف ہیں اگرچہ وافر میں بھی اسی قدر حرکات ہیں لیکن وہ تمام حرکات مستعمل نہیں ہیں

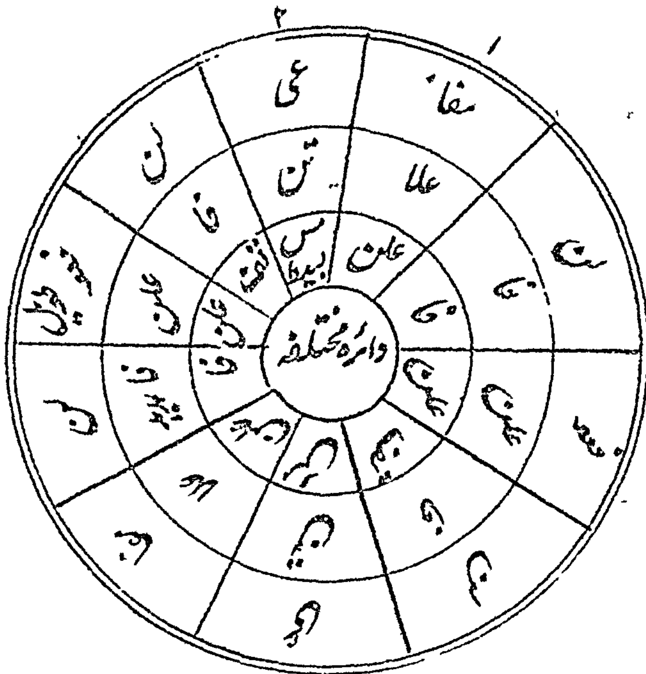
(۱) بحر کامل مثمن سالم۔ وزن یہ ہے۔

بتو گویم اے دل من بیا کہ ز کاملست ہیر سخن		متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن
بت نازنیں چہ بود اگر دل خود تہی ز جفا کنی	مؤلف	بمن ایں ستم نبود روا کہ بغیر لطف و وفا کنی

تقطیع۔ بت نازنیں متفاعلن۔ چبود اگر متفاعلن۔ دل خدتہی متفاعلن۔ زجفا کنی متفاعلن۔ باقی بہیں طور۔

(۲) بحر کامل مثمن مذال۔ وزن یہ ہے۔

چو ز کاملست ہر اسخن تو مذال ساز وہ سے بجوالہ		متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلان
ز من ایں سخن دل من شنو تو مرد باد کہ بہ بزم یار	مؤلف	نشود کسے بتو مہربان تو شوی اگرچہ بروں نثار



فصل ہجدہم بحر وافر کے بیان میں

اس بحر کو وافر اس سبب سے کہتے ہیں کہ اس بحر میں حرکات بہت ہیں کہ ہر رکن اسکا پانچ متحرک رکھتا ہے اور بعض اس سبب سے وافر کہتے ہیں کہ اشعار عرب کے اس بحر میں زیادہ ہیں وفور بضم واؤ وضم فا بمعنے بسیار ہے

(۱) بحر وافر مثمن سالم - وزن یہ ہے -

مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن		زوافر سالمے تو بگو بما سخنی اے خدائے سخن
بما ستمے کرم بود وجفا بکسے نکو نبود	مولف	بروے تو من نظر چکنم کہ آتش دل فزون بود

تقطیع - بروے تو من مفاعلتن - نظر چکنم مفاعلتن - کہ آتش دل مفاعلتن - فزون بود مفاعلتن -

باقی بہیں نوع -

(۲) بحر وافر سالم مذال - وزن یہ ہے -

فصل ہفدہم - بحر بسیط کے بیان میں

بسیط - بفتح بار وکسر سین وسکون یار تحتانی - اس بحر کو بسیط اس وجہ سے کہتے ہیں کہ بسیط بمعنے گستر انیدن یعنے بچھانا اس کے رکن سباعی ہیں اول دوسبب خفیف اور رکن خماسی میں ایک سبب خفیف ہے -

(۱) بحر بسیط مثمن سالم - وزن یہ ہے -

بحر بسیط است ایں بشنو زمن ایں سخن		مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن
خنداں چو گل روئے تو دانم مگر خوئے تو	مؤلف	آتش زند در دلم بینم اگر سوئے تو

تقطیع - خنداچگل مستفعلن - روے تو فاعلن - دانم مگر مستفعلن - خوے تو فاعلن باقی ہمہ طور

(۲) بحر بسیط مثمن سالم مذال - وزن یہ ہے -

بحر بسیطش بگو لیکن مذالش بخواں		مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلان
کاکل چناں پرشکن رویت چنیں بے نظیر	مؤلف	از من چہ پرسی سخن جان و دلم شد اسیر

تقطیع - کاکل چناں مستفعلن - پرشکن فاعلن - رویت چنی مستفعلن - بے نظیر فاعلان - باقی ہمیں نمط -

واضح ہو کہ ہر سہ بحور مندرجہ بالا یعنے طویل مدید بسیط ایک دائرہ سے مستخرج ہوتے ہیں - اس دائرہ کا نام مختلفہ ہے بکسر لام - مختلفہ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ ارکان بحور اس دائرہ کے مختلف ہیں - بعض خماسی اور بعض سباعی - دائرہ یہ ہے

تقطیع۔ من بہ بزمش فاعلاتن۔ گر روم فاعلن۔ بوس ہا بر فاعلاتن۔ لب زنم فاعلن باقی بہیں نوع +

(۲) بحر مدید مثمن سالم مذال۔ وزن یہ ہے۔

شد مدید سالم وکن مذالش در بیاں		فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلاں
مبتلا گشتم بغم روے او دیدم کنوں	مؤلف	غیر با وے در سخن من گرفتار جنوں

تقطیع۔ مبتلا گش فاعلاتن۔ تم بغم فاعلن۔ روے او دی فاعلاتن۔ دم کنوں فاعلن۔ باقی بہیں نمط۔

(۳) بحر مدید مثمن مخبون۔ وزن یہ ہے۔

شد مدید سے مخبون ہم مثمن بسخن		فلاعلاتن فعلن فاعلاتن فعلن
مہر با غیر کنی شاہ خوبان زمن	مؤلف	حیف باشد کہ یکے رخ نکردی تو بمن

تقطیع۔ مہر باغے فاعلاتن۔ رکنی فعلن۔ شاہ خوبا فاعلاتن۔ نزمن فعلن۔ باقی بہیں نوع

(۴) بحر مدید مثمن مخبون مذال۔ وزن یہ ہے۔

شد مدید سے مخبون کن مذالش بہ بیاں		فاعلاتن فعلن فاعلاتن فعلاں
از لب او چہ سخن واں رخ و زلف چناں	مؤلف	آب حیواں سا لبش مہ بظلمات عیاں

تقطیع۔ از لبے او فاعلاتن۔ چہ سخن فعلن۔ وا رخ و زل فاعلاتن۔ فچناں فعلاں۔ باقی بہیں طور۔ اگر فاعلن کو خبن کیا جائے تو فعلن ہو جاتا ہے۔ بعضے مدید مقلوب کو یعنے فاعلن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن یا فاعلیان دو بار۔ بحر عمیق کہتے ہیں +

شکوہ ہا چوں نہ سازم از ستمہائے دلبر	مؤلف	غیر را یار سازد شد کجا عہد یکسر

تقطیع۔ شکوہ ہا فاعلن۔ چوں نسازم فاعلاتن۔ از ستم فاعلن۔ ہاے دلبر فاعلاتن۔ باقی بہیں نمط

نے چھ رکن ہفت حرفی پر وضع کیا ہے - ہزج[1] رمل[2] - رجز[3] - منسرح[4] مضارع[5] - مقتضب[6] مجتث[7] - سریع[8] - خفیف[9] - وافر[10] - کامل[11] - جن میں ۴۲ حروف ہوتے ہیں اور بحر متقارب کو آٹھ رکن پنج حرفی پر بنایا ہے کہ چالیس حروف ہیں - اگرچہ بحر مدید و بحر بسیط کو بھی چار رکن پنج حرفی و چار رکن ہفت حرفی پر جسکے اڑتالیس حروف ہوتے ہیں بنایا گیا ہے - سوائے بحر مدید کے کہ اُس کے ارکان شعر عرب میں چھ ہو جاتے ہیں اور عروض و ضرب اُس کے ساقط ہو جاتے ہیں - بحر مدید مسدس بھی ہو جاتی ہے اور بحر بسیط بھی مسدس ہو جاتی ہے اور اگر مثمن ہوتی ہے تو عروض و ضرب اُسکی مخبون ہو جاتی ہیں یعنے حسب قاعدہ خبن کے عروض و ضرب میں سے دو حروف ساقط ہو جاویں تو بجائے اڑتالیس حروف کے ۴۶ حروف باقی رہجاتے ہیں ؏

فصل شانزدہم بحر مدید کے بیان میں

مدید - بفتح میم و کسر دال مہلہ و سکون یار تحتانی - اِس بحر کو اِس سبب سے مدید کہتے ہیں کہ مد بمعنی کشیدن اور اِس بحر کو طویل سے اخذ کیا ہے جیساکہ دائرہ سے معلوم ہوگا اور بعض اس سبب سے مدید کہتے ہیں کہ وہ سبب ہر دو طرف رکن سباعی یعنے رکن ہفت حرفی کے کھینچے گئے ہیں یعنے اول رکن فاعلاتن میں فا اول اور تن آخر - اور بعضے کہتے ہیں کہ ارکان سباعی اُس کی رکن خماسی سے کھینچے گئے ہیں

۱) بحر مدید مثمن سالم - وزن یہ ہے -

شعر مدید و سالم کو وزن اور در گوش کن		فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن
۔۔۔ یہ بہشش گر روم بوسہ تا بر لب زنم	مؤلف	ساغرے دارم طلبت از سے دارم چہ غم

فصل پانزدہم بحر طویل کے بیان میں

طویل ۔ بفتح طاء مہملہ وکسر واو وسکون یائے تحتانی بمعنے دراز ۔ وزن اس بحر کا یہ ہے ۔ فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن ۔ دوبار ۔
نمبر اول ۔ وزن یہ ہے ۔

طویلی نگہ کن ہم بگویم سخن سر کن		فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن

بعض اس وجہ سے طویل کہتے ہیں کہ اس کے رکن آٹھ ہیں کم نہیں ہیں برخلاف دیگر بحور کے اور بعض اسوجہ سے طویل کہتے ہیں کہ اس کے ارکان میں وتد اسباب پر مقدم ہیں یعنے وتد جو بہ نسبت سبب کے طویل ہے اسباب سے پہلے آتے ہیں ۔

چو آئی بمن یکدم نظر کن دمے سویم	مولف	وفاکن چو فرمودی نشینم بہ پہلویم

تقطیع ۔ چو ای فعولن ۔ بمن یکدم مفاعیلن ۔ نظر کن فعولن ۔ دمے سویم مفاعیلن باقی ہمیں نمط ۔ بعضے برعکس ارکان مذکور یعنے مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن ۔ کو بحر عریض کہتے ہیں ۔ جو مقلوب طویل کا ہے ۔

چونکہ اس بحر کے آٹھ رکن ہوتے ہیں اور ایک بیت اسکی ۴۸ حروف کی ہے اور کوئی بحر اس درجہ پر نہیں پہونچتی لہذا طویل کہتے ہیں ۔ نمبر ۲ وزن یہ ہے

طویلے کہ من گویم مسیح چہ شد ایجان		فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلان
شدم از رخ و زلفش پریشان و ہم حیران	مولف	دلم شانہ با چشم شد چو آئینہ سیمابی

تقطیع ۔ شدم از فعولن ۔ رخ و زلفش مفاعیلن ۔ پریشا فعولن ۔ نو ہم حیران مفاعیلان ۔ باقی ہمیں نمط ۔ بعضے کہتے ہیں کہ گیارہ بحور ذیل کے

تقطیع - زیت گش فعلن - تستم فعلن - ہیجان فعلان - باقی بہیں طور -

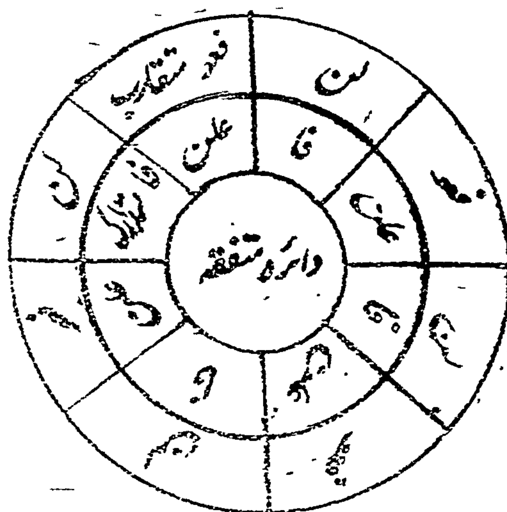
(۱۲) متدارک مسدس مخبون مقطوع - وزن یہ ہے -

	فعل فعل فعل		سخن و قطع ہل	
	زرخ بگو سخن	مؤلف	جبا دے بمن	

تقطیع - جبا فعل - دے فعل - بمن فعل - باقی بہیں طور - اگر فعل کو جو بکسر عین ہے متذال کرینگے تو فعال ہوگا فعول بجائے اسکے رکھا گیا اور عروض و ضرب مذال ہوں تو وزن یہ ہوگا - فعل فعال فعول - از مؤلف مے کہن بیار + شوم بتو نثار +

تقطیع - میے فعل - کہن فعل - بیار فعول - باقی بہیں طور -

بحر متدارک اور بحر متقارب ایک ہے - وزن سے بنائی جاتی ہیں - متقارب کا وزن فعولن اور متدارک کا فاعلن ہے - اگر متقارب سے لن فعو بنایا جائے اور فاعلن بجائے اسکے رکھا جائے تو بحر متدارک ہو جاتی ہے - یہ ہر دو بحر اس دائرہ متفقہ سے صاف ظاہر ہوتی ہیں +



یہ ہوگا۔ فاعلن فعل۔ فاعلن فعول۔ از مؤلف۔

عیرشد جدا لطف شد زیار		مہرباں من گشتہ غمگسار	

تقطیع۔ غیر شد فاعلن۔ جدا فعل۔ لطف شد فاعلن۔ زیار فعول۔ باقی بہیں نوع۔

(۸) بحر متدارک مسدس سالم۔ وزن یہ ہے۔

متدارک مسدس بکن		فاعلن فاعلن فاعلن
جانمن نوش کن جام مے	مولف	پردہ داری زمن تا بکے

تقطیع۔ جانمن فاعلن۔ نوش کن فاعلن۔ جام مے فاعلن۔ باقی بہیں نمط۔

(۹) بحر متدارک مسدس مذال۔ وزن یہ ہے۔

شد مذال از تدارک چناں		فاعلن فاعلن فاعلان
جان و دل شد با و ہم نثار	مؤلف	یار من شد ہیں غمگسار

تقطیع۔ جان و دل فاعلن۔ شد با و فاعلن۔ ہم نثار فاعلان۔ باقی بہیں نمط۔

(۱۰) بحر متدارک مسدس مخبون۔ وزن یہ ہے۔

متدارک و جنبش کن		فعلن فعلن فعلن
چہ کنم دل من بغش	مؤلف	بخدا چہ بر دستمش

تقطیع۔ چکنم فعلن۔ دل من فعلن۔ بغش فعلن۔ باقی بہیں نوع۔

(۱۱) بحر متدارک مسدس مخبون مذال۔ وزن یہ ہے۔

باز والبتہ شد ہمچنیں	فعلن فعلن فعلان

چونکہ فعلن مخبون بکسر عین ہے لہٰذا بقاعدہ مذال فعلان بنایا گیا۔ از مؤلف۔

ز تو گشتہ ستم چہ بجان	کہ نہاں شدہ ام زجہاں

حسب قاعدہ قطع وتد فاعلن سے نون ساکن دُور کیا جاوے اور متحرک ماقبل کو
لام ہے ساکن کیا جاوے فاعل رہا۔ فعلن بجائے اُس کے رکھا گیا۔ اِس بحر کو
صوت الناقوس بھی کہتے ہیں کہ اس میں سنکھ کے مانند آواز برآمد ہوتی ہے مدلول

بکیدم آید سُویم دلبر		احسان برمن دارد اکثر

تقطیع۔ بکیدم فعلن۔ آید فعلن۔ سُویم فعلن۔ دلبر فعلن۔ باقی بہیں طور۔

(۶) بحر متدارک مثمن مقطوع مسبغ۔ وزن یہ ہے۔

مقطوع از تسبیغش برخواں		فعلن فعلن فعلن فعلاں

اِس بحر میں چونکہ فعلن بسکون عین مقطوع ہے۔ لہذا بقاعدہ تسبیغ فعلان بنایا گیا
اور اگر فعلن مخبون بکسر عین ہوتا تو بقاعدہ اذال فعلان بنایا جاتا۔ از مولف۔

رفتم سوئے بزم غیراں		رویش دیدم گشتم حیراں

تقطیع۔ رفتم فعلن۔ سوائے فعلن۔ بزمے فعلن۔ غیراں فعلاں۔ باقی بہیں طور۔
ہر چہار بحور ست رجۂ بالا میں مصرعجات لکھ کر شعر کہنا ناموزوں نہیں ہوتا۔

(۷) بحر متدارک مثمن مخبون مقطوع۔ وزن یہ ہے۔

خبن وقطع گو وزن بے مثل		فاعلن فعل فاعلن فعل

فاعلن کو خبن وقطع کرنے سے فعل بکسر عین ہوتا ہے۔ فعل بفتح عین اُسکے بجائے
رکھتے ہیں۔ از مولف۔

جانِ من بیا لطف خود نما		نوش کن مے ساغرے زما

تقطیع۔ جانمن فاعلن۔ بیا فعل۔ لطف خود فاعلن۔ نما فعل۔ باقی بہیں نمط۔
اور اگر بقاعدہ اذالت فعل سے فعال بنایا گیا۔ فعول بجائے اُسکے رکھا گیا تو وزن

(۱) بحر متدارک مثمن سالم۔ وزن یہ ہے۔ از مولف۔

زلف او بہ رخش خال او بہ لبش		مرغ دل بند شد شد غرض مطلبش

تقطیع۔ زلف او فاعلن۔ بہ رخش فاعلن۔ خال او فاعلن۔ بہ لبش فاعلن۔ باقی ہمیں نوع

(۲) بحر متدارک مثمن مذال۔ وزن یہ ہے۔ از مولف

ازتدارک مذال اے دلم شد عیاں		فاعلن فاعلن فاعلن فاعلان
موسم گل بود جام مے ہم بنوش		بادہ ناب را از نگاہ من مپوش

تقطیع موسمے۔ فاعلن۔ گل بود۔ فاعلن۔ جام مے فاعلن۔ ہم بنوش فاعلان باقی بہ ہمیں طور

(۳) بحر متدارک مثمن مخبون۔ وزن یہ ہے۔

متدارک شد مخبون بسخن		فعلن فعلن فعلن فعلن (بسکون عین)
بدلم نہ کرم نگہی نظرے	مولف	شدہ ذکر جائے تو در بدرے

تقطیع۔ بدلم فعلن۔ نکرم فعلن۔ نگہی فعلن۔ نظرے فعلن۔ باقی ہمیں نوع۔

(۴) متدارک مثمن مخبون مذال۔ وزن یہ ہے

متدارک خبن و مذال بخواں		فعلن فعلن فعلن فعلان (بکسر عین)

اس بحر میں چونکہ فعلن بکسر عین ہے لہذا مذال کرنے سے فعلان بنایا گیا ہے۔ از مولف

بمن اے دل من سخنے زبتاں		چہ کنم کہ چہ شد زنگاہ بتاں

تقطیع یہ ہے۔ بمنے فعلن۔ دل من فعلن۔ سخنے فعلن۔ زبتاں فعلان۔ باقی ہمیں صورت

اور اگر فعلن بسکون عین ہوتا تو بقاعدہ تسبیغ فعلان بنایا جاتا ہے جیسا کہ آئندہ [illegible]

(۵) بحر متدارک مثمن مقطوع مسبغ۔ وزن یہ ہے۔

[illegible]		فعلن فعلن فعلن فعلن

تقطیع - حجاب فعول - از رو فعلن - بخیش فعول - بروامد فعلان - باقی بہیں نوع -

(۹) بحر متقارب مسدس سالم - وزن یہ ہے -

فعولن فعولن فعولن		تقارب مسدس نظر کن
سخن ہائے دشمن شنیدی	مؤلف	بسوے وفایم ندیدی

تقطیع - بسوا سے فعولن - وفایم فعولن - ندیدی فعولن - باقی بہیں نمط - اگر عروض وضرب مقصور ہوں تو وزن یہ ہوگا - فعولن فعولن فعول - دو بار - از مولف -

	شنود دعایم حصول		دعایم کنی گر قبول

تقطیع - دعایم فعولن - کنی گر فعولن - قبول فعول - باقی بہیں نمط - اور اگر عروض وضرب محذوف ہوں تو وزن یہ ہوگا - فعولن فعولن فعل - از مولف -

	خفا گشتۂ در سخن		بیک بوسہ اے جان من

تقطیع - بیک بو فعولن - سہ ایجا فعولن - نمن فعل - باقی بہیں طور -

(۱۰) بحر متقارب مسدس سالم مسبغ - وزن یہ ہے -

فعولن فعولن فعولان		تقارب مسبغ تو بر خوان
شنود از تو پر ماجرا احسان	مولف	بیائی چہ در بزم یاران

تقطیع - بیا ای فعولن - چہ در بز فعولن - میاران فعولان - باقی بہیں نوع -

فصل چہارم متدارک کے بیان میں

متدارک - بضم میم فتح تا زفوقانی وکسر دال - تدارک کے لغوی معنی دریافتن ہے - احمد عروضی اس بحر کو بحر غریب کہتا ہے +

(۶) بحر متقارب مثمن اثلم مسبغ - وزن یہ ہے -

متقارب اثلم تسبیغ بہ خواں		فعلن فعولن فعلن فعولان
گردن نہ پیچم از حکم خوباں	مؤلفہ	کافر نباشم پیش تو جاناں

تقطیع - گردن فعلن - نہ پیچم فعولن - از حک فعلن - مخوباں فعولان - باقی بہیں طور

(۷) بحر متقارب مثمن مقبوض اثلم - وزن یہ ہے -

ز قبض متقارب اثلمش کن		فعول فعلن فعول فعلن

حسب قاعدہ قبض حرف پنجم ساکن گرا دیا گیا - فعول باقی رہا یعنی لام - اس بحر میں چار رکن مقبوض اور چار رکن اثلم ہیں - از مؤلف -

	بہ پہلوے خود نہ بینمش گر		دلم رود از من اے ستمگر	

تقطیع - بہ پہل فعول - وے خد فعلن - نہ بین فعول - مش گر فعلن - باقی بہیں نوع

لیجئے اس بحر کو سولہ رکن سے بھی بناتے ہیں اور وزن اسکا یہ ہے - فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن - دو بار از مؤلف -

ز لطف و مہر تو کم نباشد ۔ بزم ما جان من چہ آئی
بیا و دیدار خود نمائی بحسن و خوبی و دل ربائی

تقطیع - ز لطف فعول - مہر سے فعلن - تکم نہ فعول - باشد فعلن - بزم فعول - ما جا فعلن - نمن چہ فعول - آئی فعلن - باقی بہیں نوع -

(۸) بحر متقارب مثمن مقبوض اثلم مسبغ - وزن یہ ہے -

ز قبض و اثلم مسبغش خواں		فعول فعلن فعول فعلان
کجا صبا از رہ دست خوشی بر آمد	مؤلفہ	کہ در ہوائے [illegible] رخ تو اے یار

تقارب چو مقصور باشد قبول — فعولن فعولن فعولن فعول

حسب قاعدہ قصر سبب آخر کا حرف ساکن ساقط کرکے اور حرف متحرک سبب مذکور کو ساکن کیا جاوے۔ مثلاً فعولن سے نون ساقط اور لام کو ساکن کیا فعول باقی رہا اس بحر میں عروض وضرب مقصور ہیں۔

مرا از خرافات او فکر نیست — مؤلف — زہو انش بگفتار او ذکر نیست

تقطیع۔ مرا از فعولن۔ خرافا فعولن۔ ت او فک فعولن۔ ر نیس فعول۔ باقی بہیں طور

(۴) بحر متقارب مثمن محذوف۔ وزن یہ ہے۔

چہ محذوف متقارب آمد بدل — فعولن فعولن فعولن فعل

حسب قاعدہ حذف سبب خفیف آخر رکن کا ساقط ہوا۔ فعو باقی رہا فعل بجائے اس کے رکھا گیا۔ اس بحر میں عروض وضرب محذوف ہیں باقی ارکان سالم ان ہر دو وزن یعنی فعل اور فعول میں اجتماع ہونا باعث ناموزونیت شعر نہیں ہے مؤلف

شو از جانب من بہ او ہم سخن — کہ گو یہ فروغ اوستاد زمن

تقطیع۔ شو از جا فعولن۔ نبے من فعولن۔ بہ او ہم فعولن۔ سخن فعل۔ باقی بہیں نمط

(۵) بحر متقارب مثمن اثلم۔ وزن یہ ہے۔

متقارب است و اثلم نظر کن — فعلن فعولن فعلن فعولن

حسب قاعدہ ثلم فعولن سے فا ساقط ہوئی عولن باقی رہا۔ فعلن بجائے اس کے رکھا گیا اس میں چار رکن اثلم باقی سالم ہیں۔ از مؤلف۔

ز تعلیم لطف و برمن جفا ہا — از تو ہستم با وزین وفا ہا

تقطیع۔ ز تع فعلن۔ لیم لطف فعولن۔ برمن فعلن۔ جفا ہا فعولن۔ باقی بہیں نمط۔

حسب قاعدۂ کف فاعلاتن ومفاعیلن سے فاعلات ومفاعیل بنایا گیا بضم آخر ہر دو- اور حسب قاعدہ قصر مفاعیلن سے مفاعیل بسکون لام بنایا گیا- از مولف

لیکن از تو بجز جور چہ بینیم		ما بہ بزم تو آئیم و نشینیم

تقطیع- ما ببزم فاعلات تو آئیم مفاعیل- نشینیم مفاعیل- باقی بہیں طور-

فصل سیزدہم بحر متقارب کے بیان میں

متقارب- بضم میم و فتح تا ہجمہ وقاف وکسرۂ رائے مہملہ و بائے موحدہ- اس بحر کو متقارب اس سبب سے کہتے ہیں کہ اس بحر میں وتد اور سبب باہم نزدیک ہیں کیونکہ ہر وتد کے بعد ایک سبب اور ہر سبب کے بعد ایک وتد واقع ہے- تقارب کے لغوی معنے نزدیک کے ہیں-

(۱) بحر متقارب مثمن سالم- وزن-

فعولن فعولن فعولن فعولن		ز متقارب و سالم اے دل سخن کن
ز ما سجدہ کردن ز تو دلربائی	مؤلف	نمایاں ز رخ گشتہ شانِ خدائی

تقطیع- نمایا فعولن- ز رخ گش فعولن- تشانے فعولن- خدائی فعولن- باقی بہیں طور-

(۲) بحر متقارب مثمن سالم مسبغ- وزن-

فعولن فعولن فعولن فعولاں		مسبغ چہ باشد ز متقارب ایجاں
بہ پیش بتاں سر بخم چوں نمائیم	مؤلف	بکعبہ چو ما سجدہ کردن توانیم

تقطیع- بکعبہ فعولن- چماسج فعولن- دکردن فعولن- توانیم فعولان- باقی بہیں طور

(۳) متقارب مثمن مقصور- وزن یہ ہے-

فصل ۱۲ دوازدہم بحر مشاکل کے بیان میں

مشاکل بضم میم و شین معجمہ و کسر کاف - اس بحر کو مشاکل اس سبب سے کہتے ہیں کہ ہمشکل و موافق بحر قریب کے ہے اور ہر دو بحر کے رکن ایک ہی ہیں جیسا کہ آیندہ بیان کیا جاتا ہے - صرف مقدم و موخر کا فرق ہے - وزن بحر قریب کا یہ ہے مفاعیلن مفاعیلن فاعلاتن - دو بار - بحر قریب میں فاعلاتن ہر دو مفاعیلن کے بعد واقع ہوا اور بحر مشاکل میں پہلی بحر قریب اور مشاکل اور بحر جدید میں کوئی غزل نہیں پائی گئی ہر سہ بحر نہایت قلیل الاستعمال ہیں - حدایق البلاغت میں درج ہے کہ ان ہر سہ بحروں میں کوئی غزل یا قصیدہ نہیں ہوا -

(۱) بحر مشاکل مسدس سالم - وزن یہ ہے -

ہم مشاکل مسدس شد سخن ہا کن		فاعلاتن مفاعیلن مفاعیلن
برجمالش دلم شیدانہ چوں گردد	مؤلف	ہر کہ روئش اگر بیند جنوں گردد

تقطیع - برجمالش فاعلاتن - دلم شیدا مفاعیلن - نہ چوں گردد مفاعیلن - باقی بطور

(۲) بحر مشاکل مسدس سالم مسبغ - وزن یہ ہے -

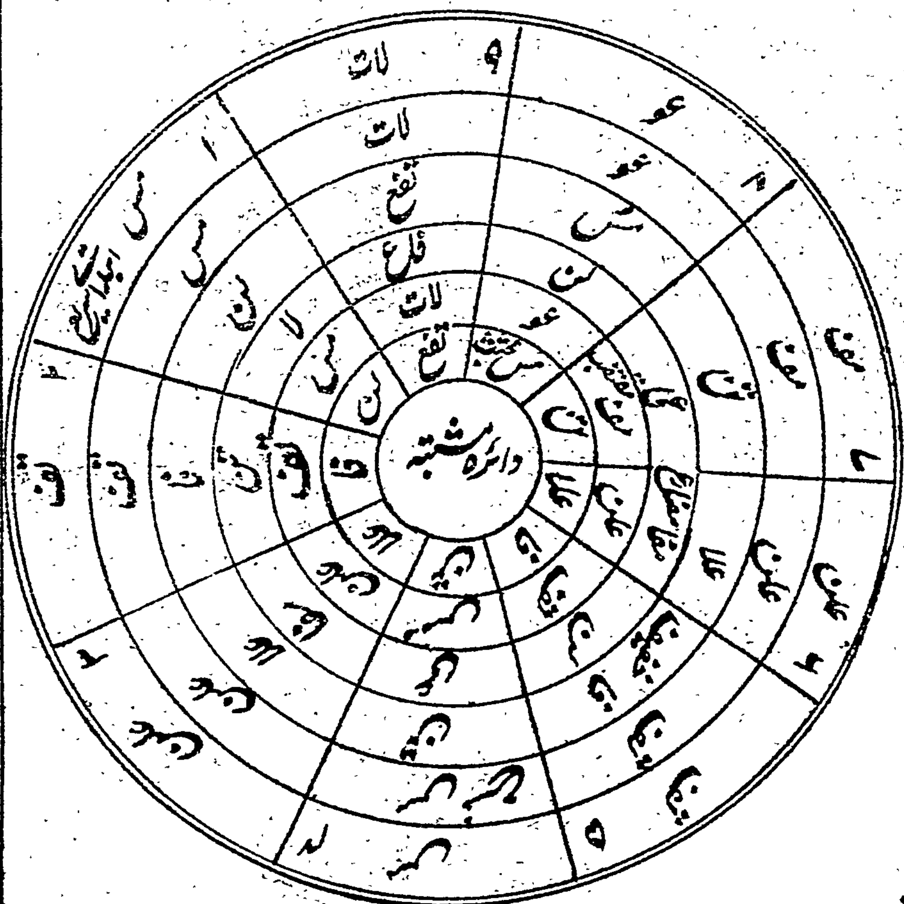
چوں مسبغ مشاکل شد زما اے جان		فاعلاتن مفاعیلن مفاعیلان
چوں نگریم زجور تو جہاں گریاں	مؤلف	ز لطف کردی بمن ہم اے شہ خوباں

تقطیع - چوں نگریم فاعلاتن - ز جور ست تو مفاعیلن - جہاگریاں مفاعیلان - باقی بطور

(۳) بحر مشاکل مکفوف مقصور - وزن یہ ہے -

کف نقص مشاکل چہ بہ تفصیل		فاعلات مفاعیل مفاعیل

صورت دائرہ دیگر یہ ہے



ہر دو دائرہ مشتبہ ہیں اسمیں چھ بحر حسب مندرجہ بالا ظاہر ہوتی ہیں مشتبہ اسلئے کہتے ہیں کہ بعض رکن بحر کے آپس میں مشتبہ ہیں کیونکہ مستفعلن بحر خفیف و بحر مجتث میں واقع ہے۔ وتد مفروق اور دو سبب خفیف سے مرکب ہے اور مستفعلن کہ دیگر بحروں میں واقع ہوا دو سبب خفیف اور وتد مجموع سے مرکب ہے اور اسی طرح سے فاعلاتن جو بحر مضارع میں واقع ہوا وتد مفروق اور دو سبب خفیف سے مرکب ہے اور فاعلاتن کہ دیگر بحر میں واقع ہوا ہے دو سبب خفیف اور وتد مجموع سے مرکب ہے بعض لوگ اس دائرہ کو دائرہ وتد کہتے ہیں اس سبب سے کہ صرف وتد میں فرق واقع ہوا ہے۔

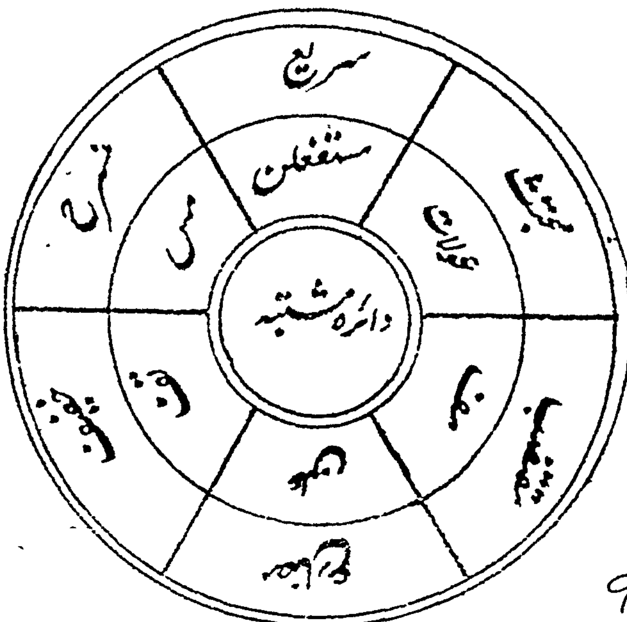
فعلن مقطوع کو تسبیغ کرنے سے فعلان ہو جاتا ہے جیسا کہ سابق بیان ہو چکا ہے مؤلف

شانہ در زلف گشتہ سرگرداں		آئنہ پیشش روے تو حیران

تقطیع - شانہ درزل فاعلاتن - فگشتہ سر مفاعلن - گردان فعلان - باقی بھی یہ ہی
واضح ہو کہ چند بحر یعنے - سریع - منسرح - خفیف - مضارع - مقتضب - مجتث -
مسدس الاجزا ہیں - یعنی جنکے چھ رکن ہوتے ہیں - ان کا استخراج ایک ہی
دائرہ سے ہوتا ہے - بحور مذکورہ کے اوزان یہ ہیں -

بحر سریع مستفعلن مستفعلن مفعولات	بحر مقتضب مفعولات مستفعلن مستفعلن -
بحر منسرح مستفعلن مفعولات مستفعلن	بحر مجتث مستفعلن فاعلاتن فاعلاتن
بحر خفیف فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن	فاعلاتن میں تاع مستفعلن میں تفع مفعولات
بحر مضارع مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن	میں لات ہر سہ وتد مفروق ہیں -

صورت دائرہ یہ ہے



زلف از رخ بیک طرف تو کن ایجان	مؤلف	بر فلک مہر تا شود ز تو نہان

تقطیع۔ زلف از رخ فاعلاتن۔ بیکطرف مفاعلن۔ تکن ایجان فعلیان۔ باقی بہمیں نمط

(۵) بحر خفیف مخبون مقصور۔ وزن یہ ہے۔

از خفیف و زخبن و قصر نکات		فاعلاتن مفاعلن فعلات

فاعلاتن کو خبن و مقصور کرنیسے فعلات ہو جاتا ہے۔ از مؤلف۔

	یار در بزم و چشم غیر بیار		چوں بنا شد دل فروغ نگار

تقطیع۔ یار در بز فاعلاتن۔ مچشم غے مفاعلن۔ ر بیار فعلات۔ باقی بہمیں طور۔

(۶) بحر خفیف مخبون محذوف۔ وزن یہ ہے۔

شد خفیف و زخبن و حذف سخن		فاعلاتن مفاعلن فعلن (بکسر عین)

فاعلاتن کو خبن اور حذف کرنیسے فعلن ہوتا ہے۔ بکسر عین۔ از مؤلف۔

یار با غیر و من بغم چہ کنم		از فلک بامن این ستم چہ کنم

تقطیع یار باغے فاعلاتن رمن بغم مفاعلن۔ چکنم فعلن۔ باقی بہمیں نوع۔

(۷) بحر خفیف مخبون مقطوع۔ وزن یہ ہے۔

شد خفیف و بہ خبن و قطعش کن		فاعلاتن مفاعلن فعلن (بسکون عین)

فاعلاتن کو قطع کرنے سے فعلن بسکون عین ہوجاتا ہے۔ از مؤلف۔

سیر دریا اگر تو مے خواہی		دیدۂ اشکبار منجو اہم

تقطیع سیر دریا۔ فاعلاتن۔ اگرتمی مفاعلن۔ خاہی فعلن۔ باقی بہمیں نمط

(۸) بحر خفیف مخبون مقطوع مسبغ۔ وزن یہ ہے۔

خبن و قطع و سبغ ایجاناں		فاعلاتن مفاعلن فعلان

غیر ہرگز در بزم یاراں نیاید	مؤلف	چوں فروغ اے جاناں تو یابد

تقطیع۔ غیر ہرگز فاعلاتن۔ در بزم یا مستفعلن۔ رانیاید فاعلاتن۔ باقی بہیں طور

(۲) بحر خفیف سالم مسبغ۔ وزن یہ ہے۔

از خفیف ایں ہم شد مسبغ تو بر خواں		فاعلاتن مستفعلن فاعلیاں
ساقیا از جامے چبا میگساراں	مؤلف	شد سبو خالی چو در بزم یاراں

تقطیع۔ ساقیا از فاعلاتن۔ جامے چبا مستفعلن۔ میگساراں فاعلیاں۔ باقی بہیں نمط

(۳) بحر خفیف مخبون۔ وزن یہ ہے۔

شد خفیف و ز خبن در گوششش کن		فاعلاتن مفاعلن فعلاتن

مستفع لن کو خبن کرنے سے مفاع لن ہوتا ہے اور فاعلاتن کو خبن کرنے سے فعلاتن ہوتا ہے۔ اِس بحر میں صدر و ابتدا سالم ہیں اور باقی ارکان مخبون۔ از مؤلف۔

برُخ از غیر چوں نہ پردہ نمائی		بہ کہ بر چہرہ زلف خود بکشائی

تقطیع۔ برُخ از غے۔ فاعلاتن۔ رچونپر مفاعلن۔ دنمائی فعلاتن۔ باقی بہیں نمط اور اگر صدر و ابتدا بھی مخبون ہوں تو وزن یہ ہوگا فعلاتن مفاعلن فعلاتن۔ مؤلف

گل و بلبل نشستہ اند بیک جا		نظرے با بُدت ز لطف سوئے ما

تقطیع۔ گل و بلبل فعلاتن۔ نشستہ ان مفاعلن۔ و بیک جا فعلاتن باقی بہیں نمط اور اگر عروض و ضرب فعلیان ہوں تو اُس کو مخبون مسبغ کہتے ہیں۔ جیسا کہ بحر رمل میں بیان ہوا ہے۔

(۴) بحر خفیف مخبون مسبغ۔ وزن یہ ہے۔

خبن و تسبیغ کن خفیف و تو بر خواں		فاعلاتن مفاعلن فعلیان

اور اگر عروض وضرب محذوف ہوں تو وزن یہ ہوگا۔ مفعول مفاعیل فاعلن۔

از زلف برخت ہست ماہ وشب مولف وقت است کہ جا شے توکن بلب

تقطیع۔ از زلف مفعول۔ برخت است مفاعیل۔ ماہ شب فاعلن۔ باقی ہمیں نمط۔

(۶) بحر ہزج اخرب مکفوف مسبغ۔ وزن یہ ہے۔

تسبیغ در مکفوف اخرب شں خواں		مفعول مفاعیل فاعلیان
از بزم تو گر غیر شد گریزاں	مؤلف	بر من چہ ازیں بیش بار احساں

تقطیع۔ از بزم مفعول۔ تو گر غیر مفاعیل۔ شد گریزاں فاعلیاں۔ باقی ہمیں نمط

فصل یازدہم بحر خفیف کے بیان میں

خفیف بفتح خاء معجمہ وکسر فاء وسکون یاء تحتانی۔ اس بحر کو خفیف اس وجہ سے کہتے ہیں کہ سب بحروں سے وزن سبک تر ہے۔ کیونکہ اس کے ہر رکن میں دو سبب خفیف محیط ہیں اور اس سبب سے ارکان سبک ہو گئے۔ بعضے کہتے ہیں کہ یہ بحر سب بحروں سے اس وجہ سے سبکتر ہے کہ دراز نام جس میں زیادہ تر حروف ہوں کسی بحر میں ممکن نہیں ہیں اس بحر میں آسکتی ہیں۔ وزن اس بحر کا فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن ہے۔ مثلاً خواجہ عبدالرحمن ما در کتابت = تقطیع۔ خاجہ عبدر فاعلاتن۔ رحمان ما مستفعلن۔ در کتابت فاعلاتن +

(۱) بحر خفیف سالم۔ وزن یہ ہے۔

ہم خفیف وسالم ز من در سخن کن		فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن

اگر عروض و ضرب مقصور ہوں تو وزن یہ ہوگا۔ مفاعیل مفاعیل فاعلات۔ از مؤلف

بیا نوش دمے بادہ ہم بیار		بناصح تو مکن راز غم آشکار	

تقطیع۔ بیانوش مفاعیل۔ دمے باد مفاعیل۔ ہم بیار فاعلات۔ باقی بہمیں نمط
اگر عروض و ضرب محذوف ہوں تو وزن یہ ہوگا۔ مفاعیل مفاعیل۔ فاعلن۔

ز مہر تو بسے شد بما ستم	مؤلف	ز جور	تو برم من جہا ستم	

تقطیع۔ ز مہریت مفاعیل۔ بسے شدب مفاعیل۔ ماستم فاعلن۔ باقی بہمیں نمط

(۴) بحر قریب مکفوف مسبغ۔ وزن یہ ہے۔

قریب است بہ تسبیغ و کف نمایاں		مفاعیل مفاعیل فاعلیان
یک بار بیا سوئے بزم یاراں	مؤلف	وفا ساز چو کردی تو عہد و پیاں

تقطیع۔ یکبار مفاعیل۔ بیا سوئے مفاعیل۔ بزم یاراں فاعلیاں۔ باقی بہمیں نمط

(۵) بحر قریب اخرب مکفوف۔ وزن یہ ہے۔

اخرب چو قریب است ہم تو کف کن	مفعول مفاعیل فاعلاتن

مفاعیل کو خرب کرنے سے مفعول اور کف کرنے سے مفاعیلُ ہوتا ہے بضم لام
اس بحر میں صدر و ابتدا اخرب حشو مکفوف اور عروض و ضرب سالم ہیں۔ مؤلف

بنیم چو رخ یار و ہم ادایش		گوئیم کہ مہر رنج از جفایش	

تقطیع۔ بنیم مفعول۔ رخے یار مفاعیل۔ ہم ادایش۔ فاعلاتن۔ باقی بہمیں نمط
اگر عروض و ضرب مقصور ہوں تو وزن یہ ہوگا۔ مفعول مفاعیل فاعلان۔ مؤلف

از یاد مے ناب شد بجام		امروز بیا چرخ شد بکام	

تقطیع۔ از یار مفعول۔ مے ناب مفاعیل۔ شد بجام فاعلان۔ باقی بہمیں نمط۔

میں ہی بنائی گئی ہے۔ کہتے ہیں کہ مولانا یوسف عروضی نیشاپوری۔ جس نے اوّل فارسی تصنیف علم عروض کیا ہے اس کو پیدا کیا ہے۔ خلیل ابن احمد کے بحور وضع کرنے کے چالیس سال بعد یہ بحر نکالی گئی ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ارکان اس بحر کے ارکان ہزج اور مضارع سے قربت رکھتے ہیں اس سبب سے قریب کہا گیا۔

بحر قریب سا[لم] - وزن یہ ہے۔

قریب از من شنو ایجانِ درسخن ۔ ۔ مفاعیلن مفاعیلن فاعلاتن

بیا با من دمے نوشی ساغرِ مُل ۔ کہ ایں وقتِ بہاراست وموسمِ گلُ

تقطیع۔ بیا بامن مفاعیلن۔ دمے نوشی مفاعیلن۔ ساغرِ مُل فاعلاتن۔ باقی بہ نمط

(۲) بحر قریب سالم مسبغ۔ وزن یہ ہے۔

قریب است و مسبغ شد سالم ایجان ا مفاعیلن مفاعیلن فاعلیان

بزلفِ خود چہ بینی اے ماہ کنعان ۔ دلم بنگر کہ چوں یکدم شد پریشان

تقطیع۔ بزلفے خود مفاعیلن۔ چہ بینی اے مفاعیلن۔ ماہِ کنعاں فاعلیان۔ [باقی] بہیں نمط۔

[بحر قریب] مکفوف۔ وزن یہ ہے۔

قریب است ز[...]ت ہم نظر [...] | مفاعیل مفاعیل فاعلاتن

مفاعیلن کو کف کرنے سے مفاعیلُ بضم لام بنایا گیا۔ اس بحر میں عروض و ضرب سالم ہیں۔ باقی ارکان مکفوف۔ از مؤلف۔

برخسار دُر از گوش یار دارد | بخورشید عطارد بہ [...]ر دارد

تقطیع۔ برخسار مفاعیل۔ دُرز گوش مفاعیل۔ یار دارد فاعلاتن۔ باقی بہیں نمط

تقطیع - تو مدار ز فاعلاتن - چشم او ام فاعلاتن - مے دے شفا مستفعلن باقی ہمیں طور

(۲) بحر جدید سالم مذال - وزن یہ ہے -

از جدید ابدل مذالش کن ہم عیاں		فاعلاتن فاعلاتن مستفعلان

مستفعلن کو مذال کرنے سے مستفعلان ہوا - بحر رجز میں اسکا ذکر ہو چکا - از مؤلف

گرو فا از من بجوا ہی بامن بساز		عشق تو در سینہ دارم مخفی جو راز

تقطیع - گرو فا از فاعلاتن - من بجوا ہی فاعلاتن - بامن بساز مستفعلان - باقی ہمیں

(۳) بحر جدید مخبون - وزن یہ ہے -

سخن از خبن جدیدی بگوش کن		فعلاتن فعلاتن مفاعلن

فاعلاتن کو خبن کرنے سے فعلاتن اور مستفعلن کو خبن کرنیسے مفاعلن ہوتا ہے -

بتو گویم چہ سخن از جفائے او	مؤلف	کہ بہ بزم است رقیب از قفائے او

تقطیع - بتگویم فعلاتن - چہ سخن از فعلاتن - جفائے او مفاعلن - باقی ہمیں طور

(۴) بحر جدید مخبون مذال - وزن یہ ہے -

تو بکن خبن و مذال و جدید خوال		فعلاتن فعلاتن مفاعلان
بتو ایں راز کنم چوں نہ آشکار	مؤلف	کہ دلم غیر ز عشق تو شد فگار

تقطیع - بت ای را فعلاتن - ز کنم چو فعلاتن - نہ آشکار مفاعلان - باقی ہمیں نمط

فصل دہم بحر قریب کے بیان میں

قریب - بفتح قاف و کسر راء و سکون یاء تحتانی - اس بحر کو قریب اس وجہ سے کہتے ہیں کہ معنی قریب کے نزدیک ہیں اور یہ بحر تمام بحور سے نکالی گئی ہے اور جا

(۲) بحر سریع مطوی موقوف - وزن یہ ہے -

مطوی و موقوف سریع است آں	مفتعلن مفتعلن فاعلان

قاعدہ طی مستفعلن سے مفتعلن ہوا۔ مفعولات کو طی و وقف کرنے سے فاعلان ہوا۔

پیر و جواں مہر تو سازو عیاں	مؤلف	من چہ کنم عشق تو دارم نہاں

تقطیع - پیر جوا مفتعلن - مہر تسا مفتعلن - زو عیاں فاعلان - باقی ہمیں طور -

(۳) بحر سریع مطوی مکسوف - وزن یہ ہے -

مطوی و مکسوف سریع از سخن	مفتعلن مفتعلن فاعلن

مفعولات کو طی و کسف کرنے سے فاعلن ہوتا ہے اس بحر میں عروض و ضرب مطوی مکسوف ہیں - از مولف -

روئے تو دیدیم بشب صبح شد	ایں شب وصل تو عجب صبح شد

تقطیع - روے تدی مفتعلن - دیم بشب مفتعلن - صبح شد فاعلن - باقی ہمیں طور

فصل نہم بحر جدید کے بیان میں

جدید - بفتح جیم و کسر دال و سکون یائے تحتانی - اس بحر کو جدید اس وجہ سے کہتے ہیں کہ معنی جدید کے نیا ہے - یہ بحر تمام اُن بحروں میں جدید پیدا کی گئی ہے - اس بحر کو بحر غریب بھی کہتے ہیں - بعضے کا قول ہے کہ یہ بحر بزرجمہر نے پیدا کی ہے -

(۱) بحر جدید سالم - وزن یہ ہے -

تازگی گر بحر جدید از تو غور کن	فاعلاتن فاعلاتن مستفعلن

تو جدا را نہ چشم او امید مشتاقا	مؤلف	ہم مریض وہم معالج باشند کجا

باقی بہیں نوع -

(۸) بحر مجتث مخبون مقطوع مسبغ - وزن یہ ہے -

بخبن وقطع وتسبیغ مجتث است ایجاں		مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان

جبکہ فعلن مخبون مقطوع کو مسبغ کریں فعلان ہو جاتا ہے - از مؤلف -

تو لب بخندہ کشائی ومن زغم نالاں		بہ غیر چشم محبت مراکند حیراں

تقطیع - تلب بخن مفاعلن - دکشا ای فعلاتن - من زغم مفاعلن - نالاں فعلان - باقی بہیں نوع -

فصل ششم بحر سریع کے بیان میں

سریع - بفتح سین مہملہ وکسر رار مہملہ وسکون یار تحتانی وعین بے نقطہ - بحر سریع اس وجہ سے کہتے ہیں کہ لغوی معنے سرعت کے شتاب ہیں چونکہ اس بحر میں بہ نسبت وتد کے سبب زیادہ ہیں اور وزن اس بحر کا جلد کہا جاتا ہے لہذا سریع نام رکھا گیا -

(۱) بحر سریع سالم - وزن یہ ہے -

بحر سریع از من بشنو در ابیات		مستفعلن مستفعلن مفعولات

یہ بحر قلیل الاستعمال ہے - از مؤلف -

ساقی بیا [illegible] از [illegible] تا بیا		من تا بکے [illegible] نہ تو [illegible]

تقطیع - ساقی بیا مستفعلن - [illegible] مستفعلن - [illegible] مفعولات - باقی بہیں نوع -

تقطیع - زو عار اے مفاعلن - کت کروی فعلاتن - وفائے او مفاعلن - بکنی جان فعلیان - باقی بہیں طور -

(۵) بحر مجتث مخبون مقصور - وزن یہ ہے -

چو خبن گشتہ و مقصور مجتثی ہیہات		مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلات
فاعلاتن کو خبن و قصر کرنیسے فعلات ہوتا ہے بحر رمل میں اسکا ذکر ہو چکا - مؤلفہ		
نشستہ ایم بہ بزم تو یار با دل زار		نگاہ لطف و محبت زما دریغ مدار
تقطیع نشست اے مفاعلن - مب بزمے فعلاتن - تیا ربا مفاعلن - دل زار فعلات - باقی بہیں طور -		

(۶) بحر مجتث مخبون محذوف - وزن یہ ہے -

چو خبن گشتہ و محذوف مجتثی بسخن		مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن
فاعلاتن کو خبن و حذف کرنے سے فعلن بکسر عین ہوتا ہے - از مؤلفہ -		
بچہرہ و رخ انور چہ مے کنم نظرے		نشستہ اند بیک برج شمس و ہم قمرے
تقطیع - بچہر او مفاعلن - رخ انور فعلاتن - چمے کنم مفاعلن - نظرے فعلن - باقی بہیں نوع -		

(۷) بحر مجتث مثمن مخبون مقطوع - وزن یہ ہے -

چو مجتثی بود و خبن و قطع بار شش کن		مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن بسکون عین
فعلاتن کو قطع کرنے سے فعلن بسکون عین ہوتا ہے بحر رمل میں ذکر ہو چکا - مؤلفہ		
بہ بزم یار نشستن چہ آرزو داری		بدست آنکہ زاغیار دل بدست آری
تقطیع - بہ بزم یا مفاعلن - ر نشستن فعلاتن - چہ آرزو مفاعلن - داری فعلن -		

زمن چہ بسی حفاہا بکیدم نگہ کن خدارا	مؤلف	بامن چہ سازی حفاہا درسینہ دارم دفارا

تقطیع۔ بامن چہ سا مستفع لن۔ زی حفاہا فاعلاتن۔ درسینہ دا مستفع لن۔ رم دفاہا فاعلاتن۔ باقی بہمیں طور۔

(۲) بحر مجتث مثمن سالم مسبغ۔ وزن یہ ہے۔

مستفع لن فاعلاتن مستفع لن فاعلیان	مجتث چو شد ہم مثمن سالم مسبغ زمن خوان

گر غیر شار راز دانی اخفای او شاید امکاں	مولف	یکبار بمن گر نشینی باشم تبو زار گویاں

تقطیع۔ یکبار بمن مستفع لن۔ گر نشینی فاعلاتن۔ باشم تو مستفع لن۔ زار گویاں فاعلیان۔ باقی بہمیں طور۔

(۳) بحر مجتث مثمن مخبون۔ وزن یہ ہے۔

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن		چو خبن شد سخن انیدم ز مجتثی سخنے کن

مستفعلن کو خبن کرنے سے مفاعلن اور فاعلاتن کو خبن کرنے سے فعلاتن ہوتا ہے۔ اس بحر میں تمام ارکان مخبون ہیں۔ از مؤلف۔

زداغ ہائے فراقت کہ شد برون زشمارم		دمے بما نظرے کن کہ در جگر زتو دارم

تقطیع۔ دمے بما مفاعلن۔ نظرے کن فعلاتن۔ کہ در جگر مفاعلن۔ زتدارم فعلاتن۔ باقی بہمیں طور۔

(۴) بحر مجتث مثمن مخبون مسبغ۔ وزن یہ ہے۔

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلیان		چو خبن شد زتو مجتث مسبغش بود آساں

فاعلاتن کو مخبون و مسبغ کرنے سے فعلیان ہوتا ہے بحر رمل میں اسکا ذکر ہو چکا ہے۔

کسے کہ وعدہ وفا کرد میشود نہ پشیمان	مؤلف	زوعدہ کہ تو کردی وفائے او بکن ایجا

تقطیع - گر تو یا فاعلن - زمن باشی مفاعیلن - لطف یا فاعلن - جفاسازی مفاعیلن - باقی بہیں طور -

(۶) بحر مقتضب مثمن مطوی مقطوع مسبغ - وزن یہ ہے -

مقتضب تسبیغش مطوی و قطعش خواں		فاعلات مفعولن فاعلات مفعولان
سجدہ کردنم مطلب لطف تو ز تو خواہاں	مؤلف	عشق تو بجاں دارم مہر تو بدل پنہاں

تقطیع - سجدہ کرد فاعلات - نم مطلب مفعولن - لطف تو ز فاعلات - تو خاہاں مفعولاں - باقی بہیں طور -

فصل ہفتم بحر مجتث کے بیان میں

مجتث - بضم میم و سکون جیم و فتح تاء فوقانی و تشدید ثاء مثلثہ - اس بحر کو مجتث اس سبب سے کہتے ہیں کہ اجتثاث کے لغوی معنی جڑ سے اکھاڑنا ہے - اس بحر مسدس کا وزن مستفعلن فاعلاتن فاعلاتن ہے - جو بحر خفیف سے اخذ کی گئی ہے کیونکہ الفاظ و ارکان ان ہر دو بحور کے ایک ہیں صرف اختلاف یہ ہے کہ مجتث میں مستفعلن ہر دو فاعلاتن سے مقدم ہے - اور بحر خفیف میں مستفعلن درمیان دو فاعلاتن کے ہے اسم مقتضب و مجتث اگرچہ ہم معنی ہیں - لیکن چونکہ اس بحر کو مقتضب کہا گیا - لہذا اس بحر کو مجتث بنظر امتیاز بولا گیا -

(۱) بحر مجتث مثمن سالم - وزن یہ ہے -

مجتث کہ من بانو گویم سالم مثمن سخن کن	مس تفع لن فاعلاتن مستفع لن فاعلاتن

اس بحر میں تفع کہ جزو مستفعلن کا ہے وتد مفروق ہے یعنی اس کا لام سے جدا لکھنا چاہیئے

فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن		مقتضب شنو تو ز من مطویست این سخن
گر تو سازی از دگران من نسازم از تو سخن	مؤلف	ہر چہ ہست در دل خود با تو گویم اے بت من

تقطیع - ہر چہ ہست فاعلات - در دل خد مفتعلن - با تگوی فاعلات - مے بت من مفتعلن - باقی بہیں نوع -

(۴) بحر مقتضب مثمن مطوی مذال - وزن یہ ہے -

فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن		مقتضب بیا و بطی شد مذال از تو ہماں

بقاعدہ طی مفعولات سے فاعلات و مستفعلن سے مفتعلن و بقاعدہ مذال مفتعلن سے مفتعلان ہوا - از مولف -

وصف یار ہم تو شنو حسن ناز شد نہ نہاں		ذکر غیر من چہ کنم لطف و جور بر تو عیاں

تقطیع - ذکر غیر فاعلات - من چہ کنم مفتعلن - لطف جور فاعلات - بر تو عیان مفتعلن - باقی بہیں طور -

(۵) بحر مقتضب مثمن مطوی مقطوع - وزن یہ ہے -

فاعلات مفعولن فاعلات مفعولن		مقتضب چو شد مطوی قطع ہم بہ گردش کن
گر بحسن سرمستی من بہ گوشہ آزادم	مؤلف	با تو اے شہ خوباں مطلبے نمیدارم

تقطیع - با تو اے ش فاعلات - ہی خوبا مفعولن - مطلبے نہ فاعلات - میدارم مفعولن - باقی بہیں شرح - اس وزن میں جو بیت لکھی جاتی ہے اسکی تقطیع بحر ہزج مثمن اشتر سے بھی ہو سکتی ہے - جسکا وزن یہ ہے - فاعلن مفاعیلن فاعلن مفاعیلن دو بار - از مولف -

از تو داد مے خواہم با کسے چہ فریادم		گر تو یار من باشی لطف یا جفا سازی

یک نقطہ۔ اِس بحر کو مقتضب اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اقتضاب کے لغوی معنی کاٹنا کسی چیز کا کسی چیز سے ہے۔ چونکہ اِس بحر کو بحر منسرح سے قطع کیا ہے کیونکہ الفاظ و ارکان ہر دو بحر کے ایک ہیں صرف فرق یہ ہے کہ ترتیب دوسری طور پر ہے اصل بحر منسرح مستفعلن مفعولات مستفعلن مفعولات دو بار ہے۔ بعضے کہتے ہیں کہ یہ بحر اشعار عرب میں مجزو ہوتی ہے۔ مجزو اُس بیت کو کہتے ہیں کہ عروض و ضرب اُس کے ساقط کر دیتے ہیں۔ جزو بفتح جیم و سکون زا و بانقطہ بمعنے بریدن۔

(۱) بحر مقتضب مثمن سالم۔ وزن یہ ہے۔

مقتضب است سالم ہمیں گشت ہشت ہو در سخن		مفعولات مستفعلن مفعولات مستفعلن
از راز سے کہ در دل نہی با غیار ہرگز مگو	مؤلف	از راز سے کہ بارش کنی ہیش یار بے طعن مشو

تقطیع۔ از راز سے مفعولات۔ در دل نہی مستفعلن۔ با اغیار مفعولات۔ ہرگز مگو مستفعلن۔ باقی ہمیں طور۔

(۲) بحر مقتضب مثمن مذال۔ وزن یہ ہے۔

مقتضب است سالم مذال زمن گشت با تو عیاں		مفعولات مستفعلن مفعولات مستفعلان
حسب قاعدہ مذال مستفعلن سے مستفعلان ہوا۔ از مولف۔		
خوبی اکہ دار و جہاں میدار خدا ایں گلرخاں		جور و ظلم باشد کجا با غمخوار از مہرباں

تقطیع۔ خوبی اکہ مفعولات۔ دار و جہاں مستفعلن۔ میدار خد مفعولات۔ ای گلرخاں مستفعلان۔ باقی ہمیں طور۔

(۳) بحر مقتضب مثمن مطوی۔ وزن یہ ہے۔

ورائی زبزم غیر وبگو لفظے از لبے	مؤلف	ندانی کہ گفتہ اند جہالست و مطلبے

تقطیع۔ ورآئی ز مفاعیل۔ بزم غیر فاعلات۔ بگو لفظ مفاعیل۔ بزلبے فاعلن۔ باقی بہیں طور۔

(۱۱) بحر مضارع مسدس اخرب مکفوف۔ وزن یہ ہے۔

مکفوف و اخربے زمضارع کن		مفعول فاعلات مفاعیلن

اِس بحر میں عروض وضرب سالم ہیں۔ از مؤلف

از تو چہ اعتبار کنم اے دل		رفتی بیار باز چہ شد حاصل

تقطیع۔ از تو چہ مفعول۔ اعتبار فاعلات۔ کنم اے دل مفاعیلن۔ باقی بہیں طور

اگر عروض وضرب محذوف ہوں تو وزن یہ ہوگا۔ مفعول فاعلات فعولن۔ مؤلف

ازمن تو کن امید وفارا		وز تو کنم امید جفارا

تقطیع۔ ازمن تو مفعول۔ کن اُمید فاعلات۔ وفارا فعولن۔ باقی بہیں طور۔

(۱۲) بحر مضارع مسدس اخرب مکفوف مسبغ۔ وزن یہ ہے۔

تسبیغ و اخربے وبکف میداں		مفعول فاعلات مفاعیلاں
مہرے چو دروست زتو اےجاں	مؤلف	گویم کہ گشتہ است مرا ایماں

تقطیع۔ مہرے چو مفعول۔ دردست فاعلات۔ زتو اے جاں مفاعیلاں۔ باقی بہیں نمط۔

فصل ششم بحر مقتضب کے بیان میں

مقتضب بضم میم وسکون قاف و فتح تاء فوقانی و فتح ضاد بانقطہ وباء

فاعلات باقی بہیں طور۔

(۸) بحر مضارع مثمن اخرب محذوف - وزن یہ ہے۔

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن		بحر مضارع اخرب و مکفوف و حذف کن

بقاعدہ حذف فاعلاتن سے فاعلن بنایا گیا - ازمولف -

باصد ہزار شورش و غوغا گریستن		محشر دمے بہوش کہ آغاز مے کنم

تقطیع - محشر د مفعول - مے بہوش فاعلات - کہ آغاز مفاعیل - میکنم فاعلن

باقی بہیں طور۔

(۹) بحر مضارع اخرب مکفوف محذوف مذال - وزن یہ ہے۔

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلان	-	اخرب ز کف و حذف مذالش کنم عیاں

فاعلاتن کو محذوف کرنے سے فاعلن - اور فاعلن کو مذال کرنیسے فاعلان ہوا

از مہر و لطف ہیچ نباشد ز تو نشاں	مولف	ایوائے از جفائے تو رفتیم از جہاں

تقطیع - ایوائے مفعول - از جفائے فاعلات - تو رفتیم مفاعیل - از جہاں فاعلان -

باقی بہیں طور۔

(۱۰) بحر مضارع مثمن مکفوف مقصور - وزن یہ ہے۔

مفاعیل فاعلات مفاعیل فاعلات		چو مکفوف و قصر گشت مضارع کن التفات

اس بحر میں عروض و ضرب مقصور باقی ارکان مکفوف ہیں ازمولف -

رقیب است ہم جلیس ز جورت کجا رویم		بگو کہ چوں کنیم بہ بزم کہ ما رویم

تقطیع - بگو کہ مفاعیل - چو کنیم فاعلات - بہ بزم کہ مفاعیل - ما رویم فاعلات -

باقی بہیں طور - اگر عروض و ضرب محذوف ہوں تو وزن یہ ہوگا - مفاعیل فاعلات مفاعیل فاعلن

باقی بہیں طور۔

(۵) بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف۔ وزن یہ ہے۔

نامش ز اخرب ست مضارع وکف ہمیں کن		مفعول فاعلات مفاعیل فاعلاتن

اس بحر میں صدر و ابتدا اخرب اور حشو مکفوف اور عروض و ضرب سالم ہیں۔

از جور چرخ شکوہ نمودن چہ کار دارد	مؤلف	آفت نمیرسد چو خیالش نگار دارد

تقطیع۔ از جور مفعول۔ چرخ شکو فاعلات۔ نمودن چ مفاعیل۔ کار دارد فاعلاتن۔

باقی بہیں طور۔ فاعلاتن اور مفاعیلن کو کف کرنے سے فاعلات اور مفاعیل ہو جاتا ہے بضم آخر۔

(۶) بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مسبغ۔ وزن یہ ہے۔

اخرب چو کف کنی و مسبغ شود نمایاں		مفعول فاعلات مفاعیل فاعلیان

حسب قاعدہ تسبیغ فاعلاتن سے فاعلیان بنایا گیا ہر دو بحور مندرجہ بالا ہموزن ہیں۔

ایمان ودل بیار برفتند و مانجم یار	مؤلف	دیدار مے نماید و ہم پردہ را نگہدار

تقطیع۔ ایمان مفعول۔ دل بیار فاعلات۔ برفتند مفاعیل۔ مانجم یار فاعلیان

باقی بہیں طور۔

(۷) بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور۔ وزن یہ ہے۔

اخرب ز کف و قصر مضارع کن التفات		مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات

فاعلاتن کو قصر کرنے سے فاعلات ہوجاتا ہے۔ از مؤلف۔

مطلب چہ از جہاں کہ وفا از جہاں گذشت		حاصل چہ از دعا کہ اثر در دعا نماند

تقطیع۔ مطلب چہ مفعول۔ از جہاک فاعلات۔ وفا از ج مفاعیل۔ ہاں گذشت

خال دلکش فاع لاتن - باقی بہمیں طور -

(۲) بحر مضارع مثمن مسبغ - وزن یہ ہے -

مضارع ہم شد مسبغ و می بشنو از من ایجان		مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلیان

بقاعدہ تسبیغ فاعلاتن سے فاعلیان بنایا گیا - از مؤلف

زجاں رفتم باگویم چہا دیدم از تو ایجان		بہ بزم تو غیر آمد سخن ساز دمن پشیماں

تقطیع - زجان رفتم مفاعیلن - باک گویم فاع لاتن - چہا دیدم مفاعیلن - از تایجان فاعلیان - باقی بہمیں طور -

(۳) بحر مضارع مثمن اخرب - وزن یہ ہے -

نامش بود مضارع دو رکن آخر بش کن		مفعول فاع لاتن مفعول فاع لاتن

مفاعیلن سے حسب قاعدہ خرب مفعول بضم لام ہوا اس بحر میں چار رکن اخرب اور چار رکن سالم ہیں - از مؤلف -

یارم نشستہ دربر ساغر بدست دارم　　از بزم گاہ رنداں من ہم اُمید وارم

تقطیع یارم ن مفعول - شستہ دربر فاع لاتن - ساغر ب مفعول - دست دارم فاع لاتن - باقی بہمیں طور -

(۴) بحر مضارع مثمن اخرب مسبغ - وزن -

نامش بود مضارع اخرب مسبغ ایجان	مفعول فاع لاتن مفعول فاعلیان

بقاعدہ تسبیغ فاعلاتن سے فاعلیان بنایا گیا - از مؤلف

در گوشہ اِنشستم بر حال خویش گریاں	جان در وبال زنداں دل در خیال جاناں

تقطیع - در گوش مفعول - این شستم فاعلاتن - بر حال مفعول - خویش گریاں فاعلیان

(۹) بحر منسرح مسدس مطوی مقطوع۔ وزن یہ ہے۔

منسرح مطوبیست قطعش کن		مفتعلن فاعلات مفعولن

حسب قاعدہ قطع وتد مجموع سے حرف ساکن گرادیا گیا۔ مستفعلن سے مستفعل باقی رہا۔ لام ساکن کیا گیا اور مفعولن بجائے اسکے رکھا گیا۔ از مولف۔

خوردن مے خوب نیست با ہر کس		غیر چو شد ہمنشین از ما بس

تقطیع۔ خردن مے مفتعلن۔ خوب نیس فاعلات باہرکس مفعولن باقی ہمین طور

فصل پنجم بحر مضارع کے بیان میں

مضارع بضم میم وضاد بانقطہ وعین سب بے نقطہ۔ مضارعت بمعنی مشابہت چونکہ یہ بحر متشابہ بحر منسرح کے ہے اور نیز بحر ہزج سے بھی مشابہت رکھتی ہے لہذا یہ نامِ موزوں ہے۔ کیونکہ جزو دوم بحر ہذا میں وتد مفروق یعنے فاع اور بحر منسرح میں جزو دوم لات ہے یعنے مفعولات۔ اس بحر میں فاع فاعلاتن لام سے جدا لکھا جاویگا۔

(۱) بحر مضارع مثمن سالم۔ وزن یہ ہے۔

مضارع ہم شود مثمن ہمیدانی درنظر کن		مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن

یہ بحر قلیل الاستعمال ہے۔ مثال از مولف۔

چہ خوش شد دیدی دام زلفش نظر کردی خال دلکش
نمے بینی مرغ دل راکہ دریک دم شد اسیرش

تقطیع۔ چخش شد دیدی مفاعیلن۔ دام زلفش فاع لاتن۔ نظر کردی مفاعیلن۔

فاعلن مفتعلن فع۔ دو بار مفتعلن مطوی اور فاعلن جو مفعولات سے بنایا گیا مطوی مکسوف ہے فع منحور ہے۔ مثال از مؤلف۔

بر رُخ زیبائے تو پردہ چرا شد		زلف کشادن ز تو جور بباشد

تقطیع۔ بر رُخ زی مفتعلن۔ بائے تو فاعلن۔ پردہ چرا مفتعلن۔ شد فع۔ باقی بہمیں نوع۔ ان ہر دو بحر میں شعر ناموزوں نہیں ہوتا۔

(۶) بحر منسرح مسدس مطوی۔ وزن۔

منسرح مطوئیت کن بہ سخن		مفتعلن فاعلات مفتعلن

اس بحر میں سب ارکان مطوی ہیں۔ از مؤلف۔

بر رخ زیبائے خویش زلف کشا		برمہ انور زابر پردہ نما

تقطیع۔ بر رخ زی مفتعلن۔ بائے خیش فاعلات۔ زلف کشا مفتعلن۔ باقی بہمیں طور۔

(۷) بحر منسرح مسدس مطوی مذال۔ وزن یہ ہے۔

منسرح وکن مذال وطی بخواں		مفتعلن فاعلات مفتعلان
از تو سخن چوں کنیم با دگراں	مؤلف	بزم تو شد پُر زغیر و ما نگراں

تقطیع۔ از تسخن مفتعلن۔ چو کنیم فاعلات۔ با دگراں مفتعلان۔ باقی بہمیں طور

(۸) بحر منسرح مطوی مکسوف و مقطوع۔ وزن یہ ہے۔

مطوی و مکسوف و مقطوع اینجا گو		مفتعلن فاعلن مفعولن
سرو قدت سبے بدل اے دلبر	مؤلف	زلف و رخت سبے مثل اے دلبر

تقطیع۔ سرو قدت مفتعلن۔ سبے بدل فاعلن۔ اے دلبر مفعولن۔ باقی بہمیں طور

مفعولات کا واؤ بذریعہ طی گرایا گیا مفعلات رہا فاعلات اس کی جگہ رکھا گیا ہر دو سبب خفیف مفعولات کے بذریعہ قاعدہ جدع گرائے گئے اور تاء مفعولات کو ساکن کیا گیا لات باقی رہا فاع ہموزن اس کی جگہ رکھا گیا اگرچہ فعل بھی بجائے فاع کے رکھا جا سکتا ہے لیکن یہ لفظ کسی قدر ثقیل سمجھا گیا اس بحر میں عروض وضرب مجدوع باقی ارکان مطوی ہیں۔ از مؤلف۔

	کیست کنوں در جہاں شد نہ بتو رام		خال لبت دانہ گشت زلف بود دام

تقطیع۔ خال لبت مفتعلن۔ دانہ گشت فاعلات زلف بود مفتعلن۔ دام فاع

باقی بہیں نوع۔ اور اگر صدر وابتدا مطوی ہوں اور عروض وضرب مجدوع اور حشو مطوی ومکسوف ہوں تو وزن یہ ہوگا۔ مفتعلن فاعلن مفتعلن فاع مثال

در زمین بیدل سخن کن جو قریب است	مؤلف	بر رخ خود پردہ کن پیش رقیب است

تقطیع۔ بر رخ خد مفتعلن۔ پردہ کن فاعلن۔ پیش رقی مفتعلن۔ بست فاع۔

(۵) منسرح مطوی منحور۔ وزن یہ ہے۔

مفتعلن فاعلات مفتعلن فع		منسرح از طی و نحر کن بسخن فع
پردہ ز رادوستاں لطف نباشد	مؤلف	چہرہ نمودن نہاں لطف نباشد

تقطیع۔ چہرہ نمو مفتعلن۔ دن نہاں فاعلات۔ لطف نبا مفتعلن۔ شد فع۔

باقی بہیں نوع۔ حسب قاعدہ نحر ہر دو سبب خفیف وتاء مفعولات ساقط ہو کر لا باقی رہا فع بجائے اسکے رکھا گیا و بعضے فل بجائے فع رکھتے ہیں۔ فل بمعنی فلاں اس بحر میں عروض وضرب منحور ہیں ان ہر دو بحور متذکرہ بالا میں بیت ناموزوں نہیں ہوتی اور اگر اس بحر کو مطوی مکسوف منحور کریں تو وزن یہ ہوگا مفتعلن

منسرح مطوی و نیز مکسوف یکبن		مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن
من چو روم سوئے تو غیر تو در سخن	مؤلف	چیست خطایم بگو رخ نہ کنی سوئے من

تقطیع - من چہ روم مفتعلن - سوئے تو فاعلن - غیر تو مفتعلن - در سخن فاعلن -

باقی ہمیں غور - بروئے قاعدہ کسف کے تار مفعولات ساقط ہوئی اور بقاعدہ طی واو ساقط ہوکر مفعلا باقی رہا - پس فاعلن بجائے اُسکے رکھا گیا چونکہ فاعلن مفعولات سے بنایا گیا لہذا اُسکو مطوی مکسوف کہتے ہیں - اس بحر میں چار رکن مطوی اور چار رکن مطوی مکسوف ہیں -

(۵) بحر منسرح مطوی مکسوف و مطوی موقوف - وزن -

مطوی مکسوف ہم مطوی و موقوف خوان		مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلان
خال رُخت بمثل کاکل تو بے نظیر	مؤلف	دانہ و دامے زتو مرغ دل از ما بگیر

تقطیع - خال رُخت مفتعلن - ہمثل فاعلن - کاکل تو مفتعلن - بے نظیر فاعلان

باقی ہمیں طور - اس بحر میں حشو مطوی مکسوف اور عروض و ضرب مطوی موقوف ہیں اور اگر برعکس ہوں یعنے حشو مطوی موقوف ہوں اور عروض و ضرب مطوی مکسوف ہوں تو وزن یہ ہوگا - مفتعلن فاعلان مفتعلن فاعلن - دوبارہ مثال از مؤلف

زُلفت چلیپا کنوں برُخ انور بود	ہست شب ماہتاب لطف بباغ بود

تقطیع - زلف چلی مفتعلن - پا کنوں فاعلان - برُخ ان مفتعلن - ور بود فاعلن

باقی ہمیں طور - ہر چہار وزن مندرجہ صدر میں بیت ناموزوں نہوگی -

(۶) بحر منسرح مطوی مجدوع - وزن -

بیت از طی و جدع گشت منسرح فارغ	مفتعلن فاعلات مفتعلن فاع

مستفعلن مفعولات مستفعلن مفعولات		سالم مثمن گوئیم در منسرح گو ابیات
در جستجوی میخواہیم زانو بسر از دل ار	مؤلف	از لطف او مے خواہیم یک ساغرِ مے از یار

تقطیع - از لطف او مستفعلن - میخواہیم مفعولات - یک ساغرے مستفعلن - مے از یار مفعولات - باقی بہمیں طور -

(۲) بحر منسرح مثمن مکسوف - وزن -

مستفعلن مفعولن مستفعلن مفعولن		سالم مثمن لیکن از منسرح کسفش کن

اس بحر میں مفعولات کو مکسوف کرنے سے مفعولن بنایا گیا - از مؤلف

یک جام مے بپیمائی زنده نمائی مارا		در بزم ما گر آئی با مارخے بکشائی

تقطیع - در بزم ما مستفعلن گر آئی مفعولن - با مارخے مستفعلن - بکشائی مفعولن - باقی بہمیں طور - ہر دو وزن مندرجہ بالا میں بیت ناموزوں نہوگی -

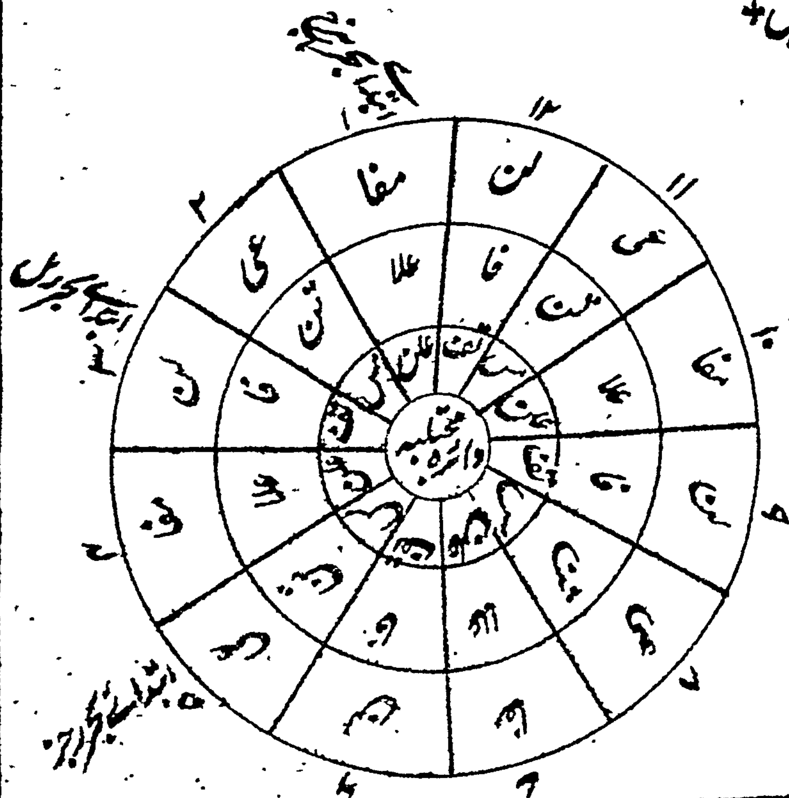
(۳) بحر منسرح مطوی موقوف - وزن -

مفتعلن فاعلان مفتعلن فاعلان		منسرح مطوبست نیز بوقف است آں
گشتہ نشاطِ بہار رفتہ زمان خزاں	مؤلف	شد بچمن آں نگار بلبل و گل شد نثار

تقطیع - شد بچمن مفتعلن - اں نگار فاعلان - بلبل گل مفتعلن شد نثار فاعلان - باقی بہمیں طور - بقاعدہ طے مستفعلن سے مفتعلن ہوتا ہے اور حسب قاعدہ طے مفعولات سے واو ساقط ہو کر مفعلات اور بقاعدہ وقف تار مضموم ساکن ہو کر مفعلات ہوا کہ فاعلان بجائے اسکے رکھتے ہیں - اس بحر میں چار رکن مطوی اور چار رکن مطوی موقوف ہیں -

(۴) منسرح مثمن مطوی مکسوف - وزن -

سے مستفعلن بحر بسیط سے فاعلاتن بحر مدید سے بعضے کہتے ہیں کہ جلب بسکون لام بمعنے بکثرت چونکہ ان ہر سہ بحر کی اوزان بکثرت ہیں لہذا مجتلبہ کہتے ہیں اہل عجم اس دائرہ کو موتلفہ کہتے ہیں اس لئے ان کے رکن آپس میں الفت رکھتے ہیں +



فصل چہارم بحر منسرح کا بیان

منسرح - انسراح لغوی معنی آسانی و روانی ہیں چونکہ اس بحر کی ارکان میں سبب مقدم ہیں وتد بر آسانی سے کہے جا سکتے ہیں -

(۱) بحر منسرح مثمن سالم - وزن -

بداز خود گر تو نہ ظاہر سازی		فکر داری نہ تو از غمازی

تقطیع - ساز خد گر فاعلاتن - تن ظاہر فعلاتن - سازی فعلن - باقی بہمیں طور

۲۴ - بحر رمل مسدس مخبون مقطوع مسبغ - وزن -

	خبن و مقطوع مسبغ ایجاں	فاعلاتن فعلاتن فعلاں	

اس بحر میں صدر و ابتدا سالم حشو مخبون عروض وضرب مقطوع مسبغ از مولف

	با تو گویم سخنے اے جاناں	دشمن و دوست نباشد یکساں	

تقطیع با تو گویم فاعلاتن - سخنے اے فعلاتن - جاناں فعلان - باقی بہمیں طور

واضح ہو کہ ہر سہ بحور متذکرہ بالا جنکی تشریح کی گئی ہے دو سبب خفیف اور ایک وتد مجموع سے مرکب ہیں اور حرکات و سکنات ان ہر سہ بحروں کے برابر ہیں لہذا اُن کے تقدم و تاخر سے ہر ایک بحر جداگانہ بن جاتی ہے مثلاً فاعلاتن بحر رمل سے بحر ہزج یعنے مفاعیلن اسطرح بنایا جاتا ہے کہ رمل سے وتد مجموع کو مقدم رکھکر علاتن فا بنایا گیا اور بجائے اُسکے مفاعیلن ہموزن رکھا گیا کہ بحر ہزج ہوتی ہے اور بحر ہزج سے رمل اسی طرح پر تبدیل کرنے سے بن جاتی ہے یعنی لن مفاعی بروزن فاعلاتن ہے رمل سے رجز فاتن علا بروزن مستفعلن یا ہزج سے رجز یعنی عیلن مفا بروزن مستفعلن یا رجز سے رمل تفعلن مس ہموزن فاعلاتن یا رجز سے ہزج علن مس تف بروزن مفاعیلن ہے اسکو ہم بغرض سہولیت ایک دائرہ میں لکھتے ہیں تاکہ مبتدی بآسانی سمجھ سکے اس کو دائرہ مجتلبہ کہتے ہیں اس لیے کہ اجتلاب کے معنی لغوی از جائے بردن ہیں ارکان ان ہر سہ بحور کے دائرہ مختلفہ سے لیئے ہیں - یعنی مفاعیلن بحر طویل

تقطیع ۔ جستجوے فاعلاتن ۔ یار سے با فاعلاتن ۔ بر نمود فاعلات باقی بہیں طور ۔
اس بحر میں عروض وضرب مقصور ۔ باقی ارکان سالم ہیں

(۱۸) بحر رمل مسدس محذوف ۔ وزن

گر رمل محذوف باشد در سخن		فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بے تو گلزار جہاں ناخوش بود	مؤلف	سیر گل با یار تنہا خوش بود

تقطیع ۔ بے تگلزا فاعلاتن ۔ رے جہانا فاعلاتن ۔ خش بود فاعلن ۔ باقی بہیں طور ۔

(۱۹) بحر رمل مسدس مخبون مقصور ۔ وزن

نصر دہم خبن رمل شد بصفات		فاعلاتن فعلاتن فعلات
صحبت غیر ندارد بتو کار	مؤلف	میکشی خوش لعد و نبود یار

تقطیع ۔ صحبتے غَے فاعلاتن ۔ رندارد فعلاتن ۔ بتو کار فعلات باقی بہیں طور ۔
اس بحر میں صدر و ابتدا سالم حشو مخبون اور عروض و ضرب مقصور ہیں ۔

(۲۰) بحر رمل مسدس مخبون محذوف ۔ وزن ۔

حذف و مخبون رمل آمد بسخن		فاعلاتن فعلاتن فعلن

اس بحر میں صدر و ابتدا سالم حشو مخبون عروض و ضرب مخبون محذوف ہیں ۔ از مؤلف

دشمن دشمن اگر ہست بجو		دشمن دوست بود دشمن تو

تقطیع ۔ دشمن دش ۔ فاعلاتن ۔ من اگرہس فعلاتن ۔ بتجو فعلن ۔ باقی بہیں طور ۔

(۲۱) بحر رمل مسدس مخبون مقطوع ۔ وزن ۔

خبن و مقطوع رمل باور کن		فاعلاتن فعلاتن فعلن

اس بحر میں صدر و ابتدا سالم حشو مخبون عروض و ضرب مقطوع ہیں ۔ از مؤلف ۔

بیست از غیر درینجا تر کوم بادہ بنوش | لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش

تقطیع - نیس از غنے فاعلاتن - رو ریجا فعلاتن - ز لرم یا فعلاتن جو بنوش فعلان باقی بھیں طور - ہر چہار وزن یعنے نمبر ۱۱ الغایت نمبر ۱۴ ہموزن ہیں اجتماع اوزان مذکورہ بالا سے شعر ناموزوں نہیں ہوتا اور اسی طرح یہ جس جگہ وزن میں تفاوت سوائے اسکے ہو کہ ایک کا رکن آخر فعلات اور دوسرے رکن کا وزن فعلن اجتماع ان اوزان سے بھی بیت ناموزوں نہیں ہے مثلاً از مؤلف -

سے از جور فلک دہر بناشد نالاں | نوجوانی ز جہاں رفتہ بماہ رمضاں

مصرعہ اول بحر نمبر ۱۴ و مصرعہ ثانی بحر نمبر ۱۱ میں ہے اور شعر ناموزوں نہیں ہے

(۱۵) بحر رمل مسدس سالم - وزن

شد رمل سالم مسدس در سخن کش	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
غیر را با یار دیدن خوش نباشد	خار از ۰ ارحیدن خوش ۰

تقطیع - غیر را با فاعلاتن - یار دیدن فاعلاتن - خش نباشد فاعلاتن

(۱۶) بحر رمل مسدس سالم مسبغ - وزن

سد رمل سالم مسبغ ہم شد ایجان		فاعلاتن فاعلاتن فاعلیان
از تو جویم مہر و لطف اے ماہ کنعاں	مؤلف	تا کجا جور و ستم از شاہ خوباں

تقطیع - از تجویم فاعلاتن - مہر لطفے فاعلاتن - ماہ کنعاں فاعلیاں - باقی بھیں طور

(۱۷) بحر رمل مسدس مقصور - وزن

گر رمل مقصور باشد در صفات | فاعلاتن فاعلاتن فاعلات

جستجوئے یار سے باید نمود	مؤلف	بزم دشمن خوار سے باید نمود

دیدہ ام زلف ورخ یار بہ است از شب ماہ	چشم خورشید چہ بیند رخ انور زنگاہ

تقطیع - چشم خرشی فاعلاتن - دچ بینہ فعلاتن - رخ انور فعلاتن - زنگاہ فعلات
باقی بہیں طور۔

(۱۲) بحر رمل مثمن مخبون محذوفنا - وزن -

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن (بکسر عین)	شد رمل سالم ومخبون وبحذفست سخن

فعلاتن مخبون کو محذوف کرنے سے فعلن بکسر عین یا فاعلن محذوف کو خبن کرنے سے فعلن بکسر عین ہوتا ہے - از مولف

من بہ تشویش کہ فرہاد کنم یا نکنم	یار در فکر کہ بیداد کنم یا نکنم

تقطیع - یار در فک فاعلاتن - رک بیدا فعلاتن - دکنم یا فعلاتن نکنم فعلن -
باقی بہیں طور۔

(۱۳) بحر رمل مثمن مخبون مقطوع - وزن

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن	شد رمل سالم ومقطوع وزخبن از برکن

حسب قاعدہ خبن فعلاتن وحسب قاعدہ قطع فعلن بسکون عین ہوا - از مولف

لیکن از یار چہ سازم کند احساں گاہے	ما رفتیم سوئے بزم رقیباں گاہے

تقطیع - ما رفتے فاعلاتن - سوی بز فعلاتن - مرقیبا فعلاتن - گاہے فعلن
باقی بہیں طور۔

(۱۴) بحر رمل مثمن مخبون مقطوع مسبغ - وزن

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان	خبن ومقطوع ومسبغ رملست ایجاناں

فعلن مقطوع کو بقاعدہ تسبیغ فعلان بنایا گیا - از مولف

کرکے فاعلا رکھا گیا فاعلن بجائے اُسکے رکھا گیا۔ ازمولف۔

کم نہ از زلفش بود طول شب ہجران ما		ہاں اگر آں سرو قد باشد شبے مہمان ما

تقطیع۔ کم نہ از زل فاعلاتن۔ فش بود طو فاعلاتن۔ لے شبے ہج فاعلاتن
ران ما فاعلن۔ باقی بہمیں طور۔

(۹) بحر رمل مثمن مشکول سالم الضرب والعروض۔ وزن

رمل مثمن آمد تو چہ مشکل در سخن کن		فعلات فاعلاتن فعلات فاعلاتن

حسب قاعدہ شکل یعنی باجتماع خبن و کف فاعلاتن سے فعلات بنایا گیا اور
عروض وضرب یعنی ہر دو رکن آخر مصرعہ کے سالم ہیں۔ ازمولف

نشود کسے پشیماں چہ وفا کند سخن را		تو زمن چہ وعدہ کردی بکشادمی دہن را

تقطیع۔ نشود ک فعلات۔ سے پشیما فاعلاتن۔ چہ وفاک فعلات۔ ند سخن را
فاعلاتن۔ باقی بہمیں طور۔ اس بحر میں چار رکن مشکول اور چار رکن سالم ہیں۔

(۱۰) بحر رمل مشکول مسبغ۔ وزن۔

چہ ز شکل ہم مسبغ رمل مثمن ایجان		فعلات فاعلاتن فعلات فاعلیان

اس بحر میں عروض وضرب مسبغ ہیں یہ بحر کثیر الاستعمال ہے۔ ازمولف

بجہاں چہ فخر خواہی تو وفائے عہد مگذار		ز فروغ وعدہ کردی بگذر ز بزم اغیار

تقطیع۔ بجہاں چ فعلات۔ فخر خواہی فاعلاتن۔ تو وفائے فعلات۔ عہد مگذار فا
فاعلیان۔ باقی بہمیں طور۔

(۱۱) بحر رمل مثمن سالم مخبون مقصور۔ وزن

شد رمل سالم و مخبون ز مقصور است مکات		فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلات

از رمل سالم و مخبون و مثمن سخن کن		فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن
گر توای بچمن سیر رنگ بشن بود از من	مولف	گاہ گل چینی و گہ سنبل و گہ برگ سوسن

تقطیع۔ گر تواے فاعلاتن۔ بچمن سے فعلاتن۔ رنگبشن فعلاتن۔ بود زمن فعلاتن باقی بہیں طور۔

(۶) بحر رمل مثمن سالم مخبون مسبغ۔ وزن

شد رمل سالم و مخبون مسبغ بہیں سان		فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلیان
من ز زخم جگر خویش پریشان شدم افسوس	مولف	مرہم زخم تو داری چہ دریغ از من تو ئیں

تقطیع۔ من ز زخمے فاعلاتن۔ جگرےخے فعلاتن۔ شپریشا فعلاتن۔ شدمفسیاں فعلیان۔ باقی بہیں طور۔ ہر بحور مندرجہ بالا میں اگر صدور و ابتدا بجائے فاعلاتن کے فعلاتن ہوں تو اوزان شعر میں ناموزونیت کا خیال نہیں ہوتا۔

(۷) بحر رمل مثمن مقصور۔ وزن

یاد کن بحر رمل مقصور را از التفات		فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات

حسب قاعدہ قصر فاعلاتن سے فاعلات رہا۔ مؤلف

دوست در دنیا نباشد جستجویش شد فضول	بہر غرض ناصح چو باشد مطلب گردد حصول

تقطیع۔ دوس در دن فاعلاتن۔ یا نبا شد فاعلاتن۔ جستجویش فاعلاتن۔ شد فضول فاعلات۔ باقی بہیں طور۔

(۸) بحر رمل مثمن محذوف۔ وزن

بشنو از بحر رمل محذوف گردد در سخن		فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بقاعدہ حذف فاعلاتن سے فاعلن بنالیا گیا۔ یعنی سبب خفیف آخر کا ساقط

(۳) بحر رمل مثمن مخبون - وزن فعلاتن ہشت بار

زر رمل ہست مثمن مگر ایجاں جنبش کن		فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن
بسوئے بزم رقیباں مکن ای دل تو نگاہے	مؤلف	کہ ز اعدا نبود چشم وفائے بنوگاہے

تقطیع - بسوئے بز فعلاتن - مرقیباں فعلاتن - مکنی دل فعلاتن - تنگاہے فعلاتن - باقی بہمیں طور - بعضے اس بحر و بحر نمبر ۵ کو بجائے آٹھ رکن کے سولہ رکن بھی استعمال کرتے ہیں جیسے فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن - فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن - دو بار - مثال از عصمت اللہ بخاری ؎

رنگ رخسار دُر گوش و خط و خد و قد و عارض و خال لبت اے سر و پری رو سمن بر
شفق و کوکب شام و سحر و طوبیٰ و گلزار بہشت است و ہلال و طرف چشمۂ کوثر
یہ شعر بحر نمبر ۵ میں ہے

تقطیع - رنگ و رخسا فاعلاتن - رُدُر گو فعلاتن - شخط و خد فعلاتن - وقد و فعلاتن - رض خالے فعلاتن - لبتے سر فعلاتن - وپری رو فعلاتن - سمن بر فعلاتن - باقی بہمیں نمط -

(۴) بحر رمل مثمن مخبون مسبغ - وزن -

چو کنی جنبش بہ تسبیغ رملی را شود آساں		فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلیان
بہ تکلم چو گشائی دہن نازک خنداں	مؤلف	شود م بر دل مجروح چو مرہم ز تو ایجاں

تقطیع - بتکلم فعلاتن - چوگشائی فعلاتن - دہنے نا فعلاتن - زک خنداں فعلیان - باقی بہمیں طور -

(۵) بحر رمل مثمن سالم و مخبون - وزن -

فصل سوم۔ بحر رمل کے بیان میں

رمل ایک قسم کا راگ ہے اور وہ طریقہ اس وزن میں واقع ہے۔ پس اس بحر کا نام رمل کہتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ اہل رملان سے اخذ کیا گیا اور رملان بفتح رار مہملہ و میم بمعنی دویدن شتر۔ پس چونکہ رکن کے آخر میں سبب خفیف ہے اور بوجہ سبب خفیف کے جلد زبان سے ادا ہو جاتا ہے لہذا رمل رکھا گیا۔

(۱) بحر رمل مثمن سالم۔ وزن فاعلاتن ہشت بار۔ از مولف

از رمل سالم مثمن من بگویم در سخن کن		فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
گوشۂ زندان ز جنت ہم بود با یار خوشتر		بزم رنداں ہم ز بزم زاہد میخوار خوشتر

تقطیع۔ گوش اے زن فاعلاتن۔ دا ز جنت فاعلاتن۔ ہم بود با فاعلاتن۔ یار خوش تر فاعلاتن۔ باقی یہیں طور۔

(۲) بحر رمل مثمن مسبغ۔ وزن

شد رمل سالم مثمن ہم بہ تسبیغ است یکساں		فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلیان

حسب قاعدہ تسبیغ فاعلاتن آخر رکن میں مابین سبب خفیف الف زیادہ کر کے فاعلاتان بنایا گیا اور فاعلیان بجائے اسکے رکھا گیا اس وجہ سے کہ تار تانیث کلمہ میں واقع نہیں ہوتی۔ اس وزن میں عروض و ضرب مسبغ ہیں باقی ارکان سالم اور اسی طرح سے فعلاتن یا فعلیان ہوتا ہے۔ مؤلف

روئے تو ماہ منور ابروان شمشیر خمدار		صورت شق القمر ہم شد عیاں از ہر دو رخسار

تقطیع۔ رو رُخے تو فاعلاتن۔ ہے منور فاعلاتن۔ ابرواں شم فاعلاتن۔ شیر خمدار فاعلیان۔ باقی یہیں طور۔

مفاعلن مفاعلن مفاعلن		بیاکہ شد رجز بجنبن ورسخن

حسب قاعدہ خبن مستفعلن سے مفاعلن بنایا گیا - ازمولف

جفا وظلم تا کجا کرم نم		دمے ببیں ستم زتو وفا زما

تقطیع - دمے ببی مفاعلن - ستم زتو مفاعلن - وفا زما مفاعلن - جفا وظل مفاعلن - متا کجا مفاعلن - کرم نما - مفاعلن -

(۱۴) بحر رجز مسدس مخبون ومذال - وزن

مفاعلن مفاعلن مفاعلان		رجز بجنبن کن مذال وہم بخواں

حسب قاعدہ تسبیغ مفاعلن سے مفاعلان بنایا گیا - ازمولف

نہ این حجاب خوش بود زعاشقاں		رخ وجمال خود زما بکن نہاں

تقطیع - رخو جما مفاعلن - لخود زما مفاعلن - بکن نہاں مفاعلاں -
نہ ای حجا مفاعلن - بخش بود مفاعلن - زعاشقاں مفاعلاں -

اس بحر کو ہزج مسدس مقبوض مسبغ اور بحر نمبر ۱۳ کو ہزج مسدس مقبوض بھی کہہ سکتے ہیں - اور اسی طرح ہزج مثمن مقبوض یعنے مفاعلن ہشت یار کو رجز مثمن مخبون بھی کہہ سکتے ہیں - قاعدہ یہ ہے کہ اگر ایک وزن دو بحروں سے مستخرج ہو توجس بحر سے اسکا وزن بآسانی لیا جاسکے اس بحر سے لینا مناسب ہے در حقیقت مفاعلن کو مفاعیلن سے لینا آسان ہے - بہ نسبت اس کے کہ مستفعلن سے لیا جاوے - لیس اس وزن کا مثمن ہزج سے اور مسدس بحر رجز سے نکالا گیا ہے ٭

تقطیع ۔ ناصح بجی مستفعلن ۔ یکدم رخش مستفعلن ۔ چو برگ گل مستفعلن ۔ باید چشی مستفعلن ۔ وز دست او مستفعلن ۔ یک جام مل مستفعلن ۔

(۱۰) بحر رجز مسدس مذال ۔ وزن

بحر رجز باشد مذال اے ہوشتاں	مستفعلن مستفعلن مستفعلان
بقاعدہ مذال مستفعلن سے مستفعلان بنایا گیا ۔ از مولف	
یکدم چہ مینی ناصحا روئے بتاں	آگہ شوی از حالت درد نہاں

تقطیع ۔ یکدم چہ بی مستفعلن ۔ نے ناصحا مستفعلن ۔ روئے بتاں مستفعلان ۔ آگہ شوی مستفعلن ۔ از حالتے مستفعلن ۔ دردے نہاں مستفعلان ۔

(۱۱) بحر رجز مسدس مطوی ۔ وزن مفتعلن شش بار

گشتہ رجز طی و شدہ لطف سخن	مفتعلن مفتعلن مفتعلن
باہو گراں از تو وفا خوشش نبود	وز تو با جور و جفا خوشتن نبود

تقطیع ۔ باہو گرا مفتعلن ۔ از تو وفا مفتعلن ۔ خش نبود مفتعلن ۔
وز تبا مفتعلن ۔ جور جفا مفتعلن ۔ خشتن نبود مفتعلن ۔

(۱۲) بحر رجز مسدس مطوی مذال ۔ وزن

بحر رجز طی بود مذالش تو بخواں	مفتعلن مفتعلن مفتعلان
گشت بمن کافت دل عشق بتاں ۔ مولف	شد زمن آں صورت دلکش چو نہاں

تقطیع ۔ گشت بمن مفتعلن ۔ آفت دل مفتعلن ۔ عشق بتاں مفتعلان ۔
شد زمن آ مفتعلن ۔ صورت دل مفتعلن ۔ کش چو نہاں مفتعلان ۔

(۱۳) رجز مسدس مخبون ۔ مفاعلن شش بار ۔ وزن

تیز نگاہ ورد لم ظلم جفاست تو بجاں	تحجور م زجور تو مہر تو ور دلم نہاں

تقطیع۔ تیز نگاہ مفتعلن۔ ہر ردلم مفاعلن۔ ظلم جفا مفتعلن بتو بجاں مفا
غم تحرم مفتعلن۔ زجور تو مفاعلن۔ مہر تو ور مفتعلن۔ دلم نہاں مفاعلان۔

(۷) بحر رجز مثمن مخبون و مطوی ۱۔ وزن

بخبن و طی من حکیم کہ شد رجز ہم بسخن	مفاعلن مفتعلن مفاعلن مفتعلن

در ظلم او شکوہ چرا از جور او یا د مکن	از مؤلف	بیا بہ بیں از کرمش ز لطف او ہم چہ سخن۔

تقطیع۔ ز ظلم او مفاعلن۔ شکو چرا مفتعلن۔ ز جور او مفاعلن۔ یا د مکن مفتعلن۔
بیا بہی مفاعلن۔ از کرمش مفتعلن۔ ز لطف او مفاعلن۔ ہم چہ سخن مفتعلن۔

(۸) بحر رجز مخبون و مطوی مسبغ۔ وزن۔

زمین رجز خبن و طی مسبغی وگشتہ عیاں	مفاعلن مفتعلن مفاعلن مفتعلان

بقاعدہ تسبیغ مفتعلن سے مفتعلان بنایا گیا۔ مؤلف

بیا ممن کن کرمے کہ شد زمن تاب و تواں		کنند خون روز و شب زلف و رخ ماہر

تقطیع بیا ممن مفاعلن۔ کن کرمے مفتعلن۔ کشد زمن مفاعلن۔ تاب تواں
مفتعلان۔ کنند خو مفاعلن۔ روز و شب مفتعلن۔ ز زلف رخ مفاعلن
ماہر خان مفتعلان۔

(۹) رجز مسدس سالم۔ وزن مستفعلن شش بار

باشد رجز سالم مسدس در سخن	مستفعلن مستفعلن مستفعلن

از مؤلف

[illegible] یکدم زخشم چوں برگ گل	بایہ چشیدہ دست [illegible] ہم مل

بقاعدہ طے مستفعلن سے مفتعلن بنایا گیا۔ از مولف۔

دل بیجا اش چو خود شد چہ قصہ از طرے		چو ز نیا مدے تو ایجان نظر آمد قمرے

تقطیع۔ چو ز نیا مدے مفتعلن۔ بایت اسے مفتعلن۔ جان نظرا مفتعلن۔ مد قمرے مفتعلن۔ دل بیجا مفتعلن۔ اش چخدا مفتعلن۔ شد چہ قصہ مفتعلن۔ از طرے مفتعلن

(۴) بحر رجز مطوی مذال۔ وزن

مفتعلن مفتعلن مفتعلن مفتعلان		بحر رجز مطوی ذم گشتہ مذال نیا بلا

بقاعدہ اذالت مفتعلن سے مفتعلان بنایا گیا ہے۔ از مولف

ظلم و ستم جبر و جفا شد ز تماشائے بتاں		نعمت و کرم شد جہان مہر وفا گشتہ نہاں

تقطیع۔ نعمت و کرم مفتعلن۔ شد جہا مفتعلن۔ مہر وفا مفتعلن۔ گشتہ نہاں مفتعلان۔ ظلم و ستم مفتعلن۔ جبر و جفا مفتعلن۔ شد ز تما مفتعلن۔ شائے بتاں مفتعلان

(۵) بحر رجز مطوی مخبون۔ وزن۔

مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن		مطوی و خبن شد ز جہت تجمن ابر گفت

اس بحر میں مستفعلن مطوی ہے اور مفاعلن مخبون۔ از مولف

بے تو زغم آہ کے بہ لب نیامد آگیا		اے بت ہر جائے ما مریض من بنا تما

تقطیع۔ اے بت ہر مفتعلن۔ جائے ما مفاعلن۔ مریض من مفتعلن۔ بنا تما مفاعلن۔ بے تو زغم مفتعلن۔ آہ کے مفاعلن۔ بہ لب نیا مفتعلن۔ مد آگیا مفاعلن۔

(۶) بحر رجز مطوی مخبون مسبغ۔ وزن

مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلان		بحر رجز مطوی مخبون مسبغ بنا

تسبیغ سے مفاعلن سے مفاعلان بنایا گیا۔ از مولف

اور بعض کہتے ہیں کہ رجز بفتح راء مہلہ دسکون جیم اس شتر کو کہتے ہیں جو بوقت رفتار کانپتا ہے۔ پس چونکہ اس بحر میں دو سبب خفیف اور بعد ہر حرکت کے سکون واقع ہوتا ہے لہذا رجز نام رکھا گیا۔

(۱) بحر رجز مثمن سالم۔ وزن مستفعلن ہشت بار۔

مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن		بحر رجز از من شنو سالم مثمن شد سخن

از مؤلف

دل از من و ناخن زمن دست از من و دامن زمن		از پندائے ناصح بمن تا چند میگوئی سخن

تقطیع۔ از پندائے مستفعلن۔ ناصح بمن مستفعلن۔ تا چند مے مستفعلن۔ گوئی سخن مستفعلن۔ دل از من و مستفعلن۔ ناخن زمن مستفعلن۔ دستز منو مستفعلن دامن زمن مستفعلن ۔

(۲) بحر رجز مثمن مذال۔ وزن۔

مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلان		بحر رجز سالم مثمن شد مذال از من بخوان
مستفعلن سے مستفعلان بقاعدہ اذالت بنایا گیا۔ از مولف۔		
آب خضر باشد مرا یک جام از دست نگار		در بزم اعدا میروم خواہم کہ مے نوشم بیار

تقطیع۔ در بزم اع مستفعلن۔ دا میروم مستفعلن۔ خاہم کی مستفعلن۔ نوشم بیار مستفعلان۔ آبے خضر مستفعلن۔ باشد مرا مستفعلن۔ یک جام از مستفعلن دستے نگار مستفعلان۔

(۳) بحر رجز مثمن مطوی۔ وزن مفتعلن ہشت بار

مفتعلن مفتعلن مفتعلن مفتعلن		بحر رجز مطوی و نیز گفته گسے از تو سخن

بامن ہمخواب سیمبر شد	جامے نوشید و بےخبر شد

تقطیع - بامن ہم مفعولن - خاب سی فاعلن - میبرشد فعولن - جامے نو مفعولن - شیدبے فاعلن - خبرشد فعولن -

بحر ہائے نمبر ۲۰ لغایت ۲۴ ایک ہی وزن میں شمار کیجاتی ہیں - ایک میں ایک مصرع اور دوسری بحر میں دوسرا مصرع لکھنا درست سمجھا جاتا ہے +

بحر ہزج مسدس صدر و ابتدا اخرب عروض ...

از اخرب اخرم حذف مکن	مفعول مفاعیلن فعلن

بعض اس بحر کے وزن کو دو چند لکھتے ہیں - وزن یہ ہے -
مفعول مفاعیلن فعلن - مفعول مفاعیلن فعلن - دو بار - مگر فارسی میں قلیل الاستعمال ہے - فعلن ہشت بار بھی - یہی وزن ہوتا ہے - از مؤلف

بامن چکنی ایجاں ستمے	یکدم نو مکن بامن کرمے

تقطیع - بامن چ مفعول - کنی ایجا مفاعیلن - ستمے فعلن - یکدم مت مفعول - ن بامن مفاعیلن - کرمے فعلن -

فصل دوم بحر رجز کے بیان میں

رجز بفتح را مہملہ و فتح جیم و سکون زا معجمہ بمعنی اضطراب و سرعت - معرکہ کارزار میں مردانگی و فخر کے وقت اہل عرب اس وزن میں اشعار کہتے ہیں - چونکہ اسی وقت میں سرعت و اضطراب واقع ہوتا ہے - لہذا اس بحر کا نام رجز مناسب ہے۔

اس بحر میں صدر و ابتدا اخرب اور حشو مقبوض اور عروض و ضرب مقصور ہے۔

جز در دستیاں بدل نداریم	از مولف	رحم از بت خویش خواستگاریم	

تقطیع۔ جز در مفعول۔ ستیاں بدل مفاعلن نداریم مفاعیل۔ رحم ز ب مفعول۔ تخیش خا مفاعلن۔ستگاریم مفاعیل۔

(۲۲) بحر ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف۔ وزن

اخرب شد و قبض حذف ہم کن	۔۔۔۔	مفعول مفاعلن فعولن

اس بحر میں عروض و ضرب محذوف صدر و ابتدا اخرب اور حشو مقبوض ہیں۔

از مہر فلک خبر نداریم	از مولف	جز روئے تو در نظر نداریم	

تقطیع۔ از مہر مفعول۔ فلک خبر مفاعلن نداریم فعولن۔ جز روئے مفعول تدر نظر مفاعلن۔ نداریم فعولن۔

(۲۳) بحر ہزج مسدس اخرم اشتر مقصور۔ وزن

خرم و شتر و زقصر تفصیل		مفعولن فاعلن مفاعیل	

صدر و ابتدا اخرم عروض و ضرب مقصور اور حشو اشتر ہیں۔ از مؤلف۔

ہمدم از من شود گریزاں		سے باشم از غم اشک ریزاں	

تقطیع۔ ہمدم از مفعولن۔ من شود فاعلن۔ گریزاں مفاعیل۔ مے باشم مفعولن۔ ازغمش فاعلن۔ گریزاں مفاعیل۔

(۲۴) بحر ہزج مسدس اخرم اشتر محذوف۔ وزن

اخرم اشتر بحذف ہم کن		مفعولن فاعلن فعولن	

صدر و ابتدا اخرم عروض و ضرب محذوف حشو اشتر ہیں۔ از مؤلف۔

ہزج کف شد و ہم حذف ہم کن — مفاعیل مفاعیل فعولن

مفاعیل مکفوف فعولن محذوف ہے۔ از مولف

چو از لطف بمن یار نشنید — مگر چشم عدو ہیچ نہ بیند

تقطیع۔ چو از لطف مفاعیل۔ بمن یار مفاعیل۔ نشنید فعولن۔
مگر چشم مفاعیل۔ عدو ہیچ مفاعیل۔ نہ بیند فعولن۔

(۱۹) بحر ہزج مسدس اخرب مقبوض۔ وزن۔

اخرب شد و قبض ہم ہزج را کن — مفعول مفاعلن مفاعیلن

اس بحر میں مفعول اخرب مفاعلن مقبوض ہیں۔ مولف

از بادۂ ناب ساغر آوردی — وز رنج خزاں غم دلم بردی

تقطیع۔ از با مفعول۔ دہ ناب سا مفاعلن۔ غر آوردی مفاعیلن۔
وز رنج مفعول۔ خزاں غمے مفاعلن۔ دلم بردی مفاعیلن۔

(۲۰) بحر ہزج مسدس اخرب مقبوض مسبغ۔ وزن

اخرب شد و قبض و ہم مسبغ خواں — مفعول مفاعلن مفاعیلاں

مفعول اخرب مفاعلن مقبوض اور مفاعیلان مسبغ ہے۔ از مولف۔

افتادہ بروے تو نظر ایجاں — دیدیم زِ شان او رخ تاباں

تقطیع۔ افتا د مفعول۔ بروے تو مفاعلن۔ نظر اے جاں مفاعیلاں۔
دیدیم مفعول۔ زشان او مفاعلن۔ رخے تاباں مفاعیلاں۔

(۲۱) بحر ہزج مسدس مقبوض مقصور۔ وزن

قبض اخرب و قصر کن بتجمیل — مفعول مفاعلن مفاعیل

(۱۵) بحر ہزج مسدس مقصور۔ وزن۔

ہزج مقصور و شش رکنش یہ تفعیل	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل

عروض و ضرب مقصور باقی ارکان سالم ہیں۔ از مولف (از سراپائے شیخ)

بشب ہا میکشد از درد و غم آہ	ز عشق ابرویان گشتہ آگاہ

تقطیع۔ بشب ہامی مفاعیلن۔ کشد از در مفاعیلن۔ وغم اا ہ مفاعیل۔
زعشقے ا مفاعیلن۔ برویاگش مفاعیلن۔ ت آ گاہ مفاعیل

(۱۶) بحر ہزج مسدس محذوف۔ وزن۔

مسدس شد ہزج محذوف ہم کن	مفاعیلن مفاعیلن فعولن

اس بحر میں عروض و ضرب محذوف ہیں باقی ارکان سالم۔ از مولف (از سراپائے شیخ)

دو ابروہائے او پیوستہ باہم	ہلال غرۂ ماہ محرم

تقطیع۔ وابروہا مفاعیلن۔ یاو پیوس مفاعیلن۔ تہ باہم فعولن۔
ہلاے غر مفاعیلن۔ رای ماہی مفاعیلن۔ محرم فعولن۔

(۱۷) بحر ہزج مسدس مکفوف۔ وزن۔

ہزج از کف و مقصور یہ تفعیل	مفاعیل مفاعیل مفاعیل

اس بحر میں عروض و ضرب مقصور باقی ارکان مکفوف ہیں۔ از مولف۔

چہ از وصف دہانت تو بگویم	چو غنچہ است نشانش چہ بجویم

تقطیع۔ چہ از وصف مفاعیل۔ دہانے ت مفاعیل۔ بگویم مفاعیل
چو غنچہ اس مفاعیل۔ نشانش چ مفاعیل۔ بجویم مفاعیل

(۱۸) بحر ہزج مسدس مکفوف محذوف۔ وزن۔

فعولن کسے دید مفاعیلن کسے مرد مفاعیل زہے نرگ مفاعیل سگلشن فعولن +

(۱۲) بحر ہزج مثمن مکفوف مقصور وزن یہ ہے۔

ہزج گشتہ چو مکفوف وچہ مقصور دو تفصیل		مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل

مفاعیلن بقاعدہ کف مفاعیل بضم لام و بقاعدہ قصر مفاعیل بسکون لام واقع

دلم ہائے شدا ز زندگی خویش بیزار	مؤلف	ستم کرد و مرا برد بسوئے خانہ دلدار

تقطیع۔ دلم ہاسے مفاعیل۔ شدز زند مفاعیل۔ گئی خیش مفاعیل۔ چبیزار مفاعیل۔ ستم کرد مفاعیل۔ مرا برد مفاعیل۔ سوئے خان مفاعیل۔ یدلدار مفاعیل

(۱۳) بحر ہزج مسدس سالم وزن یہ ہے۔ مفاعیلن شش بار

ہزج گشتہ مسدس سالم از بر کن		مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن	

مؤلف

زخوبی ہائے چشمش سفتنم گوہر		قلم از شاخ نرگس جستنم بہتر

تقطیع۔ زخوبی ہا مفاعیلن۔ یچشمش سف مفاعیلن۔ تنم گوہر مفاعیلن۔ قلم از شا مفاعیلن۔ خنرگس جس مفاعیلن۔ تنم بہتر مفاعیلن +

(۱۴) بحر ہزج مسدس مسبغ۔ وزن۔

ہزج آمد مسدس ہم مسبغ خواں		مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلاں

حسب قاعدہ تسبیغ مفاعیلن سے مفاعیلان بنایا گیا۔ از مولف۔

کشادی زلف مشکیں بر رخ تاباں		پریشاں شانہ شد آئینہ شد حیراں

تقطیع۔ کشادی زل مفاعیلن۔ فمشکی بر مفاعیلن۔ رخے تاباں مفاعیلان۔ پریشاں شا مفاعیلن۔ نشد آ ای مفاعیلن۔ نشد حیراں مفاعیلاں +

(۹) بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف ۔ وزن یہ ہے۔

اخرب شد و مکفوف و بہ محذوف ہزج گن	مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

بقاعدہ خرب مفعول و بقاعدہ کف مفاعیل و بقاعدہ حذف فعولن ہوا۔ از مولف

از چرخ ستمہا و ہم از یار جفائے	از پیر و جواں چشم نداریم وفائے

تقطیع۔ از چرخ مفعول ۔ ستمہا و مفاعیل ۔ ہم از یار مفاعیل ۔ جفاے فعولن +
از پیر مفعول ۔ جواچشم مفاعیل ۔ نداریم مفاعیل ۔ وفا اے فعولن +

(۱۰) بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف مقصور ۔ وزن یہ ہے ۔

اخرب شد و مکفوف و ز مقصور چہ تفصیل	مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل

مفاعیلن سے بقاعدہ خرب مفعول ہوا اور حسب قاعدہ کف مفاعیل بضم لام اور حسب قاعدہ قصر مفاعیل بسکون لام ہوا ۔ از مولف

گفتیم سخنہائے گل و مل بتو اے رند	در بزم حریفاں سخن راز نگوئیم

گفتیم مفعول ۔ سخنہائے مفاعیل ۔ گل و مل ۔ بہ مفاعیل ۔ تو اے رند مفاعیل ۔ در بزم مفعول ۔ حریفاں مفاعیل ۔ سخنے راز مفاعیل ۔ نگوئیم مفاعیل +

(۱۱) بحر ہزج مثمن مکفوف محذوف ۔ وزن یہ ہے ۔

ہزج گشتہ چہ مکفوف و چہ محذوف نظر کن	مفاعیل مفاعیل مفاعیل فعولن

ز کن مفاعیلن بقاعدہ کف مفاعیل و بقاعدہ حذف فعولن بنایا گیا ۔ از مولف

مرا داد چو یک جام و نظر کرد سوئے من	کسے دید و کسے مرد ز سے نرگس گلشن

تقطیع ۔ مرا داد مفاعیل ۔ چو یک جام مفاعیل ۔ نظر کرد مفاعیل ۔ سوئے م

رُوئے او چو من دیدم حال من پریشاں گشت | آئینہ بہ پیش او از قفا شدم حیراں

تقطیع۔ روئے او فاعلن۔ چوں دیدم مفاعیلن۔ حال من فاعلن۔ پریشا گشت مفاعیلان ۔ آئنہ فاعلن۔ پیشے او مفاعیلن۔ از قفا فاعلن۔ شدم حیراں مفاعیلاں ۔

(۷) بحر ہزج اخرب۔ وزن یہ ہے۔

شد بحر ہزج اخرب گوئیم بیادش کُن | مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن

حسب قاعدہ خرب میم ونون مفاعیلن کا ساقط ہوکر فاعیل رہا بجائے اسکے رکن ہموزن مفعول رکھا گیا۔ کیونکہ قاعدہ عروضیان ہے کہ رکن غیر مستعمل کے بجائے رکن مستعمل رکھتے ہیں۔ **از مولف**

در دہر بسے گشتم گلزار جہاں دیدم | گلزار پُر از خار و از خار گلے چیدم

تقطیع۔ در دہر مفعول۔ بسے گشتم مفاعیلن۔ گلزار مفعول۔ جہا دیدم مفاعیلن ۔ گلزار مفعول۔ پُر از خار و مفاعیلن۔ از خار مفعول۔ گلے چیدم مفاعیلن

(۸) بحر ہزج مثمن اخرب مسبغ۔ وزن یہ ہے۔

بحر ہزج اخرب شد تسبیغ کُن دہ بر خیال | مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلان

حسب قاعدہ تسبیغ سبب خفیف آخر رکن میں الف ازاد کیا گیا اور مفاعیلان ہوا۔ از مولف

شد یار قدے از پس در بزم عدو رفتم | بینیم چہ مے گردد ذکرے ز نگہ بازاں

تقطیع۔ شد یار مفعول۔ وصلے از پس مفاعیلن۔ در بزم مفعول۔ عدو رفتم مفاعیلاں ۔ بینیم مفعول۔ چہ مے گردد مفاعیلن۔ ذکرے ز مفعول۔ نگہ بازاں مفاعیلاں ۔

(۴) بحر ہزج مثمن مقبوض مسبغ - وزن یہ ہے +

مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلان		ہزج مثمن و مقبوض ہم مسبغش بجز ال

حسب قاعدہ قبض حرف پنجم ساکن مفاعیلن کا گرا دیا گیا مفاعلن باقی رہا۔ اور حسب قاعدہ تسبیغ سبب خفیف آخر رکن مفاعیلن کے مابین الف بڑھاکر مفاعلان بنایا گیا - از مولف

بفکر بیخودی چساں فروغ گشتہ نیم جان		نظر بجام و شیشہ ماند و حیان جسم شد نہان

تقطیع - بفکرے مفاعلن - خدی چساں مفاعلن - فروغ گش مفاعلن - تہ نیم جاں مفاعلان + نظر بجا مفاعلن - مشیش ما مفاعلن - دحیان جس مفاعلن - مشد نہاں مفاعلان +

(۵) بحر ہزج مثمن اشتر - وزن یہ ہے +

فاعلن مفاعیلن فاعلن مفاعیلن		گر ہزج مثمن شد رکن اولو اشتر کن

حسب قاعدہ شتر مفاعیلن سے میم و یار دور کرکے فاعلن باقی رکھا گیا + مولف

خوف او زدل بردم خود ز بیخودی شادم		جام مے بدو خوردم بوسہ بر لبش دادم

تقطیع - جام مے فاعلن - بدو خردم مفاعیلن - بوس بر فاعلن - لبش دادم مفاعیلن + خوف او فاعلن - زدل بردم مفاعیلن - خدز بے فاعلن خدی شادم مفاعیلن +

(۶) بحر ہزج مثمن اشتر مسبغ - وزن یہ ہے +

فاعلن مفاعیلن فاعلن مفاعیلان		از ہزج مثمن کن اشتر و مسبغ خواں

حسب قاعدہ تسبیغ سبب خفیف آخر رکن میں الف ایزاد کیا گیا اور مفاعیلان ہوا + مولف

سے ہزج نام رکھا گیا۔ سالم اسوجہ سے کہتے ہیں کہ اس کے رکن سالم ہیں اور کوئی زحاف وتغیر واقع نہیں ہوا۔ **از مولف**

زمن باآنکہ جز کار صواب صلا نمی آید	بہ پیش او خطا دارم چہ سازم چون کنم یارب

تقطیع ـ زمن با آ مفاعیلن ـ نکہ جز کارے مفاعیلن ـ صوا بصلا مفاعیلن نمی آید مفاعیلن + بپیشے او مفاعیلن ـ خطا دارم مفاعیلن ـ چسازم چو مفاعیلن ـ کنم یارب مفاعیلن +

(۲) **بحر ہزج مثمن مسبغ** ـ وزن یہ ہے +

مثمن گر مسبغ شد ہزج وزنش بود آسان		مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلان

حسب قاعدہ تسبیغ رکن آخر کے سبب خفیف میں الف زیادہ ہوا اور مفاعیلان بنایا گیا مولف

چہ میگوئی سخن ہر جا فروغ از بزم میخواران	بترس از مکر شیخ و زاہد و عزم ریاکاران

تقطیع ـ چمیگوئی مفاعیلن ـ سخن ہر جا مفاعیلن ـ فروغ از بز مفاعیلن ـ می خاران مفاعیلان + بترس از مک مفاعیلن ـ رشیخو زا مفاعیلن ـ ہدو عزمے مفاعیلن ـ ریاکاران مفاعیلان +

(۳) **بحر ہزج مثمن مقبوض** ـ وزن یہ ہے مفاعلن ہشت بار +

ہزج مثمن است و ہر رکن او تو قبض کن		مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن

حسب قاعدہ قبض حرف پنجم ساکن گرا دیا گیا اور مفاعلن باقی رہا۔ **مولف**

بیا کہ بوسہ بر لبت زنم ز شوق و میخورم	کہ خوف تو ز دل برم جفا کنی و یا کرم

تقطیع ـ بیاک بو مفاعلن ـ سہ بر لبت مفاعلن ـ زنم ز شو مفاعلن ـ قمے خرم مفاعلن + کخوف تو مفاعلن ـ ز دل برم مفاعلن ـ جفا کنی مفاعلن ـ ویاکرم مفاعلن

ہوتا ہے پس اس مشابہت سے بحر نام رکھنا موزوں ہوا +

بحر صرف آٹھ رکن سے بنائی گئی ہیں جسکا بیان باب اوّل فصل اوّل میں ہو چکا ہے اور انہیں کے مجموعہ سے انیس ۱۹ بحر بنائی گئی ہیں اور وہ یہ ہیں +

طویل ۱ مدید ۲ بسیط ۳ وافر ۴ کامل ۵ ہزج ۶ رجز ۷ رمل ۸ منسرح ۹ مضارع ۱۰ مقتضب ۱۱ مجتث ۱۲ سریع ۱۳ جدید ۱۴ قریب ۱۵ خفیف ۱۶ مشاکل ۱۷ متقارب ۱۸ متدارک ۱۹ +

یعنے طویل ۱ مدید ۲ بسیط ۳ وافر ۴ کامل ۵ خاص عرب میں مستعمل ہیں اور تین بحر جدید ۱ قریب ۲ مشاکل ۳ خاص عجم میں مستعمل ہیں اور باقی مشترک ہیں +

بحر دو قسم کے ہیں اوّل مفرد وہ جو ایک رکن سے بنائی جائیں مثلاً فعولن ہشت بار۔ دوم بحر مرکبہ جو ایک یا زیادہ رکن سے بنائی جائے۔ مثلاً مضارع مفاعیلن فاعلاتن چہار بار +

فصل اول بحر ہزج کے بیانمیں

(۱) بحر ہزج مثمن سالم۔ وزن یہ ہے مفاعیلن ہشت بار +

مثمن سالم آمد یا دایں بحر ہزج را کن	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

اس بحر کو ہزج اس وجہ سے کہتے ہیں کہ لغوی معنے ہزج کے آواز ترنم و خوشگوار کے ہیں۔ اہل عرب اکثر اشعار جو خوش آوازی کے ساتھ پڑھتے ہیں اسی بحر میں پڑھتے ہیں۔ بعض کا قول ہے کہ ہزج کی معنی آواز پھیرنے کے ہیں اور چونکہ اس بحر میں رکن اول وتد مجموع ہے اور بعد اس کے دو سبب خفیف اور اس سے آواز کی درازی اور پھیرنے میں مدد ملتی ہے اس سبب

(۲۰) ازلل - بفتح زاء ہوز و فتح لام اول - لغوی معنے بیگوشتی ران و نصف بایان زنان ہے - اصطلاح میں اجتماع ہتم و خرم کو کہتے ہیں مفاعیلن سے بلُن بقاعدہ ہتم و میم بقاعدہ خرم ساقط ہوکر فاع باقی رہتا ہے مزاحف کو ازلل کہتے ہیں ۔

(۲۱) جبّ - بفتح جیم و تشدید بار موحدہ لغوی معنی خفتی کرند اصطلاح میں دو سبب مفاعیلن کا گرا دینا ہے کہ مفا باقی رہا فعل بجائے اسکے رکھا گیا - مزاحف کو مجبوب کہتے ہیں ۔

(۲۲) بتر - بفتح بار و سکون تار قرشت و رار مہملہ لغوی معنے دنبالہ بریدن اصطلاح میں اجتماع جبّ و خرم کو کہتے ہیں - مفاعیلن سے عیلن بقاعدہ جب و میم بقاعدہ خرم ساقط ہوکر فا باقی رہا بجائے اسکے فع رکھا گیا مزاحف کو ابتر کہتے ہیں ۔ زحافات کا مفصّل بیان ہوچکا بحروں میں اور واضح ہوگا ۔

باب دوم

بحور کے بیان میں

بحر - بمعنی دریا - اصطلاح عروضیان میں وہ کلام موزون مراد ہے جو چند انواع اشعار پر مشتمل ہو - چونکہ دریا میں بہت طرح کی اشیا مثل دُر - مرجان وغیرہ ہوتے ہیں - دریا کی مشابہت سے بحر نام رکھا گیا - یعنے وجہ مشابہت یہ بیان کرتے ہیں کہ جسطرح دریا میں گر کر کوئی شخص حیران و پریشان ہوتا ہے اسی طرح بحر اشعار میں بوجہ تغیرات ارکان عروض وغیرہ ہر شخص حیران و پریشان

مفعولن بجائے اُسکے رکھا گیا مزاحف کو مکسوف کہتے ہیں۔ اور حسب قاعدہ
طی کے گرانا حرف چہارم یعنے واو کا ہے مفعلا باقی رہا۔ فاعلن بجائے اُسکے
رکھا مزاحف کو چونکہ مفعولات سے فاعلن بنایا گیا ہے مطوی مکسوف کہتے ہیں +

(۱۶) جدع۔ بفتح جیم و سکون دال و عین بے نقطہ لغوی معنی بینی بریدن اور
اصطلاح میں ہر دو سبب خفیف اول کا گرا دینا اور ساکن کرنا حرف آخر کا ہے
مثلاً مفعولاتُ سے لاتُ بسکون تا رباقی رہا فاع بجائے اُسکے رکھا گیا۔
مزاحف کو مجدوع کہتے ہیں +

(۱۷) نحر۔ بفتح نون و سکون حاء حطی و رائے مہملا اصطلاح میں ہر دو سبب خفیف
اول اور تار مفعولات کا گرا دینا ہے لا باقی رہا فع بجائے اُسکے رکھتے ہیں کہ دو
حرف اول میزان کے ہیں اور بعضے بجائے اُسکے فل رکھتے ہیں کہ دو حرف
میزان کے ہیں اور کلام عرب میں معنے فلاں کے ہیں رکن مزاحف کو منحور
کہتے ہیں +

(۱۸) ثلم۔ بفتح ثائے مثلثہ و سکون لام لغوی معنے کسی چیز میں رخنہ ہونا اصطلاح
میں فعولن کا حرف اول گرا دینا ہے کہ عولن باقی رہا فعلن بجائے اُس کے
حسب قاعدہ رکھا گیا مزاحف کو اثلم کہتے ہیں +

(۱۹) ہتم۔ بفتح ہا رمہملہ و سکون تار فوقانی۔ لغوی معنے دندان پیش شکستن۔
اصطلاح میں اجتماع حذف و قبض کو کہتے ہیں مفاعیلن سے لن بقاعدہ حذف
و یار بقاعدہ قبض ساقط ہوا مفاع باقی رہا فعول اُسکی جگہ پر رکھا گیا رکن مزاحف
کو اہتم کہتے ہیں +

سین مستفعلن کا کہ متفعلن باقی رہا مفاعلن بجائے اُسکے رکھا گیا یا الف فاعلاتن کا۔ کہ فعلاتن یا الف فاعلن کا کہ فعلن باقی رہا مزاحف کو مخبون کہتے ہیں۔ تشبیہ معنے ظاہر ہ

(۱۲) شکل بفتح شین معجمہ و سکون کاف۔ لغوی معنے دست و پائے اسپ کا باندھنا اصطلاح میں اجتماع خبن و کف کو کہتے ہیں خبن سے الف فاعلاتن کا ساقط ہو کر فعلاتن اور کف سے نون ساقط ہو کر فعلاتُ باقی رہا بضم تاء گویا اس رکن کے دست و پابستہ ہو کر رفتار آوازکی کم ہو گئی مزاحف کو مشکول کہتے ہیں +

(۱۳) قطع۔ لغوی معنے بریدن۔ اصطلاح بحر رمل میں سبب خفیف آخر رکن کا گرانا مثلاً فاعلاتن سے فاعلا باقی رہا اور وتد مجموع سے کہ علا ہے حرف ساکن کا ساقط کرنا اور لام کا ساکن کرنا کہ فاعل باقی رہا فعلن بجائے اسکے رکھتے ہیں + اور اصطلاح بحر رجز میں وتد مجموع سے حرف ساکن گرا دینا اور ماقبل متحرک کو ساکن کرنا مثلاً مستفعلن سے نون گرا دینا اور لام کو ساکن کرنا کہ مستفعل باقی رہے مفعولن بجائے اُسکے رکھتے ہیں اور مزاحف کو ہر دو اصطلاح میں مقطوع کہتے ہیں +

(۱۴) وقف۔ لغوی معنے باز ایستادن اصطلاح میں ساکن کرنا حرف متحرک ہفتم کا ہے مثلاً تار مفعولاتُ کہ بسکون تار باقی رہے مزاحف کو موقوف کہتے ہیں

(۱۵) کسف بفتح کاف و سکون سین مہملہ لغوی معنے پے و پاشنہ بریدن اور اصطلاح میں حرف ہفتم متحرک کا گرا دینا مثلاً تار مفعولات کہ مفعولا باقی رہا

(۷) حذف - بفتح حائے نقطہ وسکون ذال بانقطہ و فا لغوی معنے دم بریدن - اصطلاح میں کسی رکن کے سبب خفیف کا گرادینا مثلاً مفاعیلن سے لن گرا کر مفاعی کے بجائے فعولن رکن مستعمل رکھا جائے یا فعولن سے لن گرا کر فعو کے بجائے فعل رکھا گیا یا فاعلاتن سے تن گرا کر فاعلا کے بجائے فاعلن رکھا جائے - مزاحف کو محذوف کہتے ہیں - تشبیہ معنی ظاہر ہے +

(۸) خرم - بفتح خاء بانقطہ وسکون رار مہملہ - لغوی معنے ہیں بریدن - اصطلاح میں مفاعیلن سے میم کا گرادینا فاعیلن کے بجائے مفعولن حسب قاعدہ رکھنا - مزاحف کو اخرم کہتے ہیں تشبیہ معنے ظاہر +

(۹) اذالت - لغوی معنے دامن فروہشتن یعنے دامن چھوڑ کانا - اصطلاح میں وتد مجموع آخر رکن میں قبل از نون کے الف زیادہ کرنا ہے - مثلاً مستفعلن سے مستفعلان مزاحف کو مذال بضم میم کہتے ہیں +

(۱۰) طی - لغوی معنے طی ثوب یعنے تہ کرنا پارچہ کا ہے اصطلاح میں حرف چہارم ساکن کسی رکن کا گرادینا مثلاً فا مستفعلن کو گرا کر مستعلن باقی رہا اور بجائے اسکے مفتعلن حرف مستعمل رکھتے ہیں مزاحف کو مطوی کہتے ہیں یا مفعولات سے واؤ گرا کر مفعلات باقی رہا فاعلات یا فاعلان بجائے اس کے رکھا گیا -

(۱۱) خبن - بفتح خاء بانقطہ وسکون بار موحدہ لغوی معنے کوتاہ کرنا جامہ کا ہے کہ موافق ہو جائے اصطلاح میں رکن سے حرف دوم ساکن کا گرادینا مثلاً

مفاعلن باقی رہیگا رُکن مزاحف کو مقبوض کہتے ہیں +

(۳) شُتر بفتح شین مُعجمہ وسکون تاء فوقانی و راء مہملہ لغوی معنے نقصان و عیب
اصطلاحِ عروضیان میں رُکن مفاعیلن سے میم و یاء کا دُور کر دینا ہے کہ فاعلن
باقی رہے۔ مزاحف کو اشتر کہتے ہیں +

(۴) خرب۔ بفتح خاء معجمہ وسکون راء مہملہ و باء موحدہ لغوی معنے ویران کردن
اصطلاح عروضیان میں میم و نون مفاعیلن کا دُور کرنا ہے کہ فاعیل باقی رہے
اُسکے بجائے مفعول بضم لام رکھتے ہیں کیونکہ ہموزن ہیں قاعدہ عروضیان یہ
ہے کہ اگر رُکن سے کوئی جزو گرا دیا جائے اور رُکن غیر مستعمل باقی رہے تو اُس
کی بجائے رُکن مستعمل ہموزن رکھتے ہیں شروع اور آخر گرا دینے سے ویرانی
تمام ہے۔ مزاحف کو اخرب کہتے ہیں +

(۵) کف۔ بفتح کاف و تشدید فاء۔ لغوی معنے فرو چیدن دامن لباس۔
اصطلاح عروضیان میں حرف ہفتم ساکن کا گرا دینا مثلاً نون مفاعیلن کا ساقط
ہو کر مفاعیلُ بضم لام باقی رہا۔ مزاحف کو مکفوف کہتے ہیں +

(۶) قصر۔ بفتح قاف وسکون صاد و راء مُہملہ لغوی معنے کوتاہ کردن۔
اصطلاح میں حرف ہفتم ساکن کا گرا دینا اور حرف آخری باقی ماندہ کا ساکن کرنا
یا رُکن کے سبب آخری سے حرف ساکن کا گرا دینا اور اُس سبب کے حرف
متحرک کو ساکن کر دینا ہے۔ مثلاً مفاعیلن کا نون گرا دینا اور لام کو ساکن کر دینا
کہ مفاعیل باقی رہے یا فعولن کا نون گرا دینا اور لام ساکن کرنا کہ فعول باقی
رہے مزاحف کو مقصور کہتے ہیں +

مثلاً بحر ہزج مثمن سالم مفاعیلن ہشت بار و ہزج مسدس مفاعیلن شش بار۔ مثمن میں آٹھ رکن اور مسدس میں چھ رکن ہوتے ہیں ؎

غیر سالم رکن وہ ہیں جو بوجہ زحافات کے جنکا ذکر آیندہ ہو گا کوئی جز اُس میں سے کم ہو جاوے یا زیادہ کیا جائے مثلاً مفاعیلن سے میم و یا دور کر دی جاوے اور فاعلن رہ جائے یا لام و نون دور کر دیا جائے اور مفاعی باقی رہ جائے۔ چونکہ مفاعی ہموزن فعولن کے ہے لہذا ایسے رکن غیر سالم کی جگہ سالم رکن قائم کر دیا جاتا ہے پس بجائے مفاعی کے فعولن لکھدیا جاتا ہے

دوم اصل رکن میں ایزادی کی جاوے مفاعیلن میں الف بڑھا کر مفاعیلان کر دیا جائے۔ رکن غیر سالم کو **مزاحف**[1] کہتے ہیں اور جو تغیر واقع ہو اُسکو **زحاف** کہتے ہیں۔ زحاف زحف کی جمع ہے اور زحف کے لغوی معنے دور افتادن تیر از نشانہ ہیں۔ پس مزاحف اپنی اصلیت سے دور ہوتا ہے لہذا مزاحف کہا گیا۔ زحافات حسب ذیل ہیں ؎

(۱) **تسبیغ**۔ بفتح تاء فوقانی وسکون سین مہملہ و کسرہ باء موحدہ وسکون یاء تحتانی وغین معجمہ لغوی معنی تمام کرنا بزیادتی الف۔ اور اصطلاح عروضیان میں مابین سبب خفیف رکن آخر کے الف زیادہ کرنا ہوتا ہے مثلاً مفاعیلن سے مفاعیلان رکن مزاحف کو مسبغ کہتے ہیں ؎

(۲) **قبض**۔ بفتح اول وسکون ثانی باء موحدہ و ضاد معجمہ بمعنے گرفتن۔ اصطلاح عروضیان میں رکن کا حرف پنجم ساکن گرا دینا مثلاً یاء مفاعیلن دور کر دی جاوے

---

[1] مزاحف بضم میم و زاء و بالنقط و فتح حاء بے نقط ؎

مصرع دوم کو ابتدا اور رکن آخر مصرعہ دوم کو ضرب کہتے ہیں درمیان صدر و عروض
وابتدا و ضرب یعنے ارکان درمیانی کو حشو کہتے ہیں مثلاً فاعلاتن مفاعلن
فعلن۔ فاعلاتن مفاعلن فعلان۔ یہ ارکان ایک شعر کے ہیں پس
فاعلاتن مصرعہ اوّل صدر اور فعلن عروض و فاعلاتن مصرعہ دوم ابتدا اور
فعلان ضرب و رکن مفاعلن ہر دو مصرعہ میں حشو ہے صدر بمعنے اول
و ابتدا بمعنے آغاز چونکہ رکن اول مصرعہ اول کو صدر کہا گیا لہذا رکن اول مصرعہ
دوم کو آغاز کہنا بیجا نہیں ہے اور ممکن تھا کہ برعکس نام رکھا جاتا۔ لیکن جزو
اول مصرعہ اول کو صدر کہنا مناسب ہے اور عروض لغت میں ستون کو کہتے
ہیں جس پر خیمہ ایستادہ کیا جاتا ہے۔ پس رکن آخر مصرعہ اول کو ستون کہنا جس پر مدار
موزونی مصرعہ کا ہے مناسب ہوا اور ضرب کے معنی نوع و مثل کے ہیں لہذا
ضرب ہم نوع عروض کے ہے۔ پس ضرب اسکا نام رکھنا مناسب نہیں ہے
حشو اس کو کہتے ہیں جو اشیاء بھرتی تکیہ میں ہوں۔ پس حشو ارکان درمیانی
کو کہنا لازم آیا۔ کسی شاعر نے کہا ہے۔ ؎

اول از مصراع اول صدر دان	آخرش میدان عروض اے کاردان
اول از مصراع ثانی ابتداست	ضرب باشد آنکہ اندر انتہاست
ہر چہ باشد در میان این چہار	حشو میدان از عروض اے ہوشیار

فصل پنجم زحافات کے بیان میں

رکن سالم ہوتے ہیں یا غیر سالم۔ سالم وہ ہیں جو ہیئت تجنیس میں قائم رہیں

مثلاً ذکر کن۔ فاعلن فکر کن۔ فاعلن امن ساز فاعلن۔
کیونکہ اوزان اشعار میں درمیان مصرعہ کے دو ساکن محسوب نہیں ہوتے
لیکن آخر مصرعہ میں ہر دو ساکن قایم رہیں گے مثلاً آب نار چشم نور نوک تیز
بروزن فاعلات ہیں۔
اگر بعد حرف علت کے دو ساکن مابین مصرعہ واقع ہوں اور ایک متحرک
کی برابر رہیں تو ساکن اول متحرک اور ساکن دوم ساقط ہو جاتا ہے مثلاً
راست۔ پوست۔ نیست۔ راست بازی۔ پوست کندی۔ نیست سر۔
تقطیع میں راس بازی فاعلاتن۔ پوس کندی فاعلاتن۔ نیس سر۔
فاعلن ہونگی۔
اگر آخر مصرعہ میں تین ساکن جمع ہوں تو ایک ساکن ساقط ہو جاتا ہے۔
مثلاً از فرغ ؏

آن مہربان چو قطع محبت ز من ساخت	الفت کند زمانہ نہ چون با گریستن

تقطیع میں ساخت کی تا فوقانی ساقط ہو جاویگی۔

فصل چہارم اجزائے شعر کے بیان میں

مصرعہ کے معنی لغت میں ایک طبقہ کواڑ کے ہیں منجملہ دو طبقہ کے۔
بیت بمعنی گھر۔ چونکہ شعر دو مصراع سے مرکب ہے لہذا نصف شعر کا
نام مصرعہ رکھنا عین مناسب ہے۔
رکن اول مصرعہ کو صدر اور رکن آخر مصرعہ اول کو عروض۔ و رکن اول

یا ساکن جو الف سے پیشتر آتی ہے بجائے الف کے تقطیع میں یا حطی لکھی جاتی ہے مثلاً از فروغ ؎

از غم عشق چیست واویلا	گوئی از غم غدہ اخسدانکنم

تقطیع میں گوئیئر لکھا جاویگا۔ گوئی یئر غم فاعلاتن ۔ غرض کہ تقطیع میں جو الفاظ تلفظ میں آتے ہیں لئے جاتے ہیں گو کہ کتابت میں نہوں اور جو تلفظ میں نہیں آتے وہ تقطیع میں چھوڑ دیئے جاتے ہیں گو کہ کتابت میں لکھے جائیں۔

نون غنہ ساکن بھی تقطیع سے خارج ہو جاتا ہے یا متحرک ہو کر قایم رہتا ہے لیکن آخر مصرع میں اگر نون واقع ہو تو قائم رہتا ہے مثلاً از فروغ ؎

اے گریہ رفت جانم واز غم نکردم آہ	دل گویدم کہ جاں شکیباست اینچنیں

لفظ جان کا نون متحرک و لفظ این کا نون ساقط و چنیں کا نون آخری تقطیع میں قائم رہے گا اینچنیں تقطیع میں بر وزن فاعلات اس طرح لکھا جائیگا ای چنیں = فاعلات۔

چونکہ حرف علت الف واو و یا حطی ہیں لہذا نون ہر سہ حرف علت کے ساتھ غنہ ہوتا ہے مثلاً جیاں۔ چنیں۔ جنوں۔ لیکن اگر حرف علت کے ساتھ نون واقع نہو اور کوئی دیگر حرف واقع ہو مثلاً نار و نور و تیز اور یا نون واقع ہو اور اس سے ماقبل حرف علت نہو مثلاً امن و یا حرف علت بھی نہو اور اس کے ساتھ نون بھی نہو مثلاً ذکر فکر اور ایسے دو ساکن درمیان مصرع کے واقع ہوں تو ساکن دوم تقطیع میں متحرک ہو جاتا ہے

نہیں آتا۔ اِس کو الف وصل کہتے ہیں ؎

واو کی تین قسم ہیں۔ اول واو عطف اگر تلفظ میں آوے تو تقطیع میں لکھا جاویگا ورنہ گرا دیا جاویگا اور حرفِ ماقبل مضموم ہو جاویگا۔ مثلاً از فروغ ؎ گشتہ مالا مال از لعل و گُہر داماں ما ۔ بہتر است از کان و دریا دیدہ گریانِ ما ؎

لعل و گہر کا واو عطف چونکہ تلفظ میں آتا ہے تقطیع میں قائم رہیگا لیکن کان و دریا کا واو عطف تقطیع میں گرا دیا جاویگا کیونکہ تلفظ میں نہیں آتا۔ بہتر است کا الف وصل ہے وہ بھی حسب مندرجہ بالا تلفظ میں نہیں آتا۔ پس تقطیع میں اُسکو بھی ساقط کرینگے۔

دوم- واو ضمہ جس سے اُسکا حرفِ ماقبل مضموم ظاہر ہو۔ مثلاً دو چو از فروغ ؎ سرودِ نغمہ ہائے معرفت داری چو دریابی ۔ صدائے نغمہ قُلقُل کہ مَن اندر گلو دارم ؎ لفظِ چو کا واو ضمہ ہے اور چونکہ تلفظ میں نہیں آتا لہذا تقطیع میں متروک ہوگا۔ جیسے چُدریابی مفاعیلن۔

سوم- واو اشمام ضمہ کہ فاء مفتوح کے ہمراہ آتا ہے اور چونکہ تلفظ میں نہیں آتا لہذا تقطیع میں متروک رہتا ہے جیسے لفظ خوش خود خواب تقطیع میں خش- خد- خاب- لکھا جاویگا۔

یا حطی کہ بجائے ہاء ہوز کے و یا بجائے کسرہ کے تقطیع میں لکھی جاتی ہے مثل ہاء ہوز و کسرہ از فروغ ؎

ثبات بے ثبات دہر گر خواہی تو دریابی ۔ بنوش ایں بادۂ عرفاں کہ مَن اندر سبو دارم

تقطیع میں یائے اشباعی بجائے کسرہ و یائے بجائے ہاء ہوز لکھی جاویگی۔

مہرتابا فاعلاتن گشت پنہا فاعلاتن زیر دانا فاعلاتن سے نے کسوف فاعلات شرح پیشے فاعلاتن چشم مارو فاعلاتن ش مہی تا فاعلاتن بان با فاعلن

نون تنوین - مثلاً جبلٍ تقطیع میں جبلن معہ نون لکھا جائیگا کیونکہ گو نون تحریر میں نہیں ہے لیکن تلفظ میں آیا ہے -

بعض حروف ایسے ہیں جو تلفظ میں آتے ہیں اور کتابت میں نہیں آتے مثلاً الف آمدن کہ تقطیع میں دو الف لکھے جائینگے اامدن بردن - فاعلن - واو کاؤس یعنے تقطیع میں کاووس بدو واو لکھا جائیگا بر وزن فعلان - یاء حطی کہ ہمراہ کسرہ کے پیدا ہوتی ہے جیسے اس شعر میں فروغ ؎ تاشدہ تلمیذ غالب اوستاد ما فروغ - بہ ز دیوان قضا شد مطلع دیوان ما - اوستادے ما - دیوانے قضا - مطلعے +

اسی طرح الفاظ عربی میں الف و واو و یاء کتابت میں نہیں آتے مگر تلفظ میں آتے ہیں - وہاں پر تقطیع میں ایزاد کیئے جاتے ہیں جیسے ہٰذا ہاذا - لہٗ لہو - بہٖ بہی +

تشدید کے دو حروف لکھے جاتے ہیں کیونکہ تلفظ میں دو حرف آتے ہیں جیسے محرّک تقطیع میں محررک بدو راء مہملہ لکھیں گے -

الف واو و یاء حطی لکھنے میں آتے ہیں مگر تلفظ میں نہیں آتے لہٰذا تقطیع میں ان کو چھوڑ دیا جاتا ہے جیسے الف اس شعر میں فروغ ؎

فروغ از حال خود دیگر رکھو فانے بدل ازی - نہ دلدارے نہ غمخوارے کہ دل دار و غمخواری

تقطیع میں فروغز تحریر کرینگے کیونکہ الف کو کتابت میں ہے لیکن تلفظ میں

یہ ضرور نہیں ہے کہ حرکت کلام وارکان کی ایک ہی ہو بلکہ متحرک متحرک سے اور ساکن کا ساکن سے ہم وزن ہونا ضرور ہے صاحب اور ضرورت ہیں گو کہ حرکت جدا جدا ہیں مگر ہم وزن ہیں۔

کلام میں جو حروف پڑھنے میں آتے ہیں اور لکھنے میں نہ آویں وہاں تقطیع میں حرف بڑھا دیا جاتا ہے اور جب کلام میں حروف لکھنے میں آویں اور تلفظ میں نہ آویں وہاں وہ حروف تقطیع میں گرا دیئے جاتے ہیں۔ غرض کہ تقطیع اُن حروف کو ملانے سے کیجاتی ہے جو زبان سے برآمد ہوسکیں یہ ضرور نہیں ہے کہ کلام میں حرف برابر ہوں مثلاً فروغ ؎

مہرِ تاباں گشتہ پنہاں زیرِ داماں کسوف		گشت چہ پیشِ چشم ما روشن مہِ تابانِ ما

پہلے مصرعہ میں ۲۹ حروف ہیں اور دوسرے مصرعہ میں ۲۵ حروف ہیں تاہم شعر ناموزوں نہیں ہے۔ وزن مصرعہ اول کا بحر رمل مثمن مقصور ہے یعنے فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات اور وزن مصرعہ دوم کا بحر رمل مثمن محذوف ہے یعنے فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن۔ اسکی پوری تشریح ہم تفصیل بحور میں جہاں زحافات کا ذکر آئیگا کردینگے۔ تقطیع میں مہرِ تاباں کا نون گشتہ کی ہار ہوز چو کا واو ساقط ہوجاوینگے کیونکہ یہ حروف تلفظ میں نہیں آتے اور لفظ داماں و لفظ پیش و لفظ مہ کے آگے تقطیع میں یائے حطی ایزاد کیجاویگی۔ کیونکہ گو تحریر میں یا حطی نہیں ہے لیکن تلفظ میں یا حطی ہر سہ لفظ کے ساتھ بولی جاتی ہے +

	تقطیع اِس طرح ہوگی	

فاصلہ کبریٰ - کلمۂ پنج حرفی ہے کہ جسمیں چار حرف اول متحرک حرف پنجم ساکن ہوتا ہے مثلاً بستمش - بجنبش

بعضے کلمۂ چار حرفی کو فاصلہ اور کلمۂ پنج حرفی کو فاصلہ لضاد معجمہ کہتے ہیں و بعضے فاصلہ کبرے و فاصلہ صغرے کو بضاد معجمہ بھی کہتے ہیں +

بعضے فاصلہ کو اصول قرار نہیں دیتے سبب اور وتد سے فاصلہ صغریٰ اور کبریٰ کو مرکب سمجھتے ہیں -

یعنے فاصلہ صغریٰ سبب ثقیل و سبب خفیف سے مرکب ہے -

اور فاصلہ کبریٰ سبب ثقیل اور وتد مجموع سے مرکب ہے -

فصل سوم تقطیع کے بیانمیں

تقطیع بمعنے قطع کردن چونکہ بروقت تقطیع مصرعہ یا شعر کے ٹکڑہ ٹکڑہ کرکے ارکان کے ساتھ وزن کرتے ہیں لہذا اس عمل کو تقطیع کہنا درست ہے +

وزن کرنا کلام کی سنجیدگی کو کہتے ہیں - پس کلام جو بحر ہائے مقررہ سے میزان میں درست ہے وہ موزوں اور جو درست نہیں ہے وہ ناموزوں ہے -

اجزائے کلام ارکان بحر سے ہموزن اسطرح ہونی لازم ہیں کہ متحرک حروف ارکان کے متحرک حروف کلام سے ہموزن ہوں اور ساکن ساکن سے مثلاً گلاب بروزن فعول -

کونز بروزن فعلن - سخن دانی بروزن مفاعیلن + گلاب میں حرف گ مضموم یعنے متحرک اور ارکان میں فعول کی ف متحرک اسیطرح لام متحرک یعنے مفتوح ہے -

اور الف و ب ساکن اور ارکان میں ع مضموم و واو و لام ساکن [illegible]

سبب - وتد - فاصلہ -

سبب - دو حرفی کلام ہے اُس کی دو قسم ہیں - سبب حفیف - سبب ثقیل
سبب خفیف وہ کلمہ دو حرفی ہے جس میں اول متحرک اور دوم ساکن ہو مثلاً
رکن فاعلن میں فا اور فعولن میں لُن -
سبب ثقیل وہ کلمہ دو حرفی ہے جسکے ہر دو حرف متحرک ہوں جیسے متفاعلن
میں مُتَ اور مفاعلَتُن میں عَلَ - ثقیل اس سبب سے کہتے ہیں کہ اول متحرک
و دوم ساکن کا پڑھنا آسان ہے بہ نسبت ہر دو متحرک کے -
وتد - سہ حرفی کلمہ کو کہتے ہیں اور اُس کی بھی دو قسم ہیں - وتد مجموع یا مقرون -
وتد مفروق -
وتد مجموع میں دو حرف اول متحرک اور حرف سوم ساکن ہوتا ہے مثلاً قلم -
ستم - اور ارکان میں جیسے مفاعیلن میں مَفَا اور فعولن میں فَعُو - چونکہ ہر دو
متحرک باہم پیوستہ ہیں اسکو مجموع یا مقرون کہتے ہیں -
وتد مفروق وہ کلمہ سہ حرفی ہے کہ حرف اول و آخر متحرک اور حرف درمیانی ساکن
مثلاً ارکان میں مفعولات میں لاتُ یا جامِ شراب میں جامِ چونکہ ہر دو متحرک
جُدا جُدا ہیں لہذا مفروق اسکا نام ہے -
فاصلہ کی بھی دو قسم ہیں - فاصلہ صغریٰ - فاصلۂ کبریٰ -
فاصلہ صغریٰ کلمۂ چار حرفی ہوتا ہے کہ جسکے تین حرف اول متحرک اور ایک
حرف ساکن ہو مثلاً خبرش - ستمش اور ارکان میں متفاعلن میں مُتَفَا
اور مفاعِلَتُن میں عَلَتُن +

اتبک مجکو کسی وقت میں بھی شوق شعر گوئی و سخن سنجی کم نہیں ہوا۔ کنور بینی کرشن
صاحب والد ماجد نے ہشتم جنوری ۱۸۸۴ء کو وفات پائی دفعۃً یہ صدمہ عظیم ایسا
ہوا کہ جس کا بیان تحریر سے باہر ہے تاریخ وفات انکی یہ ہے ۔ ؎

بینی کرشن رفتہ چو در ماہ جنوری ۔ وان روز ہشتمین من آفت چہ کم گذاشت
۱۸۸۴ ۔ ۱۸۸۴

سال وفاتِ اوست ز دہر آہ جنت لبست ۔ تاریخ ثانیش بدل او سوز و غم گذاشت
۱۹۴

پرسد فلاک دگر چو ز من سالِ ہندیش ۔ من گویمش کہ باز ستم بر ستم گذاشت

اُن کی وفات کے بعد ریاست و دیہات و جاگیر کا انتظام مخدومی کنور کرپا کرشن
صاحب کی زیر نگرانی رہا اور میں اسی طرح سے آزادانہ بسر کرتا رہا کنور صاحب موصوف
میرے چچا تھے اور عہدہ آنریری مجسٹریٹی سکندرآباد پر ممتاز رہے اور تا روز وفات
وہ اپنے عہدہ کا کام بخوشنودی مزاج حکام انجام دیتے رہے اور آخر کو ۲۴ اپریل
۱۸۹۷ء کو اس دار ناپائدار سے رخصت چاہی۔ افسوس۔ اُس وقت معلوم ہوا
کہ کسقدر بار گران زمانہ سر پر ہو گیا۔ آزادگی میں فرق اور اپنے شوق میں کمی ظاہر
ہونے لگی لیکن زمانے نے کسی کا دامن خالی نہیں رکھا عزیز گرور کرشن میرے حقیقی
چھوٹے بھائی اور سری کرشن خلف کنور کرپا کرشن نے اپنی سعادتمندی دکھائی۔
اور اس بار گران کو اپنے سر پر لیا اور اب تک راقم باستعانت و ہمت ان سعادتمندان
کے اسی طرح پر آزادی سے بسر کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ سے التجا ہے کہ انکو با ایں سعادتمندی
دائماً خوش و خرم رکھے مفصل حال خاندان راقم کا سوانح عمری راجہ گوپال کرشن
سے ظاہر ہوگا جسکو کنور کرپا کرشن صاحب نے مرتب کیا ہے۔ اس زمانے میں علم
فارسی و عروض سے بہت لوگ بہرہ مند نہیں ہیں۔ اگر ہیں تو کہیں کہیں ہیں۔ اردو میں

میں مجھکو بھی شوق اشعار گوئی کا پیدا ہو گیا اور جناب شاعر باکمال منشی ہرگوپال صاحب تفتہ سکندرآبادی شاگرد رشید مرزا اسد اللہ خاں غالب کی بدولت کچھ اور سخنگوئی و سخن فہمی کا حاصل ہوا۔ ابتدا میں جو کلام لکھا منشی صاحب موصوف ملاحظہ فرماتے رہے۔ افسوس کہ میری ابتدائی تعلیم کے زمانہ میں کچھ عرصہ بعد ہی منشی صاحب موصوف نے اِس دار ناپائدار سے دوم ستمبر ۱۸۷۹ء کو کوچ فرمایا۔ جو کچھ اُن کی بدولت حاصل کیا اُس سے فیض اُٹھایا۔ تخلص جو اُن کی جانب سے مجکو عطا کیا گیا اُس سے خاص وہ سلسل برآمد ہوتا ہے جس زمانے میں میں نے گلزار عروض میں قدم رکھا۔ اُن کی وفات کی تاریخ کیا لکھوں۔

ستمبر ستمہا بعالم گذاشت	کہ از دہر سوے جناں تفتہ رفت
دوم روز در دہر ماتم دوچند	ز جورِ فلک الامان تفتہ رفت
کنوں کو بجالِ جہاں مہرباں	زاہلِ جہاں مہرباں تفتہ رفت
بخوں گشتہ پرچشم افلاکیاں	جہان راست دروزبان تفتہ رفت
سن عیسوی گفتم آخر فروغ	چہ سوی جناں زیں جہاں تفتہ رفت ۱۸۷۹

۱۸۷۶ء میں راقم بعد تحصیل علم ریاضی و انگریزی کے طامسن سول انجینیرنگ کالج رڑکی میں داخل ہوا لیکن وہاں سنوتا تحصیل علم قوانین نے مجکو اُس تعلیم سے ناکام رکھا اور چند ماہ کے بعد وہاں سے دل برداشتہ ہو کر اپنے وطن مالوفہ سکندرآباد میں آگیا اور امتحان وکالت ممالک مغربی و شمالی ۱۸۸۱ء میں کامیاب ہو کر بمقام غازی آباد ضلع میرٹھ وکالت کرتا رہا اور ۱۸۸۲ء میں وکالت پنجاب میں کامیاب ہوا اُس وقت سے ابتک دہلی میں برسر عہدہ وکالت ممتاز ہوں۔ اُس زمانہ سے